انت ولیی فی الدنیا والآخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
الحمد للہ کہ کتاب مستطاب مسمی
باہتمام قاضی ابراہیم صاحب
شرکت نور الدین صاحب ۱۳۲۴ بلدۂ بمبئی بمطبع حیدری مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و بہ نستعین

لکھوں پہلے توحید جان آفرین | قلم کی طرح خاک پر رکھ جبین
دکھا جسنے نقش و نگار قدم | بنایا ہے گلگشت لوح و قلم
اسی سے ہے سرسبز باغ سخن | ہے سیراب و شاداب گلہاے کن
عنایات سے اسکے یکمشت خاک | ہوئی معدن گوہر تابناک
اسی نے جگر چیر ہر سنگ کا | کیا گوہر ایجاد ہر رنگ کا
کر آباد گلشن بفصل ربیع | دکھاوے ہے انواع نقش بدیع
اسیکی ہے قدرت سے باغ و بہار | مطرز ملون ہے نقش و نگار
ہر ایک برگ و گل اس سے ہے تازہ رو | ہر ایک گل مین پنہان اسیکی ہے بو
ہے الحق وہی صانع نقش گل | نگارندۂ دفتر برگ گل

اصحاب کبار کی تعریف

ہی ذات اسکی دانائے سر بسیط — ہر ایک شی پہ ہی علم اسکا محیط
جہان تا جہان عالم نیک و رشت — سر مو نہ باہر ہی از سر نوشت
قلم جسطرح اُس کا جریان ہی — مخالف ہو کوئی نہ امکان ہی
نہ واقف کوئی اسکے ہی کار سے — نہ آگاہ ہی اسکے اسرار سے
ہی ذات نبی معترف بالقصور — غرض عجز ہی اصل فرع شعور

در نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کون سر دفتر انبیا — دُرِ قلزم قدرت کبریا
بہارِ گُلِ بوستان ازل — چراغ شبستان علم و عمل
مقدس ہی ذات اسکی شمع سبل — وہ ہی باعث خلقتِ جز و کل
شفیع الورا خاتم المرسلین — کہ دینونکا ناسخ ہوا اسکا دین
عطا حقنے کر تاج اسرا اُسے — کیا مالک تخت اَوْ اَدنیٰ اُسے
محمدؐ کے مانند جگ مین نہین — نہ پیدا ہوا ہی نہووے کہین
اُسے جسطرح چاہئے تھے کمال — کیا شاہدِ بزم عز و جلال
رسولونکا کر دُرّۃ التاج اُسے — کیا مسند آرائے معراج اُسے
بنا حقنے گل قاب قوسین کا — کیا آفتاب اُسکو کونین کا
رسالت کے دیوانکا ہی انتخاب — ہوئی اُسپہ نازل ہی اُمّ الکتاب
ہی نسبت مین عالی زروح الامین — خطاب اُسکو ہی رحمۃ العالمین

احوال تالیف کتاب

پنہان سے ہی تمہید تفسیر کی
حقیقت ہی یوسف کے توقیر کی

روایت

روایت ہی کعب ابن احبار سے

اگرچہ عبارت نہ رنگین ہے / بھر راست لیکن مضامین ہے
غرض ہے پسندیدہ کبریا / کلام مُعرّا ز کذب و ریا
اسیکی طرف رکھکے چشم نیاز / کیا کِلک کو مین نے معنے طراز
حکایت لکھی ہی یہہ قرآن سے / جو ثابت ہوئی نص قرآن سے
کہانی ہی یوسف کی یہہ دلربا / کہ ہی احسن القصہ حق نے کہا
نہین بیش وکم کا یہان دخل ہی / کہ مصحف غرض شاہد اصل ہی
کھلا گل ہی باغ عنایات کا / الف را تلک آیات کا
عجب قصہ یوسف کا ہی دلپذیر / یہہ قرآن بیچ سورۃ ہی یک بےنظیر
ہی اسکی تفسیر عربی تمام / ہی مقرون بنور صداقت کلام
وہ تصنیف اس ذات عالی سے ہی / امام محمد غزالی سے ہی
روایات شیخ ابن عباس کی / انھون نے یہہ تفسیر ساری لکھی
ہین طرفہ مضامین اسکے صریح / مطابق بقول حدیث صحیح
گواہِ سخن ہی حدیث و دلیل / رہے کذب ہو کسطرح وہان دخیل
اسی درج سے دُرِّ مکنون لے / ہر ایک بخلاف اسکا مضمون لے
لباس اسکو پہنا وہین نظم کا / کیا ماہ رخسار اس بزم کا
مضامین تفسیر کر انتخاب / لکھی مین نے دلچسپ ساری کتاب
سخن میرا ہو پیش حق مستجاب / بحق رسول و بآل و صحاب

ابراہیم کے آگے اسکو کیا
سبب یہہ کہ کعبہ بناوے خلیل
طبق یا بحران تھا وہ آفاق کا
سے ہفتم مین یوسف علیہ السلام
بزرگی کی چادر بدن پر پڑی
پھر اسکے فرشتے چپ و راست پر
پچھاڑ سی مین کر ذکر تسبیح کا
روایت یہہ راوی سے ہی لکھا
الٰہی یہہ ہی کونسا تاجدار
دیا اسکو تونے کرامت کا تاج
تبارک تعالیٰ نے پھر یہہ کہا
کمال اسکو بخشا زیادہ زحد
کہا پھر یہہ آدم نے ای میرے رب
پھر آدم نے سینے سے اسکو لگا
کہا کچھ نہ کر غم کہ یوسف ہی تو
تو سن ابن عباس نے یون کہا
چمکتا تھا ماتھے مین اسکے وہ نور

تو سمجھا ہی ان دو سے مطلب تھا کیا
ہوئی نوح کی کشتی اسکی دلیل
چھٹا تجھکو یعقوب کا دون بیٹا
اور عزت کا تاج انکے سر پر تمام
اور ایک تیغ بران بھی آگے دھری
تھے ستر ادھر اور ستر ادھر
سعادت کا آگے درخت یک کھڑا
جو یوسف نے آدم کو دیکھا کہا
دیا اسکو اسطرح عز و وقار
بڑے اسکے درجات عالی ہین آج
کہ حسن و جمال اسکو ہمنے دیا
کرین لوگ دنیا مین اس کا حسد
تو دے حسن دنیا کا ثلث اسکو اب
دو آنکھون کے بیچ اسکے بوسہ دیا
رکھا بیٹے آدم نے اس نام کو
کہ یوسف کا نطفہ جو آدم مین تھا
کہا سنیئت مین اس سے آپھر ظہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الر

مگر یہہ کہ تھا حسن یوسف کا خوب
تھے مضمون اس پہ ہزارون قلوب

روایت ہے عقل و فراست کے دس
کئے جزو اللہ نے بیش و پس

کئے ان سے ادریس کو نو عطا
رہا ایک سو سارے جہان کو دیا

اسیطرح سے حکم کو جان تو
کیا اسکو دس حصہ پہچان تو

دئے نوح کو ان سے نو پھر بجا
اور ایک سارے دنیا پہ تقسیم تھا

اسیطرح دس حصے صفوت کے جان
ہین یحیی کو نو ایک دنیا کو مان

اسیطور سے صبر دس جزو ہوا
سب ایوب کو ایک بخلق خدا

صلابت کے بھی حق نے دس جزو کئے
مین موسی پہ نو ان ایک سب کے لئے

تو خط و کتابت کے دس حصے جان
ہین عیسی کو نو ان ایک سارا جہان

فصاحت بلاغت کے دس جزو نیک
محمد کو نو ساری خلقت کو ایک

رہا ایک باقی جو حسن و جمال
کئے اسکے دس حصے بے قیل و قال

ملا ایک حصہ بخلق خدا
کیا باقی یوسف کو حق نے عطا

روایت کہون ابن عباس سے
خدا اس سے راضی ہو وے یون کہے

کہ یوسف کی جدم ہوئی قبض جان
چلا نور اسکا سوئے آسمان

وہان جاکے اس نور نے ڈھیل کی
وہ لٹکا رہا مثل قندیل کی

فلک کی خدا نے محمد کی روح
اسے نور یوسف کی دی سب فتوح

ڈھنکا نور یوسف نے اس نور کو
کیا نور ست نو ... سو رہا

تلک آیات الکتاب المبین

اِنّا اَنزلناہُ

ہمین نے اتارا ہی قرآن کو
خدا نے یہہ اسواسطے ہی کہا
کہ اللہ کی یہہ نہین ہی کتاب

کہاں ایسی طاقت ہے انکو
کہ کہتے تھے کفار ہر وقت آ
محمدؐ نے اسکو بنایا ہی آپ

قرآناً عربیاً

عرب کی جو بولی مین اترا قرآن
عجم کا ہی ایک شخص زطاس نام
عجم سے کوئی تاکہ نسبت نہ دے
نبیؐ نے کہا ہی کہ مین تین عزیز
عرب ہون مین قرآن عربی ہین سب

سبب یہہ کہ کہتے تھے کفار وان
نبیؐ کو سکھاتا ہی وہ یہہ کلام
زبان عرب مین اتارا اُسے
عرب کو رکھون انکے باعث عزیز
کلام اہل جنت بھی عربی مین ہی

قرآن کی فضیلت مین

فضایل مین قرآن کے ہی یہہ فضل
کتاب اور فرقان ہی اسکا نام
عزیز اور محکم خدا نے کہا
اسی طرح سے اسکے ہین سات نام

کہ سب نقل قرآن ہی سبکی اصل
حکیم اور مہیمن بھی ای نیکنام
اور ایک نور بھی نام اسکا لیا
کتاب خدا مین لکھے ہین تمام

قرآن پڑھنے کی فضیلت مین

رہا صبر کر بیٹھ وہ مرد دیں — کہا اتنے مین دو نان تازہ وہین

ہوئے ظاہر اسپر کچھ ایک شوربا — پیالے مین گرم اور تازہ دھرا

پھر نیت کا اسکے لگا اسکو پھل — گیا ڈوبتا ڈوبتا پھر سنبھل

کہا اسنے تو نے ہدایت کی راہ — دکھائی مجھے تجھکو دیوے الٰہ

بہت اس سے زیادہ ہوئی ابتری — کہ آسانگی تو نے مشکل اڑی

تعجب ہوا مجھکو اس باتکا — کہ دن ہو گیا کسطرح رات کا

پھر آیا مین مکے مین کرنے طواف — کہ تا ہون گنہ میرے سارے معاف

اسی یار کو مین نے پایا وہان — لگا پوچھنے مجھسے تو یہان کہان

وہی تو کہ جسنے ہدایت کیا — مجھے دم مین صاحب ولایت کیا

کہا مین نے ہے اصمعی میرا نام — کہا مین نے بن مین تھا تجھسے کلام

لگا کہنے ای اصمعی صبح شام — دو وہین نان آتے مجھے لا کلام

اور ایک شوربیکا پیالہ ضرور — فرشتے لے آتے ہی میرے حضور

پیالہ ہی چاندی کا بیجرم و داغ — چمکتا ہی شبکو وہ مثل چراغ

کہا مین نے پیالے وہ سب جمع کر — دے اولاد کو اپنے ای باخبر

کہا اسنے تو ہی بڑا فیلسوف — مین سمجھا تھا تو ہی بڑا باوقوف

فلک پہ ہی سارا رزق ای ولی خدا — میرا اور سب میری اولاد کا

وہ نعمت زمین پر بھلا کیون طلب — فلک سے جو دیتا ہو رزق آپ رب

طبق نور کے اسکے ہاتھوں میں ہیں
اسی قبر میں نور کو وہ بھریں

تعجب کیا اور کہا یا خدا
مجھے بھید اسکا ذرا دے بتا

کہ اتنے میں کیا اسپہ رحمت ہوئی
کہ موقوف سب اسکی زحمت ہوئی

نبی کو ہوا حکم رب العباد
کہ تھا یہہ گنہگار اور نامراد

گناہوں کا اسپر ہوا تھا عذاب
عمل بد کے کرنے سے تھا یہہ خراب

حمل اسکی بی بی کو تھا بعد مرگ
تولد پسر ہو گیا بعد مرگ

بڑا جب ہوا اسکی ماں نے شتاب
معلم کو سونپا اسے دے کتاب

پڑھی اسنے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لیا اسکے سے میں سب عذاب اٹھا تمام

روایت یہہ ہے حفص نے یوں کہا
نہیں اسکے کہنے میں شک کچھ ذرا

موا میرے ہمسایہ میں یک جوان
سب اسمیں تھے دوزخ کے ظاہر نشان

گنہگار فاسق تھا بد روزگار
میں دیکھا اسے خواب میں ایکبار

کہ جنت میں پھرتا ہے خوشحال
کہا میں بتا کیا ہوا تیرا حال

کہا مجھکو بخشا میرے رب نے آج
رکھا سر پہ میرے یہہ بخشش کا تاج

کہا میں نے تھا تو بڑا نابکار
تجھے کیسے بخشیگا آمرزگار

کہا جو کہ پڑھتا ہے قرآن کو
کبھی فضل رب سے وہ فاسق نہو

میں پڑھتا تھا یسٓ سورۂ دخان
ملی مجھکو دو چیز دونوں سے یہاں

دخان سے ہوئی مجھپہ دوزخ حرام
ملی یٰسین سے اب جناں میں خرام

ہی مخلوق عاجز کہ اسکی مثال
نہین ایک آیت نہین بہہ خیال

اسیطرح پڑھنے کا اسکے ثواب
نہین عقل میں آوے اسکا حساب

نہو جیسے قرآن زیادہ نہ کم
اسیطرح قاری ہین سب ایک قلم

کہ درجہ مین سارے وہ ہین اولیا
نہ زیادہ نہ کم اس سے درجہ ذرا

نہین جیسے قرآن کی کچھ مثال
سمجھ تو تم ایسا ہی قاریکا حال

پڑھے جبکہ قاری کلام خدا
خدا کی طرف سے پہر ہو ندا

کہ جسطرح تو نے کیا مجھکو یاد
اسی ڈھب سے کرتا ہون مین تجھکو یاد

نہ بھولا ہی دنیا مین مجھکو جو تو
نہ بھولون مین عقبی مین تجھکو کبھو

گناہ اسکے پڑھنے سے ہوتے ہین دور
تکوئی مین ہرگز نہووے قصور

حکایت سایل صاحب یقین

حکایت ہی ایک کامل پاک کی
کہ مسجد تھی ایک ابن سماک کی

کیا ایک سایل نے آکر سوال
کہ ای ابن سماک فرخندہ فال

بھلا کچھ تو صدقہ دے ابتو مجھے
کہا اسنے قرآن سے کچھ بتے

گر آتا ہی پڑھکر اسکا ثواب
مجھے بخش اسنے دیا یون جواب

فقط ایک الحمد جانون ہون مین
خریدے ہے کسطرح جبرا سکو نہین

کہا جو کہ رکھتا ہی مین مال سے
جو کچھ پاس میرے ہی اثقال سے

وہ سب تجھکو دونگا مین بے تکلف
کہا مجھسے ایسی کہہ پھر تو بات

کہا اسلئے اسکو احسن قصص — کہ یوسف ہوا احسن الناس سب
سنو تم نبی نے ہمارے کہا — عبادت ہی منہہ نیک کا دیکھنا
بیان نیک سے اور بیا ہی مراد — کہا بعضے علمانے ایسی نیکذات
کہوں تسے مین حسن قرآن کا — کہ ہی امر و نہی اسمین کچھ لکھا
اور امثال و اخبار وعد و وعید — سبھی خیر و شر اور شقی و سعید
حساب و ثواب و عتاب و عقاب — ہزار علم سے یہہ بھری ہی کتاب
ہر ایک علم کو فہم ہووین ہزار — سمجھ مین جب آوے یہہ اے ہوشیار
کبھی مین سے خوبی جو قرآن کی — ہی عقل اسمین حیران انسان کی
ہوا اسلئے نام اسکا حسن — کہ قرآن مین ہی یہہ سب من و عن

بما اوحینا الیک ھذا القرآن

کیا ہم نے نازل یہہ قرآن جو — تجھے اوپر کہ تا تو خبردار ہو

وان کنت من قبلہ لمن الغافلین

اگرچہ تو پہلے تھا غافل تمام — نجانے تھا یعقوب یوسف کا نام
یہہ مطلب تھا آیت کا قرآن کی — پھر آگے ہی تفصیل اسکی بڑی
یہہ کعب ابن احبار سے ہی بیان — چرائے ہین یعقوب نے بکریان
پھر آگے کچھ احوال انکا سنو — کہ تھی ایک جوان عورت نیک خو
نکاح اُسسے یعقوب نے کر لیا — ہوا پھر اُس سے تو لد ہوا

نہ نکلی کوئی شاخ اسکے لیئے | کہ یعقوب وہ شاخ توڑ اسکو دے
جوان جب ہوا وہ علیہ السلام | ہوا حسن کا اسکے شہرہ تمام
تھی بھائیون کو یہہ طاقت کہ آ | کبھی اسکے چہرہ کو ۱. تھن ذرا
سبب یہہ کہ چہرہ تھا مانند ماہ | نہ بڑھتی تھی پہر یہہ اسکے نگاہ
کہا آگے یوسف نے یون باپ سے | کہ یک عرض رکھتا ہون مین آپ سے
ہر ایک بھائی کو ہے ایک ایک چھڑی | بہت جو سنا ہاتھ مین تمنے دیا
کرو بارگاہ خدا مین دعا | کہ جنت سے مجھکو ملے یک عصا
تو ہو بھائیون پر مجھے فخر اور | یہہ سب دیکھے یعقوب نے اسکے طور
اُٹھا ہاتھ کو اپنے یہہ کی دعا | کہ اے خالق رب ارض و سما
تو جنت سے دے ایک اسکو چھڑی | اسی پر ہے اسکی طبیعت اڑی
اُسے بھائیون پر بڑا فخر ہو | خدا نے کیا حکم جبریل کو
زمرد کی لا ایک چھڑی انکو دیا | نہایت وہ خوش رنگ خوش قطع تھی
وہ لیکر چھڑی ہو گیا خوش کمال | چھڑی جیسی ویسا ہی اسکا جمال
سبھی بھائی آپس مین ملکر بہم | چلے جاتے گھر سے چرانے غنم
وہ ہمراہ بھائیون کے اکثر رہا | چراتے تھے جنگل مین جا بکریان
حسد کچھ نتھا بھائیون کو ذرا | محبت مین یوسف کے تھے مبتلا
بہت چاہتے انکو یعقوب تھے | سبھی بھائیون سے یہہ محبوب تھے

خواب دیدن یوسف علیہ السلام بار اول

[illegible]

کہا آکے یوسف نے اس خواب کو
سبھی بھائیون سے جو خوسوقت ہو

دلون مین لگے کہنے کھا کر کے پیچ
کہ یوسف کی ہیگی یہہ سب خواب ہیچ

یہہ انسان جو کچھہ کہ کرتا ہی کام
وہی خواب مین دیکھتا ہی تمام

نہ سمجھا کوئی اسکی تعبیر کو
ہنسی سے سمجھے وہ اسکی تقریر کو

خواب دیدن مرتبہ دوم یوسف علیہ السلام

ہوا آٹھوان سال یوسف کو جب
تو پھر اسنے یک خواب دیکھا عجب

کہ ہی ہاتھہ مین اسکے گویا عصا
زمین پر اسیے گاڑ اسنے دیا

تو جڑ پھیل کر ہوگئی اسکی سخت
اُگ آیا اسیوقت ہوکر درخت

اسیوقت ظاہر ہوئے پھر ثمر
کئی انبیا ہین وہان جلوہ گر

ہین یعقوب موسیٰ جہان کے امام
اور عیسیٰ محمد علیہ السلام

پھل اسکے سے کھاتے ہین یا رون بہی
خدا نے بزرگی یہہ یوسف کو دی

اور ان بھائیون کا ہی جو بن عصا
زمین مین بویا گاڑ کے کر جدا

نہ شاخ اسکی ظاہر ہوئی اور نہ جڑ
ہوا سے گیا پیڑ انکا اُکھڑ

کچھہ آیا جو ق[illegible]ت سے اسپر زوال
ہوا نے دیا اسکو دریا مین ڈال

کہی باپ سے جبکہ یوسف نے خواب
کہی اسکی تعبیر اسنے شتاب

ہوئی اسکو یوسف سے الفت دو چند
یہہ سمجھا کہ ہی اسکا رتبہ بلند

کہا بھائیون سے جو ذکر اسکا چل
درخت حسد کو لگا انکے پھل

خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبہ سیوم

[illegible]

یکایک اٹھا چونک کر خواب سے
وہ ہو کر غمین جان بیتاب سے

بہت خوف و ڈر سے دلبر ہوا
لیا باپ نے اسکو چھاتی لگا

کہا میرے دیدہ و نکا تیلی کے نور
خدا ہر بلا سے رکھے تجھکو دور

گیا نبرادل خواب سے کیا ہٹ
بہا نیند تیری گئی کیون اچٹ

کہا مین نے دیکھا ہی اسوقت خواب
کہ دلکو ہمین خوف سے اسکے تاب

کہا مین نے اے میرے لخت جگر
بیان مجھسے اس خواب کو جلد کر

کہا اس گھڑی دیکھتا ہون مین کیا
کہ ہین آسمانون کے دروازے وا

وہان سے نکلتا ہی چھن چھن کے نور
زمین پر کیا نور نے سب ظہور

زمین کا طبق بھرا نور ہوا
زمین آسمان سب جگر ہوا

زمین پر ہین ہر طرف دریا روان
ہین سب مچھلیان انکی تسبیح خوان

اور ریگ تہ میرے ہے چادر پڑی
کہ ہی گوہر نور مین وہ بھری

ہوا اس سے روشن جہان یکقلم
ترقی مین ہی روشنی دمبدم

زمین کو ہین سب کنجیان میرے ہاتھ
اور ایکبار ہی اور بھی اسکے ساتھ

کہ اس خواب مین دیکھی یک اور نئی
ستارے ہین اور ماہ و آفتاب

ستارے ہین گیارہ مہ و مہر آب
مجھے سجدہ کرتے ہین ہر ایک سب

اذ قال یوسف لابیه یا ابت انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتهم لی ساجدین

کہا جبکہ یوسف نے اے میرے باپ
مین گیا ستارونکو دیکھا جو اپ

زبان سے جو لے نام کو غیر کے — محبت کا دعوی وہ مجھسے کرے
وہ جھوٹھا ہی عشق اسکو مجھسے نہین — اسیطرح جو مجھکو بھولے کہین
جسے کھانے پینے کی لذت ہوئی — اُسے کب ہماری محبت ہوئی
ہو جسدلمین غیرون کا ہر دم خیال — ہی جھوٹھا نہین عاشق ذو الجلال
وہ جھوٹھا ہی جو رات کو سو گیا — کہ اوقات اپنی یونہین کھو گیا
کسی نے یہہ پوچھی تھی عاشق سے بات — کہ سویا ہی تو ہیچ بنا کل کی رات
کہا ہی قسم مجھکو محبوب کی — قسم ہی مجھے تیرے مطلوب کی
مین جب سے ہوا عاشق اس شکل کا — دن اور راتمین نیند کا ذکر کیا
جب ہی ہو دنیا کی الفت کا حال — تو سوویگا کب عاشق ذو الجلال
یہہ یوسف نے کیون دنمین دیکھا تھا خواب — بھلا اسمین حکمت تھی کیا سن جواب
کہ دو پہر مین آیا یوسف کا باپ — سلایا ہے گود مین لیکے آپ
وہ دیکھہ اسکا اسطرح حسن و جمال — اٹھا دلمین یعقوب کے یہہ خیال
کہ حسن و لطافت مین ہے بے عیوب — یہہ یوسف ہی یا چاند سورج ہی خوب
یہہ خطرہ گیا جبکہ دلمین گذر — ہوا دلپہ یوسف کے سب جلوہ گر
دکھایا اُنسے حق نے سب اسکا حال — کہ سجدہ کرین اسکو خورشید و ماہ
کہا پھر یوسف نے یون باپ سے — کہی عرض سُنیے میری آپ سے
تو دیکھا ہے یہہ چاند سورج کا حال — کرین سجدہ آ کے یہہ سب سر کو ڈال

قیامت تلک اسپہ لعنت رہی | اور عندی بھی قارون نے تھی کہی

قال انما اوتیتہ علی علم عندی

اور عندی کے معنے سنو ہیں یہ پاس | کہا اسکو قارون نے ہے ہراس
کہا قوم نے جب یہہ قارون سے | خدانے دیا مال ہی یہہ تجھے
خدا کی بھی کچھہ راہ مین اسکو دے | بلا دین و دنیا کی تجھسے ٹلے
کہا قوم علم ہے میرے پاس | اسی سے بڑھا ہی یہہ سب میرے پاس
نہین مجھکو اللہ نے کچھہ دیا | یہہ سب علم سے میرے حاصل ہوا
زمین کے تلے وہ بھی اور اسکا مال | چلا جائے دھنستا ہوا کر خیال

قال یا قوم الیس لی ملک مصر وھذہ الانھار تجری من تحتی افلا تبصرون

کہا جب کہ فرعون نے لفظ لی | سزا دوبنے کی اسے حق نے دی
بہت اسمین یعقوب رونے لگے | اور آنسو سے منہہ اپنا دھونے لگے
کہا اسکو یوسف نے خوش کیون نہو | بھلا غم کی کیا بات ہی وہ کہو
کہا مجھکو اس بات کا ہی الم | خوشی جب گذرتی ہی ہوتا ہی غم
کہا پھیر یوسف نے یون باپ سے | کہ تعبیر پوچھون ہون اب آپ سے
کہا صبح کی خواب سچی ہی ہو | کسی سے بیان اسکا تم مت کرو
یہہ ڈر تھا کہین بھائیون سے کہے | پھر ایک عمر بھر آپ دکھہ مین رہے
کہا تم کو مجھسے ہی الفت کمال | کہو اس کی تعبیر کا کیا ہی حال

ان الشیطان للانسان عدو مبین

پھر آتش مین دوزخکی دین اسکو ڈال	بہت ہی بھر آیا ہی اسکا وبال

قال یٰبُنَیَّ لا تقصص رؤیاک علیٰ اخوتک

کہا پھر یہہ اس پیر نے بیٹے عزیز	کہہ بیٹھیو نہ بہائیون سے اے بے تمیز
کہا تین خوابون کا جسطرح حال	نہ کہیو کبھی اسطرح یہہ مقال

حکایت یا بر تمثیل

حکایت ہی اک پیر سن ای ہوشیار	کوئی شخص تھا شہ کا خدمتگذار
بڑا ہی مقرب تھا وہ شاہ کا	وہ مخصوص تھا شہ کی درگاہ کا
ہوئی ایکدن شہ سے یہہ واردات	بلا کر کہی اس سے یک دلکی بات
کسو پر کہا بھید ظاہر نہ ہو	کوئی حال سے اسکے ماہر نہو
کہین اس مقرب کا تھا ایکیار	وہ بھید اسنے اس سے کہا ایکبار
کہا اسنے یہہ بھید جا اور سے	خبر شہ تلک آئی کسی طور سے
کہا شہ سے یہہ اسکے بدخواہ نے	دیا سولی اسکو بلا شاہ نے
گلے مین دیا لکھکے ڈال ایک خط	جو ظاہر کرے بھید شہ اسکا نمط
بلا شبہ اسکا یہی حال ہو	سزا اسکی یہہ ہی جو بدچال ہو
یہہ ہی حال دنیا جو مین لکھا	کہے بھید جو کوئی اللہ کا
خدا جانے پھر اسکا کیا حال ہو	قیامت مین کیا اسپہ جنجال ہو

فیکیدوا لک کیدا

لقد کان فی یوسف و اخوته آیٰت للسائلین

زن لوط نے لوط کا حال جا[نا]
اور حفصہ جو بیٹی عمر کی تھی جان
خدا نے شکایت کہی تین کی
چھپایا خدا نے ہی حفصہ کا عیب
کہا ابن عباسؓ نے یہہ کلام
اکٹھے ہوئے گھر میں روبیل کے
کہ یوسف کی تدبیر کچھ کیجئے
ہوئے جمع ناحق پہ آپسمیں جمع
گئے بھول ساری ہدایت کی راہ
کیا قوم نے نوح پر اژدحام
کیا جمع انبار نمرود نے
ہوا قتل موسیٰ پہ فرعون جیت
ہوئے جمع یوسف پہ بھائی تمام
یہہ ساری جماعت پریشان ہوئی
اسیطرح مومن پہ شیطان ہوے
ہوئے بھائی یوسف کے یوسف سے بد
محبت تھی یعقوب کو بیشمار

کہا قوم سے ان کی سب برملا
نبی کا کیا بھید سب پر عیان
انھون نے محافظت نکی دین کی
وہ یہہ تھا [illegible] غیب
کہ یوسف کے بھائی علیہ السلام
سبھوں نے جمع اسیجا یہ آکر ہوئے
کسیطرح ایذا اسے دیجئے
امدیعہ مین گل ہوگئی انکی شمع
خدا نے کیا کام انکا تباہ
ہوئی انکی جمعیت آخر تمام
بقتل خلیل آگ نمرود نے
محمد پہ تھے اہل مکہ کے سست
کیا نہ انکا ہوا جیت کام
نہ مشکل کوئی انکی آسان ہوئی
بہت جمع آخر پریشان ہوے
لگے کرنے یوسف پہ ہر دم حسد
نہ پاتا وہ یوسف کے بن تھا قرار

وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ

عرض پلھر اطاب رصد کو تو جان
کہا پھر یہہ موسی سے شیطان نے
وصیت کرون تجھکو اے نیکذات
سنو پہلے تم یہہ نہ کیجیو حسد
کیا قتل پہلے جو ہابیل کو
حسد کے سبب سے وہ کافر ہوا
تکبر نہ کیجیو یہہ ہے دوسری
کہون تیسری تجھسے وہ یہہ بات
جہان ہوگے تم دو وہین ہو نہ تیسرا
اکیلا نہ ہونا تو عورت کے پاس
نہ تجھکو جدا آپ سے جاننا
ارادہ کیا اور بھی کچھ کہے
فرشتہ فلک سے پر آسنے مین آ
کہ بس ہوگئی اسکی حکمت تمام
کہ شیطان دشمن ہے ظاہر ترا

اسے ہونا برحق قیامت مین مان
شقیون کے سردار سلطان نے
نہ ہرگز کبھی کیجیو تو یہہ بات
حسد ہے نہایت برا اور بلا
حسد نے بڑھایا نہ قابیل کو
جہنم کا در داسکو وا فر ہوا
نہ ہرگز اسے جانیو سرسری
بری ہووے تو جان عورتکی ذات
بچو مجھسے پھر تم یہہ امکان کیا
ذہی کے بھروسے نہ کھانا کہ پاس
جو کہتا ہون نہیں سچ اسے ماننا
فریب اور دغا سے مین موسی کو دے
یہہ موسے اس وقت کہنے لگا
نہین اور سننے کا اب تیرا کام
ہر ایک کام مین ہیگا ماہر ترا

وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ

کہا جسطرح تو نے دیکھا ہے خواب
اسیطرح ہو ویگا ظاہر شتاب

كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ

إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ہے بھیڑیا کا یعقوب سے بولنا ‏ / سیم بات ہے اسکو مت بھولنا

ہے لڑکے پہ چھوٹے وحی کا اتار ‏ / کہوں پانچوین کو سن اے ہوشیار

کہ یوسف کا ٹھہرا تھا تھوڑا ہی مول ‏ / چھٹی بھی خبر تمسے دیتا ہوں کھول

وہ رونے مین جھوٹے تھے بھائی تمام ‏ / جو رو رو دیا باپ کو آ پیام

کلام خدا جان تو ساتوین ‏ / کہوں تجھسے سن لے تو اب آٹھوین

جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص و عام ‏ / تحیر مین مصری ہوئے تھے تمام

نوین مصر کے جبکہ آیا عزیز ‏ / بہت مال رکھتا تھا ہر ڈھب کی چیز

سبھی مال دیکر خریدا اسے ‏ / تھا مول لینے مین صرفہ اسے

دہم آنا سب کا ہے یوسف کے پاس ‏ / یہان کیجئے قدرت حق قیاس

دسوں یہہ اشارت و آیات ہین ‏ / سمجھ کے نصایح کی یہہ بات ہین

اِذْ قَالُوا لَیُوسُفُ وَاَخُوہُ اَحَبُّ اِلٰی اَبِیْنَا مِنَّا

کہا بھائیون نے جب آپس مین مل ‏ / کہ یا مین وہ یوسف کو البتہ دل

بہت باپ کا چاہتا ہے مدام ‏ / پڑا دل پہ دونون کے الفت کا دام

اب ان دو کی ہمسے زیادہ ہے چاہ ‏ / نہین ہمسے الفت کی کچھ اسکو راہ

یہہ آیت کا تو جان مطلب ہوا ‏ / بیان یہہ جو آیت مین ہے سب ہوا

اب آگے کرونگا محبت کا ذکر ‏ / ذرا اسمین تو غور کر اور فکر

نبی نے کہا جو ہو محبوب رب ‏ / تو جبریل کو حکم ہوتا ہے تب

نہ سمجھا تھا احوال تقدیر کا — کہ اسجا نہیں کام تدبیر کا

ہوئی انکی تدبیر بن ساری خلاف — رہے اپنے مطلب کے تینوں ہی صاف

اِنَّ اَبَانَا لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِینٍ ۵

یہہ تحقیق جانو ہمارا کلام — ہین ظاہر ضلالت مین والد کے کام

سب آیت کا اتنا یہہ مطلب ہوا — ضلالت کے معنے سمجھے دون بتا

ضلالت تو کہتے ہین گمراہ کو — مراد اس جگہہ جانو تم چاہ کو

جو یعقوب کو تھی محبت کمال — کہا اسلئے یہان یہہ لفظ ضلال

کہا بھائیون نے جو یوسف سے آ — بہت اسکو الفت سے چہاتی لگا

کہ یوسف ہمارا پیارا ہی تو — خرد کے فلک کا ستارہ ہی تو

سنا ہے ہمنے جھوٹا نہ سمجھے کلام — بتا خواب اپنی اب آ کے تمام

پہر یوسف نے سنکر تامل کیا — بہت دیر تک سر کو اپنے جھکا

کہا دل مین اپنے کہون گر یہہ خواب — تو پھر باپ کو اسکا کیا دون جواب

اگر جھوٹھ بولون تو لایق نہین — کہ دل جھوٹھ پر میرا شایق نہین

کرون کیا مین یہہ تو عجب پھیر ہے — کہا بھائیون نے کہ کیا دیر ہے

نبی ابراہیم و اسحاق تو — کہ ہی راست گوئی مین طاق تو

خبر اپنی اس خواب کی ہم کو دے — نہین ہم کچھہ آگاہ اس خواب سے

کہا ہو کے لاچار یوسف نے خواب — دیا ان کو جسطرح پوچھا جواب

پھر اس بعد ہو قوم صالح تم — سعادت کا رشتہ نہ ہو تم سے کم

مراد اس سے تو ہے یہی انکی ضرور — کہ توبہ کرین وے پھر کرکے قصور

مسلمان اگرچہ کرے سو گناہ — کرے دل سے توبہ نہووے تباہ

حکایت

سنو ایک زاہد کے احوال کو — کہون تم سے مین اسکے سب حال کو

خدا سے وہ غافل نہ تھا ایک نفس — عبادت مین گذرے تھے دو سو برس

اس عابد کے دل مین ہوس تھی یہ سے — ارادہ وہ تھا ملنے کا ابلیس سے

کہے تھا وہ اسکو ہوا کیون خراب — لیا اپنے سر پر خدا کا عذاب

بہت غم تھا زاہد کو اسباب مین — ملا اسکو شیطان محراب مین

کہا کون ہے بولا ابلیس ہون — بہت رنج اٹھایا مین اب کیا کہون

ولیکن مین تجھپر نہ قادر ہوا — اثر تجھپہ میرا نہ ظاہر ہوا

تیری عمر جلنی گئی ای فقیر — ہے اتنی ہی باقی بحکم قدیر

سنا جب یہہ زاہد نے خوش ہوگیا — کہا دل مین اپنے یہہ ٹھٹھا ہے کیا

تیری عمر گذری عبادت مین سب — کچھ اب کیجیے عیش دنیا طلب

یہہ دو سو برس مین رہین جبکہ چار — عبادت مین دیجو انھین تو گذار

گناہون سے توبہ تو کرلیجیو — رہ حق مین تو اپنا سر دیجیو

لیا دل مین اپنے یہہ جب سنے ٹھان — لگا فعل بد کرنے وہ بیگمان

يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

کہا کہنے والے نے انہن سے یون | نہ تم مارو یوسف کو یہہ ہے زبون
اندھیرے کوئے مین سے ڈال دو | یہہ آیت کے معنے ہوئے مان لو
یہودا جو بیٹا تھا یعقوب کا | منع قتل سے سب کو کیا

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

مسافر کوئی اسکو لیجا نکال | تم اسطرح سے اسکو وہان سے ٹال

إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ

اگر تم کو کرنا ہی اس کام کو | کرو جو ارادہ دلون بیچ ہو
کہا جبکہ یوسف کو بے کیجئے تلف | گئے بھائی سب باندھکر صف بصف
گئے سب اکٹھے ہو یعقوب پاس | بہت مضمحل اور بہت دل اداس

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ ۱

کہا سب نے مل کے کہ اے سچے باپ | تجھے کیا ہے ہم سے نہین کچھ ملاپ
نہین ہم پہ یوسف کو [illegible] امین | ہمین سے ہوا تجھ کو یہہ بغض و کین
تو بھیج اسکو ہمپاس اے مہر دین | تو ہر بات مین کر ہماری یقین
یہہ آیت کا مطلب ہوا اے عزیز | سمجھ اسکو گر تجھکو ہے کچھ تمیز
سنا جبکہ یعقوب نے یہہ کلام | ہوا اسکا سب زرد چہرہ تمام
لگے کانپنے اسکے تب ہاتھ پاؤن | سنا اس نے جس وقت یوسف کا ناؤن

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُوْنَ

اسے بھیجا ساتھ ہم سب کے کل	چلین سارے جنگل کو گھر سے نکل
وہ کھیلے وہان جا کے اور کھاوے	خوشی اسکی خاطر کی ہو جاویگی

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ہم البتہ اسکے نگہبان ہین	نہ ہم اسکے کچھ دشمن بیان ہین
سنا جب کہ یعقوب نے انکا حال	کہا اسکا جانا ہی مجھپر وبال
وہ پتلی ہی آنکھونکی اور ہی حبیب	نہو مجھکو اسکی جدائی نصیب
کہا ابن عباس نے یون کہا	سبھی بھائیون نے یہہ گردن جھکا
کہ ای باپ یوسف کی ہی آرزو	کہ کھیلے وہ ہم سب کے آ روبرو
کہا اسنے یوسف ہی لڑکا صغیر	نہو ہاتھ بھیڑون کے وہ دستگیر
کہا سب نے کسطرح لیجاینگے	اسیطرح تمپاس لے آئینگے

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

کہا مین یہہ ڈرتا ہون لیجاؤ تم	میرے پاس اسکو نہ پھر لاؤ تم
یہہ ڈر ہی کہ بھیڑا انکھاوے اسے	کسی [illegible] کا درد آوے اسے
کہا ہی یہہ تفسیر والون نے یون	کہا باپ نے ذکر بھیڑیکا کیون
سبب یہہ کہ دیکھا تھا یک خواب ہم	اور اس خواب سے اسکو تھا اضطراب
یہہ دیکھا کہ بھیڑے ہین یوسف کے پاس	اور یوسف سے ان کو ہی بہتیرا ہراس
اسی خواب سے اسکو ڈر ہوگیا	کہ بھیڑونکا دل پرخطر ہوگیا

کہا تیرے نزدیک حسرت بڑی ۔ تبا مجھکو دنیا مین ہے کونسی
کہا کار دین سے جو غافل تمام ۔ رہا اسکو حسرت رہیگی مدام

حکایت

اسیطرح ایک اور رات کو ۔ لگا پوچھنے کوئی اسباب کو
کہ حق نے تیرے ساتھ کیا کیا کیا ۔ تجھے مرتبہ کس طرح کا دیا
کہا سامنے اپنے کرکے کھڑا ۔ مجھے حق تعالی نے ایسا کہا
محبت کا میری کیا تو تھا مدعی ۔ بھلا پھر یہہ غفلت تو کیون کی
اسیطرح ایک شخص نے باپ کو ۔ جو رویا مین دیکھا کہا آپ کو
مین پوچھون ہون تبلاؤ کیا حال ہے ۔ کہا ہمکو غفلت کا جنجال ہے

حکایت

سنا ہے کہ یکشخص ایک شخص پاس ۔ عیادت کو آیا تو دیکھا اداس
او ہے خود مریض اور شاگرد سب ۔ مین گرد اسکے بیٹھے ہوے با ادب
ولیکن وہ ہے و رہا زار زار ۔ کہا اس نے اتنا ہے کیون بیقرار
کہا سب ہمارا زون کو روتا ہوں مین ۔ منہہ اپنے کو آنسو سے دھوتا ہون مین
کہ آخر کیا مین نے غفلت سے کام ۔ کیا کام میرا سب اس نے تمام
بڑا مجھکو غفلت کا ہے دلمین درد ۔ یہہ کہکر بھری اس نے یک آہ سرد
پھر ایک دم سرد اور مر گیا ۔ وہ غفلت سے اپنی بہت ڈر گیا

کہا اسنے یوسف سے اے میری جان
تو اسباتمین کیا کرے گا گمان

کہا تب یہہ یوسف نے اے پیر باپ
مجھے ساتھ جانیکی رخصت دین آپ

کہ بھائی کرین ہین بہت مجھکو پیار
مجھے کچھ نہین وہان کے جانیمین عار

یہہ سنکر کہ یعقوب رونے لگے
وہ آنسو کے موتی پرونے لگے

کہا پھر یہہ یوسف نے کھاکے غم
کہ مجھکو اب اسباتکا ہے الم

کہ تو پاس میرے جو ہر دم رہا
مجھے صبر تو بھی بہت کم رہا

رہون زندہ کیونکر جو تو جاوے دور
کہ تو ہے میری آنکھ کا بلکہ نور

حکایت

کہا ہے براہیم نے یک جوان
نظر مجھکو آیا بہت ناتوان

نحیف اسکا جسم اور ضعیف اسکا تن
وہ تھا زرد رنگ اور لاغر بدن

وہ کرتا تھا کعبہ کا یکدن طواف
کہا مین نے اس سے یہی صاف صاف

کہ کیا حال تیرا ہے کہہ مجھسے تو
نہین مین نے دیکھا تجھے خوش کبھو

کہا یک پری کا ہوا مین غلام
میرے دلپہ الفت کا مارا ہے دام

کہا مین نے نزدیک ہے یا کہ دور
کہا ہے وہ ہر وقت میرے حضور

کہا مین نے تابع ہے وہ یا نہین
ملے ہے کبھی یا کہ ملتا نہین

کہا میرے تابع ہے فرمان پذیر
نہین حسن مین اپنے رکھتا نظیر

موافق کہا مین نے اور پاس ہے
تو پھر تجھکو اسطرح کیون یاس ہے

کہا بھائیون سے پھر اسکے سپرد
زمرد کی جو تھی چھڑی اسکے پاس
اور ایک جس مین رکھتے ہین زاد سفر
دیا کوچ کے وقت زاد اسمین دھر
اور اسحاق نے زاد یعقوب کو
رکھا اسمین یعقوب نے کچھ طعام
اور ایک ساتھ پانی کا برتن کیا
چلا ساتھ یعقوب چند یکقدم
رہا باپ جبتک تو تھا یہہ عجب
جدا جبکہ ہونے لگے باپ سے
کہ بھائی ہی یوسف ہمارا عزیز
ہشو تم ہر دلمین کرو کچھ خطر
کہا پھر یہہ بیٹون کو یعقوب نے
نصیحت مین کرتا ہون سنیو ذرا
خدا واسطے تم سے ہی ایک سوال
جو یوسف ہو بھوکھا تو دیجو طعام
تھکے ماندگی سے اگر راہ کی

کہ وے تھے بزرگ اور یوسف تھا خورد
چلے لیکے وہ ہاتھ مین تھا اس
خلیل اسکو رکھتا رہا ہر سفر
براہیم نے آگے کے پھر پیر
اسیمین دیا تھا نام اسکو سنو
اور انواع میوے سب اسمین تمام
اسے بھر کے پانی سے انکو دیا
کہ دیکھے سے یوسف کے گھٹ جائے غم
اٹھائے تھے یوسف کو مونڈھے پہ سب
لگے عرض کرنے وہ سب آپ سے
ہمین اس سے بہتر نہین کوئی چیز
کہ یوسف ہمارا ہے لخت جگر
غمین ہو کے اس خفگی کے محبوب نے
سدا دلمین تم رکھیو خوف خدا
اسے مانیو ہر ایزد تعال
خبر اسکے پانی کی لینا مدام
قسم ہے تمہین پاک اللہ کی

یہہ دیکھا کہ بھیڑے ہین گرد اسکے
نہین اُن پہ یوسف کا چلتا ہے بس

ہر یکطرف سے اسکے کرتے تھے زور
اسے کاٹتے ہین مچاتے ہین شور

گئی اسمین تھوڑی سی نیند وہ انکی ہٹ
نکالا کے یوسف کو آئے سمت

اُٹھی چونک پھر ہوکے وہ بیقرار
لگی رونے جلدی سے یک چیخ مار

اسیوقت آئی وہ پھر باپ پاس
نہایت ہی غمناک چہرہ اداس

جو دیکھا تو جاتے ہین بھائی تمام
کھڑے ہین گئے یعقوب علیہ السلام

کھڑے دیکھتے ہین وے اس راہ کو
سبھی بھائیونکو اور اس ماہ کو

کہا کیا کیا میرے بھائی کے ساتھ
گیا وہ نہ آویگا پھر میرے ہاتھ

کہا مین نے بیٹونکو سونپا اسے
ملاوے خدا ہمسے پھر لا اُسے

کہا انکو سونپا ہے تا وے تمام
کرین اپنی خدمت کا اُسکو غلام

جو تقدیر مین تھی وہی آ ہوئی
نہایت ہی یہہ بات بیجا ہوئی

اسے فرصت اسجا پہ تھوڑی ہوئی
گئی انکے پیچھے وہ دوڑی ہوئی

گئی دوڑ رہے جان اسکی تھی تنگ
پکڑ کرکے یوسف کو گئی وہ لٹک

کہا بھائی تجھکو نچھوڑونگی مین
ذرا منہہ کو تجھسے نموڑونگی مین

لگی رونے آنکھوں سے آنسو بہا
کہ یوسف تو ہمراہ انکے نجا

ذرا میرے اوپر تو کرنا نظر
تیرے غم سے گھر مین جاونگی مر

اسطرح تو عبد مومن آجان — رہا گرد مولا پہ ہی بار یان

وہ جبتک کے مولا کے ہی اپنے پاس — نہین اسکو ابلیس سے کچھ ہراس

جو اجکے مولا سے اپنے ہوا — ہوا بندہ آخر وہ ابلیس کا

گئے لیکے یوسف کو بھائی تمام — طرف کوہ کنعان کے بیعقل خام

ہوئی جاکے وہان سبکی یہہ گفتگو — کرو قتل یوسف کو جو ہو سو ہو

پہر آئی جبل سے یکایک ندا — کہ ہی قتل یوسف کا بس نا روا

میرے پاس قتل اسکو کیجیو نہ تم — کہ ہوتے ہین اسسے میرے ہوش گم

کسینے کہا کچھ نہ سن التفات — وہی قتل کی دلمین ٹھانی تھی بات

ہوئی ایک درندی کی پھر یہہ ندا — اسے اولاد یعقوب سے برملا

اگر قتل یوسف کو تمنے کیا — تو پھر سخت آویگی تم پر بلا

تمھارے ہین جتنے مواشی تمام — درندونکا ہو قوت وہ لا کلام

سنا سبنے اسکو ولیکن غضب — زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہہ عجب

پھر آئے چراگاہ مین اپنی سے — عذاب اور تکلیف یوسف کو دے

وہان ایک رسی سے باندھا اسے — کیا سب نے مل سخت رسوا اسے

بہت اسنے گریہ وزاری کیا — لہو اپنی آنکھون سے جاری کیا

کہ یعقوب تک مجھکو لیجائیے — خطا میری کیا ہی یہہ بتلائیے

کسینے سنا کچھ نہ اسکا کلام — کہا کیجئے کام اسکا تمام

کہا اُسنے آ میرے دامن تلے ۔ بلا سر سے تیرے کسی ڈھب ٹلے
کہا بھائیون نے یہود اسے آ ۔ کہ تو عہد سے اب ہمارے پھرا
کہا پھرنا اسکی عہد سے خوب ہی ۔ مجھے اب یہی بات مطلوب ہی
اگر قتل یوسف کو کرتے ہو تم ۔ تو پہلے کرو مجھکو دنیا سے گم
نبی نے کہا ظلم سب ہی سیاہ ۔ نہ چھوڑونگا تا حشر ظالم کو آہ
مریگا نہ ظالم مگر ہو فقیر ۔ اُٹھیگا قیامت مین ہوکر حقیر
اندھیرا رہے قبر مین ظلم کا ۔ رہے حشر تک اسکے سر پر بلا
خدا کا ہی ظالم پہ غصہ مدام ۔ ہی محروم رحمت سے وہ لا کلام
قیامت مین جو شخص مظلوم ہی ۔ پکڑ ہاتھہ ظالم کا اُس سے کہے
کہ میرا ترا آج انصاف ہی ۔ یہہ جھگڑا میرا اسگھڑی صاف ہی
صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام ۔ نہوگا کہین اسمین نیکی کا نام
کھیگا الٰہی میری نیکیان ۔ لکھی تھی جو ساری گئی اب کہان
یہہ ہو حکمنامہ مین مظلوم کے ۔ تیرے کام نیک اسمین سب ہین لکھے
کہے جبکہ مظلوم یا رب پکار ۔ تو کہتا ہی اسکو خداوندگار
ندا اسکو دیتا ہی لبیک کی ۔ کہ دنیا مین ایذا جو تجھکو ملی
قیامت مین لونگا مین بدلا ترا ۔ نہ لونگا تو تجھپر مین ظالم ہوا
ارادہ کیا قتل یوسف کا جب ۔ ہوئے جمع پھر قتل کرنے کو سب

سترا سکو جب اپنا آیا نظر ‎ ‎ ڈھکا ہاتھ سے اپنے اسوقت پر

کہا بھائیون سے دو یہ کرتا میرا ‎ ‎ ڈھنکون ستر اپنا برائے خدا

یہان مین ڈھنکون اس سے اپنا بدن ‎ ‎ کوئیمین یہی ہوگا میرا کفن

دیا اسکو اسباتکا یون جواب ‎ ‎ کہ کرتا تجھے دیگی اب تیرے خواب

تو سورجکو اور چاند کو اب پکار ‎ ‎ تو گیارہ ستارونکا آواز مار

گئے بھول تجھکو وہ سب اسگھڑی ‎ ‎ تیری جان پر آکے آفت پڑی

قمیص اسکا کرنے لگے جب جدا ‎ ‎ دیا دوسرا ہاتھ اس سے لگا

جدا انکے ہوتا نہ تھا ہاتھ سے ‎ ‎ نچھوڑے تھا کرتہ کو دو ہاتھ سے

کہ شمعون نے کود کے بید ہڑک ‎ ‎ لیا ہاتھ سے اسکے کرتا جھٹک

گلے بیچ یوسف کے رسی کو ڈال ‎ ‎ کوئے کیطرف کو چلے جلد چال

کنواں تھا کہ قہر الٰہی تھا وہ ‎ ‎ کہ مہ سے کھدا تا بماہی تھا وہ

سراسر وہان خار اور سنگ تھا ‎ ‎ وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا

کھدایا تھا شداد بن عاد نے ‎ ‎ کیا اسکو تیار شداد نے

اسے کھودیمین کہون تجھسے سب ‎ ‎ لگے یکہزار اور دو سو برس

جہنم کا قعر اسکے آگے تھا گرد ‎ ‎ ہوا اسکے آگے تھی وہ زخمی سرد

پکڑ کر کے دونو طرف سے رسن ‎ ‎ کوئے مین کیا سارا یوسف کا تن

وہ آدھے کوئے تک پہنچا تھا ‎ ‎ دیا کاٹ رسی کو کاردنگائیے

پڑھا اسنے یوسف کا قصہ تمام
صحیفہ مین ذکر اسکا آیا مدام

خدا اسکو غم سے نہ کرتا ملول
دعا اسکی سب جلد کرتا قبول

کہا اسنے اے میرے پروردگار
ہوا دل ہی یوسف پہ بے اختیار

نکر قبض میری تو اب جان کو
دکھا مجھکو اس ماہ تابان کو

کیا حکم حاکم ملا رب نے
ندا اسکو دی ہاتف غیب نے

کہ تیری نہ اب قبض ہوویگی جان
رہیگا تو مدت تلک بے گمان

زمانیکو یوسف کے پاویگا تو
ملاقات کو اسکے جاویگا تو

ولیکن جو شداد کا ہی کوا
تجھے حکم رہنے کا وہان پر ہوا

وہ جب اسمین آکر کے داخل ہوا
یہہ مطلب وہین اسکا حاصل ہوا

عبادت وہ کرتا تھا اس چاہ مین
وہ ہر وقت یوسف کی تھا چاہ مین

ہمیشہ اسکے کھانیکو جنت سے یار
خدا بھیجتا تھا اُسے یک انار

وہان شمع کی اسکو حاجت نتھی
کہ تھی روشنی وہان یہہ قندیل کی

ہوا اسطرح پر جو حکم خدا
وہان ایک قندیل روشن ہوا

محبت مین مخلوق کی یہہ کرم
خدا نے کیا اسپہ یہہ دمبدم

خدا کی جو خالص عبادت کرے
تو رتبہ نہ کیون پھر زیادت کرے

یہہ رہتا تھا عابد کوئیمین مدام
خدا کی عبادت مین تھا صبح وشام

یہان تک کہ یوسف گرا چاہ مین
زمین تک نہ پہنچا تھا وہ راہ مین

مرا اس جگہہ پر ہی انکا کمال | یہہ دو نو صفت مین ہی وہ بیمثال
سزاوار بندیکو ہرگز نہین | کہ ان دو نو صفتون سے ہو وہ قرین
اجا لیسے حقنے نکالا اُسے | کوے کے اندھیر مین ڈالا اُسے
سبب یہہ کہ جب مصر کا بادشاہ | ہو یوسف تو اسکو رہے یہہ نگاہ
کہ حکم خدا کا ہوا صیدوق | نہ ہرگز کسو کو کرے قیدوق

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ

گئے لیکے یوسف کو جنگل مین جب | اکٹھے ہوئے اسجگہہ سب کے سب
ہوئے سب کے سب جمع اس بات پر | کہ ڈالین کوئیمین اسے باندھکر
کوئیمین خبر ہمنے یون اسکو دی | کہ یوسف خفا تو نہو جو کبھی
کرینگے تجھے ہم بڑا بادشاہ | بہت تجھکو دیوین گے ملک و سپاہ
تیرے بھائی ہو کر کے سارے ذلیل | تیرے پاس آئینگے ڈھونڈھین سبیل
فقط وحی کا ہو گیا یہہ بیان | سبب اسکا کیا تھا کرون مین عیان
کہ یوسف کی کچھہ اسمین تسکین ہو | اور اسکی ذرا عز و تمکین ہو

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا

کہ البتہ تو انکو دیگا خبر | اُنھون نے کیا ہی جو کچھہ شر

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

نجانینگے بھائی تجھے دیکھکر | جب اس کام کی ان کو دیگا خبر

وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ

یقین ہو گیا اور بھی با نصیب [illegible]

نہین آتی یوسف کی صورت نظر | پڑی ہمیہ کوئی مصیبت مگر

قالوا یا ابانا انا ذھبنا نستبق

کہا سب نے ای باپ جنگل مین جا | ہوئے جمع ہم سب کہ دوڑین ذرا
یہہ دیکھین کہ آگے بڑھے کون ہی | رہے جو کہ پیچھے وہ ہی سست چلا
یہہ سبقت کے معنے مین ہی مراد | اور ایک اور ہی اسکو بھی رکھو یاد
کہا ہہ کہ آپسمین پھینکنگے تیر | بڑھے جسکا آگے وہی ہی امیر

وترکنا یوسف عند متاعنا فاکله الذئب وما انت بمؤمن لنا ولو کنا صادقین

بٹھا ہمنے یوسف کو کپڑون کے پاس | گئے دوڑنے سب کے سب بیہراس
کہ اتنے مین بھیڑیا اسے کھا گیا | یقین تجھکو ہوگا کب اس بات کا
اگرچہ ہم آپسمین ہین راست گو | ولے اسکو کب راست جانے ہی تو
یہہ آیت کے معنے ہوئے ہین بیان | اب آگے سنو اسکی ہی داستان
سنا جب کہ یعقوب نے یہہ کلام | ہوا کام گویا کہ اسکا تمام
گرا کھاکے غش اور گیا دل دھڑک | غشی مین رہا شام سے صبح تک
لگے رونے اولاد اسکی تمام | کہا سب نے بیجا ہوا ہم سے کام
کیا قتل بھائی کو اور باپ کو | گنہگار ہم نے کیا آپ کو
قیامت کو کیا دینگے اسکا جواب | خدا جبکہ لیویگا ہمسے حساب

حکایت

پھر آئی افاقت تو رویا بہت ‏ ‏ دل و جان کو اپنے کھویا بہت

کہا سُننے رو رو کے اے ہمدروست ‏ ‏ تو ہی مغز ہی اور مین صرف پوست

تیری مجھکو امید چھوٹی نہین ‏ ‏ ملاقات کی آس ٹوٹی نہین

تو سچا ہی اور ہی تیرا خواب سچ ‏ ‏ رہیگا تو آفت سے البتہ بچ

بٹھاتا تھا چھاتی پہ اپنی تجھے ‏ ‏ پر اب چین کسطرح آوے مجھے

سلاتا تھا زانو پہ تجھکو مدام ‏ ‏ حفاظت میری تیری آئی نہ کام

پھر جا کر کے پھر کوہ پر کی ندا ‏ ‏ بلند اپنی آواز سے یون کہا

کہ ای جتنے ہو تم وحوش و طیور ‏ ‏ درندے ہو جنگل کے نزدیک و دور

میرے تمنے یوسف کو کیون کھا لیا ‏ ‏ مجھے کسلئے تمنے یہ دکھ دیا

سُنا ہی کہ جتنے وحوش و طیور ‏ ‏ جہانتنک کہ رہتے تھے نزدیک و دور

پرندا و چرندا و درندے تمام ‏ ‏ وہ اسدم نہین روتے رہتے تا بشام

قمیص اسکا چھاتی سے اپنے لگا ‏ ‏ ہر ایک جا پہ دیکھے تھا آنکھین جھکا

نہ مٹی نہ نچو نکا اسپر نشان ‏ ‏ نہ دانتون کا لگنا کچھ اسپر عیان

وہ مکر انکا اسوقت ظاہر ہوا ‏ ‏ فریبون سے اُن کے وہ آگاہ ہو

پھر جانا کہ ہی یہ بناوٹ تمام ‏ ‏ جو کہتے ہین ہی جھوٹھ سارا کلام

کہا پھر یہ اولاد نے کھا کے غم ‏ ‏ ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم

کہ یوسف کو پھاڑا درندون نے آ ‏ ‏ قمیص اسکا کس طرح ثابت رہا

پھر جانا کہ بھیڑا تو حیوان ہے ‌ ‌ کہیگا سخن کیا وہ انسان ہے

بچھا جال جنگل میں جا بید رنگ ‌ ‌ لیا پھانس یک بھیڑیا لال رنگ

بہت عمر سے ہو گیا تھا ضعیف ‌ ‌ نہایت ہی بوڑھا تھا وہ اور نحیف

پکڑ کر اُسے باندھکر دست و پا ‌ ‌ کیا سامنے باپ کے لا کھڑا

کہا اُسنے ای بھیڑئے سنگدل ‌ ‌ تو ہوتا نہیں میرے آگے خجل

کہ یوسف تھا میرا وہ بدر منیر ‌ ‌ کیا تو نے جنگل میں کیونکر اسیر

نہ کی تو نے پیری پہ میری نظر ‌ ‌ کیا اُسپہ دانت کو تیز کر

کہا بھیڑیا سر جھکائے ہوئے ‌ ‌ کوئی جیسے ہو شرم کھائے ہوئے

وہ بڑھ کر کے تھوڑا سا آگے ہوا ‌ ‌ لگا درد سے رونے سر کو جھکا

پھر آخر کو یعقوب نے یوں کہا ‌ ‌ سر اپنا طرف آسمان کے اُٹھا

کہ ای میرے خالق خدائے کریم ‌ ‌ نہیں کوئی تیرا شریک و سہیم

برائے براہیم و اسحاق تو ‌ ‌ کہ اس بھیڑئے کو ذرا طاق تو

برائے محمد کہ ہے اسکا نام ‌ ‌ فلک اور زمین بیچ روشن تمام

ذرا اس درندیکو دے تو زبان ‌ ‌ کہ ہے حال جو کچھ کرے سب بیان

ہوا اسوقت حکم خدا ‌ ‌ کہ ہاتھ اپنا تو اسکے سر پر لگا

پھر اُس سے یہہ کہہ بول از حکم حق ‌ ‌ وہی کہیو جو کچھ کہ ہے راست و حق

کیا اُسنے جسطرح حق نے کہا ‌ ‌ لگا بھیڑیا بولنے مرحبا

کدھر سے تو آیا کدھر جائیگا — سنا حال اپنا مجھے بھی ذرا

کہا مصر سے مین چلا طرف شام — کیا مین نے طی یون یہہ رستا تمام

کہ یک بھائی میرا ہوا ہی جدا — زیارت کرون اسکی بہر خدا

کہا پھر یہہ یعقوب نے کسلئے — بتا مجھکو جاتا ہی تو جسلئے

کہا میرا دادا جو ہو کر اداس — گیا ایک دن تیرے دادا کے پاس

وہ دادا تیرا ہی براہیم نام — کیا میرے دادا سے تھا یہہ کلام

جو کوئی زیارت کو بھائی کی جائے — خدا کے لئے وہ قدم کو اٹھائے

وہ اسکا ہو بھائی ویا ہو قریب — ویا دوست اسکا ہو یا ہو حبیب

تو دیوے خدا اسکو نیکی ہزار — اور اتنی بدی اس سے دیوا اتار

اور اتنے ہی درجے خدا اسکو دے — بلاشک ہے باغ جنت ملے

جو البتہ بھائی سے کوئی ملا — ملے اسکو دیدار اللہ کا

ملا جو کوئی بھائی سے بھائی جا — ملاویگا اسطرح انکو خدا

وہ اسطرح سے دونو گویا ملے — شہادت کی انگلی سے وسطی ملے

سنا اپنے دادا سے مین یہہ کلام — سو اسواسطے مین چلا طرف شام

کہ بھائی سے اپنے مین جا کر ملون — یہہ رستہ پڑا وانپہ جا کر کہے یون

کہا باپ نے پھر یہہ اولاد کو — کہ تم یہہ حدیث اس سے جلدی کہو

کہا بھیڑئے کو کہ پھر پڑھ اسے — ہی بہتر کہ کچھ فایدہ ہو جسے

نہ وے جن سے ہین اور نہ انسان سے | کہوں ان کو ہین جنس حیوان سے
ہی اول بوہیڑا وہ یعقوب کا | کہ جس نے سب احوال اُس سے کہا
دویم ناقہ سوم سگ اصحاب | کہ جہہ شخص تھے سب وارباب کہف
وہ چوتھا گدہا ہی کہ عیسی سوا | ہوا کرتے اُپر سن اہوشیار
ہی خچر نبی کا تو سن با یقین | پہرا اور جانور کوئی ایسا نہین
سوا انس و جن کے ہی جنت نصیب | اسے سن لے ہی یہہ حکایت عجیب

قال بل سولت لکم انفسکم امرا

کہا ہے سکہا رے یہہ نفسونکا کام | ہوئے اپنے نفسون کے تم سارے رام
کیا نفس نے تم کو آخر خراب | نہا قتل یوسف کا تمکو صواب
کیا نفس کا اسلئے یہان بیان | کہ ہوتی ہے اس سے بدی سب عیان

حکایت

کرے ہے روایت حسن ابن زید | کیا باپ کو موت نے اُسکے قید
مرے پر گئے تھے برس دو گذر | پڑا خواب مین باپ اُسکی نظر
بدن پر تھے کپڑے بڑے ہی ننگے | بری شکل کے اور برے حال کے
کہا مین نے بابا یہہ کیا حال ہی | مگر تجھپہ کچھہ سخت جنجال ہی
کہا کیا کہوں اے پسر نبا مال | دیا نفس نے آگ مین مجھہ کو ڈال
نہ ہوتا کبھو نفس کا رام تو | کبھی پھر نہ پاوےگا آرام تو

خلیل اور اسحق کے واسطے — گنہ میرے یا رب تو اب بخشدے

یہہ دیکھ اسکا رونا فرشتے تمام — لگے رونے اور بولنے یہہ کلام

کہ یا رب یہہ کیا ہی رونا کہ ہم — لگے رونے جسکے سبب یکقلم

ہوا حکم جبریل کو جا شتاب — ہمارے طرف سے کر اسکو خطاب

کہ رب نے تیرے تجھہ پہ بھیجا سلام — تیرا رنج بھی اب ہوا سب تمام

کہا آکے جبریل نے کھا نہ غم — ہوا تیرے خالق کا تجھپر کرم

ہوا حکم یوں اب کوئیے نکال — تجھے جلد دینگے بہت ملک و مال

تیرے دینگے یعقوب کو صبر ہم — کسیطرحکا اب نہ آویگا غم

تجھے مصر کی دینگے سارے زمین — کرینگے تجھے اس جگہہ کا امین

کہا پھر یہہ جبریل نے ایک دعا — بتاؤں کہ ہو اس سے حاجت روا

کہا مجھکو اسوقت بتلا ضرور — کہ ہو غم میرا اسکے پڑھنے سے دور

کہا اس دعا کو پڑھا کر مدام — بر آویگا سب تیرا مطلب تمام

دعا کا مین سندیہن مطلب کہوں — جو کچھ اسمین ہے مندرج سب کہوں

مضمون دعا

الٰہی تو ئی ہی اکیلوں کا یار — غریبونکا صاحب بھی اور غمگسار

تو شاہد ہی اسکا جو ہو دلمیں بات — ہلاکت مین جو ہو اسے دے نجات

تیراتا ہی دریا مین ڈوبے کو تو — کہ ہر رنج و شدت مین صاحب ہی تو

نکال اسکو آگے کیا ہی کھڑا
لگا اسپہ برسانے یاقوت و دُر
اُٹھا نیند سے پھر کہا اُسنے جا
کہا اُسنے گرد و تو د نیار دے
جو مانگا تھا اُسنے دیا اسکو لا
کہ کنعان مین تجھکو ملے یک غلام
غنی ہو تو اسکے سبب سے کمال
بچے اسکی برکت سے دوزخ سے تو
قیامت تلک نام تیرا رہے
سنا جب کہ مالک نے یہہ ماجرا
سفر کا ہوا اسکے سننے سے عشق
وہان سے کنعان کو آیا شتاب
لگا دیکھنے پھر وہ آکر وہان
کہ اتنے مین ہاتف نے آواز دی
ہی تعبیر رویا کو پنجا سال
پھر آیا وہ ہٹ کر مکانکی طرف
پھر آ مصر مین یہہ کیا اُسنے کام

پھر یک ابر آیا بہت زور کا
کیا اُسنے چن چن کے صندوق پہ
کسی شخص سے اسکی تعبیر کیا
مین تعبیر اسکی بتاؤں تجھے
وہین اُسنے تعبیر دی یون بتا
کہ ہووے غلام اُسکی خلقت تمام
قیامت تلک کم نہو پھر وہ مال
ملے تجھکو جنت بلا گفتگو
بنا خوب سب کام تیرا رہے
کیا قصد دلمین وہین شام کا
بہت کرکے کوشش گیا وہ دمشق
اقامت یہان کی بصد اضطراب
زمین کو کبھی اور کبھی آسمان
کہ اے شخص جلدی نہ کرنا ابھی
کہ تا راست ہووے وہ تیرا خیال
تردد مین ملتا ہوا دو نو کف
برس مین وہ دو بار جاتا تھا شام

کوٹے کی گیا خاک پر آ کے لوٹ
پکڑا ہی گدھے اسکو جیسے تو ہو
تب آ کر کے یوسف سے وہ مل گیا
اتار اپنے مونڈھوں سے دنیا کا بار
وہ مالک جو تھا دیکھ ابن ذعر
طلب میں وہ یوسف کی مدت سے تھا
مسلمان طلب جو خدا کی کرے
رہے تین دن اسمین یوسف پڑے
ہوا جب کہ جو تھا ذن ایام سے
رئیس اس کا تھا مالک ابن ذعر
روایت ہے آئیکی اسطور بھی
کہ اولاد یعقوب کے آ گئے
کہ یہاں اب نہ ٹھہرو نکل جاؤ تم
کہا سب نے کھانا ہے تیار اب
دیا ان کو مالک نے کھانا بہت
وے شرما گئے اور اترنے دیا
کوٹے پر جو مالک نے کی ٹک نظر

ہوا عشق یوسف میں وہ لوٹ پوٹ
کہ خالی کیا بوجھ سے اپنا دوش
خدا پر اگر ہے تیرا دل گیا
سبک ہو تو پاویگا اسجا یہ بار
نہ اسلام تھا اسمیں باور تو کر
پھر آخر کو حاصل ہوا مدعا
بھلا اس سے محروم کیونکر رہے
کوئی کیسے ہوئے بخت اس سے بڑے
وہاں آ گیا قافلہ شام سے
ادھر آ گیا راہ کو بھول کر
ہوئی اسمیں یک واردات اور بھی
یہہ آ کر کے تاجر کو فرما گئے
چراگاہ میں مت خلل لاؤ تم
چلے جائیں گے کھا کے ہم سب کے سب
وہ سب قافلہ میں تھا دانا بہت
انھیں چاہ کے گرد پھرنے دیا
جو دیکھے تو ہے نور وہاں جلوہ گر

کیا آپ نے خود سے گرا پنا مول — نہ کچھ اسکی قیمت نہ کچھ ہے تول

خدا صورت و جسم و اعمال کو — نہیں دیکھتا اور نہ اقوال کو

دل اور نیتوں پر رکھے ہے نظر — نبی کا یہہ ہے قول باور تو کر

ہوا ڈول جو وقت یوسف کے پاس — گیا ڈول میں بیٹھ وہ بے ہراس

لگا کھینچنے ڈول کو جس گھڑی — کہا بخت نے کی ہے کچھ یاوری

جو دیکھا تو ہے ڈول بھاری بڑا — لگا دیکھنے ڈول کو سر جھکا

جو دیکھے تو ہے چاہ نخشب کا چاند — مہ و مہر بھی اسکے آگے ہیں ماند

خدا کی خوشی ہے کہ ہذا غلام — جسے ڈھونڈتے عمر گذری تمام

کہی کعب احبار یوسف کی شان — کہ صورت کا اسکے نہیں کچھ بیان

جو دیکھیں تو آنکھیں تھیں کحل تمام — سپیدی سیاہی میں جوں صبح شام

مجعد تھے بال اسکے سب پیچدار — ہر ایک بال میں پیچ ہے جسکی تار

سرین اور بازو تھے فربہ تمام — کمر کا گویا بیچ میں تھا نہ نام

تبسم میں اسکے جو کچھ نور تھا — بیاں کس سے ہووے یہہ مقدور کیا

جو ہوتا کبھی رات کو بے حجاب — تو گویا کہ آیا نکل آفتاب

خدا نے جب آدم کو پیدا کیا — اسے حسن و صورت کا مالک کیا

جو صورت تھی بوا آدم کی قبل گناہ — وہ یوسف میں آئی بلا اشتباہ

قال یا بشری هذا غلام

اسیطرح حق دیکھے ایمان کو ۔ نہ دل کو وہ دیکھے نہ وہ جان کو
خدا نے رکھین پانچ چیزین چھپا ۔ نہین اُنپہ واقف کسیکو کیا
ہے پانچون نماز وسطی نماز ۔ وہ ہے کونسی کچھ نہ کھولا ہے راز
اور آیات مین اسم اعظم چھپا ۔ نہین جانتا کوئی ہے کون سا
ولی و خدا مومنون بیچ جان ۔ ولی کا بھی ظاہر نہین کچھ نشان
اور جمعے مین ہے ایکساعت چھپی ۔ کوئی اسسے واقف نہین ہے کبھی
شب قدر رمضان مین سارے جان ۔ نہین کوئی ساعت مقرر تو مان
سبب یہہ کہ شوق اُن کو غالب رہے ۔ ہر ایک وقت شخص اس کا طالب رہے
کہون پھیر یوسف کے مین حال کو ۔ بیان کچھ کرون اسکے جنجال کو
بیان ابن عباس نے یون کیا ۔ کہ بھائی جو یوسف کے اسجا پہ آ
کوئے مین جو جھانکا تو یوسف نہین ۔ نہین اس کا ملتا پتا کچھ کہین
لیا گھیر جا کر کے بچار کو ۔ کہا تم مین ہے ایک غلام ہمکو دو
کوئے مین پڑا تھا ہمارا غلام ۔ نکالا ہے تمنے اُسے لا کلام
جو دیتے ہو دو ورنہ آواز سخت ۔ کرین اسطرح جسسے کہ اڑ جاد رخت
تمہاری نکلجائے جسمون سے جان ۔ نہ باقی رہے کچھ تمہارا نشان
نکالا پھر آخر کو ٹھکرا کے ۔ لے آئے وہان سامنے سب اسے
لگا پھیر یوسف وہان کانپنے ۔ منہ اپنے کو ڈر سے لگا ڈھانپنے

اگرچہ ہی مالک بہت مال کا — ولیکن یہہ قیمت نہو گی ادا
جو راضی ہو دیکھو بہت کم میں بیچ — میرے پاس تھوڑے ہی درہم میں کچھ

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ

عوض میں ثمن کے کہ تھا وہ حرام — دیا بیچ یوسف کو با عقل خام
ثمن میں لئے اس سے چند یک درم — دیا بیچ یوسف کو بے خوف و غم
کہوں بخس کے معنے آئے حرام — یہی ابن عباس کا ہے کلام
کہا ابن عباس نے بے غلط — عوض بیس درہم کے اسنے لیا
روایت ہی بائیس درہم کی بھی — کتابوں میں کچھ اس سے ہے کم کی بھی
دیا ہاتھ تاجر نے کیسے میں ڈال — دئے درہم انکو اسی دم نکال

وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ

وے سب بھائی یوسف کے بیزار تھے — بکے چند درہم کو اسواسطے
روایت ہی موسیٰ علیہ السلام — ہوئے یکدن ابلیس سے ہمکلام
کہ سجدہ نہ آدم کو تو نے کیا — بھلا اسمیں دیکھا تھا کیا فایدا
کہا میں ہوں عاشق خدا کا تمام — مجھے غیر کو سجدہ کرنا حرام
تجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو — جو قایم رہے دیکھ اس نور کو
تیری عقل اسوقت جاتی رہی — نظر طور کی طرف تو نے جو کی
اگر بند کرتا تو آنکھوں کو تب — تو ملتا اسیوقت دیدار رب

کہا اسکو مالک نے یوسف تو آ
منگا کر پھر یک صوفکا پیرہن
پھر یک طوق و زنجیر اسنے پکڑا
دیا طوق و زنجیر مین اسکو ڈال
لگا کوچ ہونے جو تجار کا
اجازت اگر مجھہ کو یک دم کی ہوا
کرون بھائیون سے مین جا کر کلام
کہا جا تو اور وہ چلا وہان سے تھا
چلے جلد تا وہ نہ آوے یہان
جو دیکھا کہ بھائی ٹھہرتے نہین
پکارا اُنھین اور رونے لگا
گلے طوق زنجیر پاؤن مین تھی
گئے پاؤن زنجیر سے جو چھیل
یہودا کا دل ہوگیا دیکھہ نرم
ذرا ٹھہرو یوسف کرے ہے کلام
وہ جا پاس ہر ایک کے پاؤن پڑا
لگا پاؤن کو چومنے سبکے وہ

وہ نزدیک سبکے بلکر گیا
ڈھکا اسنے یوسف کا سارا بدن
دیے ہاتھہ گردن کو اسکی جگر
ہوا رنج یوسف کو اس سے کمال
تو یوسف نے مالک سے اپنے کہا
کہ میرے اس درد اور غم کی ہو
غمین اون چھوٹے بھائی کو اپنے پیام
جو بھائیون نے دیکھا تو پاؤن اٹھا
ہوئے اس جگہہ سے وہ بھائی روان
نظر اسکے جانب کو کرتے نہین
قدم راہ مین تیز ہونے لگا
یہہ آفت نہ آئی تھی اسنے کبھی
اُکھڑ کے زمین پر گرا منہ کے بل
کہا سب کو آتی نہین تم کو شرم
یہہ سنکر کے بھائی وہ ٹھہرے تمام
سر اور انکی آنکھون پہ بوسہ دیا
لگا گرد پھر گھومنے سب کے وہ

جدا مجھکو یعقوب سے کر دیا
جگر میرا اندوہ سے بھر دیا

بدن سے وہ کرتا اتارا میرا
بدن وہان ننگا تھا سارا میرا

دھرے کاندھے پہ دونون پیر
جکڑ ہاتھ رسی سے باندھ کر سیدھے

اندھیرے کوئے بیچ ڈالا مجھے
نہ وان سے کسی نے نکالا مجھے

کوہمن بھی مرے اوپر مار رکھی
ہر ایک طرف پتھرونکی بوچھار تھی

تمانچون سے منہہ کو کیا میرے لال
لگا پاؤن نیچے مجھے سب نے ڈال

کیا بد پانی اور رکھا نام میرا
تھا وانہ کچھ اسباب دردنا میرا

یہان تک تو کی بھائیون نے ہی غرور
دیا بیچ مجھکو غلاموں کے طور

کیا طوق و زنجیر مین مجھکو اب
مین چھوٹون خدا جانے اس غم سے کب

طرح قید ہون کہ مین ناقہ پہ ہون
کئی دن سے ہین فقر و فاقہ سے ہون

اگر زندگی ہوتی تو دیکھتی
جو کچھ مجھپہ گذری ہے سب بیکسی

یہہ کہکر روتا تھا یوسف پڑا
اسی قبر سے پھر یہہ آئی صدا

کہ اے میرے فرزند یا حسرتا
میرے عین کے نور و احسرتا

یہہ سنکر کے آواز غش کر گیا
کہ داغ الم سے جگر بھر گیا

پھر آواز آئی کہ اب صبر کر
جگر ہی مین رکھ اپنی سوز جگر

تھا ایک مالک ابن ذعر کا غلام
ملیح اسکا مالک نے رکھا تھا نام

سپرد اسکے یوسف تھا اس راہ مین
وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ مین

چلی اسطرح کی ہوا بیشمار
بچھا نہین بھرا آکے گرد و غبار

لگا گرجنے رعد چمکی جو برق
اندھیرا ہوا غرب سے تا بشرق

کسیکو کسی ڈھب نہ وہان کل پڑی
پڑی قافلے بیچ ہل چل پڑی

کہ جتنے تھے گھوڑے و خر یا جمل
گئے سب کے سب بھاگ ایدا ادھر

فرشتے ہوئے گرد یوسف کے جمع
وے پروانون کی طرح گرد شمع

کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی
پڑی اپنی اپنی وہان جان کی

ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
وہ چلتا ہوا جیسے عاشق کی آہ

اور اس سے کبوتر کے بیضے کے رنگ
برسنے لگے سب کلوخ اور سنگ

عذاب انکو نقش نگین ہو گیا
ہلاکت کا سبکو یقین ہو گیا

سنا ہی یہہ تھا اس زمانیمین حال
اگر ظلم یک شخص کرتا کمال

عذاب خدا سب پہ ہوتا نمود
برآتا سبھون کے دماغون مین دود

کہا سب نے رو رو کے آپسمین آہ
کہ کس نے کیا تم سے ایسا گناہ

کہ جسکی بلا بیچ سب آ گئے
خدا کے غضب مین یہہ سب آ گئے

کرو مل کے سب حق کے آگے دعا
ہلاکت سے ہم سبکو لے وہ بچا

کہا جسنے مارا تھا یوسف کو آ
کہ مین ہون ہوا جس سے جور و جفا

تماچہ مین مارا تھا یوسف کو آج
خدا نے ہمارا کیا یہہ علاج

سنا مین نے کرتا تھا یوسف دعا
دعا سے ہوا ہم پہ یہہ ماجرا

انھون نے جو یوسف کو دیکھا تمام
کہا جسنے پیدا کیا آسمان
وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک
سبھون نے کہا اسسے اب جان ہم
تھونکو دیا توڑ سب نے تمام
چلا یہان سے پھر قافلہ قصد کر
اکھٹے ہوئی آکے خلقت وہان
اسی دیکھکر سارے حیران رہے
بلا کر مصوّر کو تحریر کی
عبادت لگے کرنے اسکو تمام
کہا یہہ کہ یوسف ہی معبود ہے
گئے سال اس قوم پر یک ہزار
خدا کے ہی کامون سے کسکو خبر
کوئی دیکھکر اسکو کافر ہوا
کوئی دیکھ اسکو مسلمان ہوا
وہان سے گیا قافلہ قدس کو
امیر اس مدینہ کا سوتا تھا شب

پہر پوچھا کہ کیا تیرے خالق کا نام
کہا قایم اسکی زمین و زمان
نہین دوسرا کوئی اسکا شریک
خدا پر تیرے لائے ایمان ہم
عبادت لگے کرنے حقکی مدام
ہوا شہر ملتبانیہ اسکا گذر
جو یوسف کے تھا بیٹھنے کا مکان
وے تصویر کی طرح بیجان رہے
سبھون نے وہ یوسف کی تصویر کی
ہوئے اسکی تصویر کی سب غلام
نہو جے جو اسکو تو مر جائیگا
پر لتش مین یوسف کے تھے دلفگار
وہ تھی شکل یوسف کی جو جلوہ گر
وہ تصویر کو اسکے پوجا کیا
وے بندۂ خاص سبحان ہوا
کر سمجھا سبھون نے بھلا قدس کو
نظر خواب مین اسکو آیا عجب

اگر آدمی زاد ہیگا ۔ ہو — تو جسکو بھی مرض مین گرفتار ہو

مرے تو یہہ بھی مرا اسکے ساتھ — غرض اسکی سب بات ہے اسکے ہاتھ

فرشتے جو تھے گھوڑون اوپر آ — امیر زمان کو کہا یون پکار

تجھے حکم ہے جسکی تعظیم کا — وہ یوسف ہے دیکھ اسکو آکر ذرا

جب آیا قریب اسکے یوسف امیر — کھڑا ہو گیا وہ امیر کبیر

لگا پوچھنے کون ہے تو بتا — کہا خواب مین تونے دیکھا جو تھا

یہہ سنکر تحیر مین وہ ہو گیا — کہا تجھسے کسنے یہہ قصہ کہا

کہا تجھکو دی جسنے میری خبر — اسی نے تیری مجھکو دی تھی خبر

کہا میرے جو تو کہے سو کرون — مخالف مین تیرے کسی سے نہون

کہا تو بتون کے تئین توڑ کر — دل اپنے کو اب نار سے نور کر

کہا چل تو بت پاس میرے اگر — تجھے اسنے سجدہ کیا اسسے پھر

تو اس شرط پر توڑتا ہون انھین — مین دل سے ابھی چھوڑتا ہون انھین

کہا اسکو یوسف نے قادر ہے حق — اگر تجھکو اثبات کا ہے قلق

تو چل ساتھ میرے دکھاؤن تجھے — مین اس راہ پر پھیر لاؤن تجھے

یہہ کرتا تھا یوسف سے باتین کھڑا — وہ یوسف کے پیچھے سے دیکھی گیا

کہ لشکر ہے پیچھے پڑا بیشمار — چلی آتی ہے وہان بندھی یک قطار

کہا کسکا لشکر ہے یوسف بتا — مہر اگھوہی چھوٹا کب اسمین سما

تری مثل کے ہین بہت آدمی
اسیطرح موسیٰ نے دل مین کہا
کیا مین نے دیدار حق سے طلب
کہا حق نے موسیٰ سے یون ایکبار
جو دیکھے تو موسیٰ کی شکل اولیا
یہہ کہتے ہین یار دکھادے جمال
اترا اپنے گھوڑے سے یوسف نے آ
کہا مین خدا کا گنہگار ہون
ہوا حکم یوسف کو سر تو اٹھا
چلے آتے ہین پاس یوسف کے سب
براہیم ادہم کی سن واردات
عجب چاندنی کا تھا اس شب ظہور
یہہ دلمین کہا آج مطلع ہی صاف
جب آکر کے کعبہ مین پکڑا قرار
ہوا سخت حیران یہہ دلمین کہا
کبھی مین نے خلقت یہہ دیکھی نہین
کہ چلتے ہی سبکا ارادہ یہہ تھا

نہین ہے ہمارے یہان کچھ کمی
کہ سمجھا نہوگا کوئی دوسرا
مقرب کوئی ایسا ہوتا ہی کب
ذرا دیکھ اپنے تئین دے بار
ہزارون کھڑے ہاتھ مین لے عصا
تجھے دیکھ لین شوق ہی اب کمال
جناب الٰہی مین سجدہ کیا
مین توبہ تیرے آگے در کے کرون
جو دیکھے تو خلقت ہے بے انتہا
ہر ایک کو ہے یوسف کی چاہ و طلب
اٹھا طوف کعبہ کو وہ ایکرات
جدھر دیکھو ادھر چمکتا تھا نور
اکیلا کرون کعبہ کا مین طواف
جو دیکھے تو طایف ہین ستر ہزار
کہ آیا ہو نین شب یہان بار ہا
کہا ایک بوڑھے نے اس سے کہ مین
کہ تنہا ملے ہم کو کعبہ ذرا

روایت ہی کعب ابن احبار سے
کہ یوسفؑ نے جب مصر مین بار کھا
فلک پر دھوان جیسے چھایا تھا کچھہ
ہوا جبکہ داخل وہ بستی مین آ
گھرون کے وہ انگن اجالا کر ہوئے
مجالس مین مردون کے تھا جمع نور
یہہ دیتا تھا یکدوسرے کو خبر
کہ تھا ابر سے دن کا سب نور ماند
بہت روشنی کا ہوا جب ظہور
جو دیکھین تو تاجر ہی یکشام کا
غلام کاہی چرخ خوبی کا ماہ
اسیکا ہی یہہ نور چھایا ہوا
خبردار اسسے ہوا پھر عزیز
مکان سے وہ اپنے چلا ہو سوار
نظر جب کہ یوسف پہ اسکی پڑی
ہوا دیکھہ کر سخت حیران عزیز
کہا پھر مالک سے ای ذی شعور

وے سب کہتے ہین اسطرح اخبار سے
تو عاشورہ اور جمعہ کا روز تھا
اندہیرا سا عالم مین آیا تھا کچھہ
زمین اور فلک سارا روشن ہوا
ہوئے سب اندر اور باہر ہوئے
ہر ایک طرف مین نور کا تھا ظہور
خدا جانے کیا شی ہوئی جلوہ گر
فلک پر یہہ کیا آج نکلا ہی چاند
لگے دیکھنے سب وہ نزدیک و دور
ہی اسکی پر گذر خاص اور عام
وہ ہی حسن کے ملک کا بادشاہ
زمین آسمان مین سمایا ہوا
وہ تھا خوش مزاج اور صاحب تمیز
سوار اسکے ہمراہ ستر ہزار
وہ خلقت رہی سب کھڑی کی کھڑی
کسی شی کی اسکو نتھی کچھہ تمیز
فرشتہ ہی یہہ آدمی یا کہ حور

ہوا بند کھانا و پینا تمام — رہین گرد یوسف کے سب صبح و شام

ہوا دوسرے روز خلقت کا جوش — گئے در پہ مالک کے کرکے خروش

تکلف کے پوشاک مالک پہر — اور یک تاج سونیکا تارک پہ دھر

سنہری چھڑی ہاتھ مین پہنے — اور یک تخت ستھرا بچھا کر تلے

ہوئی صحن خانہ مین اسکے نشست — ہر یکطرف کا کردیا بند و بست

سبھون نے کیا جاکے اسکو سلام — کہا مرحبا سبکو اُسنے تمام

بچھایا حریر اور دیبا کا فرش — زمین سے چمک اسکی تھی تا بعرش

جواہر کے کاسونمین بھر کر طعام — کھلاتا تھا کھانا پہر خاص و عام

دیا پینے کو سرد پانی اُنھین — نئے سر سے دی زندگانی انھین

دئے تحفہ انکو بہت شام کے — رکھے سامنے میوے اقسام کے

روایت ہے یون ابن ادہم تھا شاہ — بلخ اسکے رہنے کا تھا تخت گاہ

گیا ایک دن وہ جو بہر شکار — ہوئے ساتھ اسکے ہزاران سوار

نظر آیا صحرا مین یک گورخر — دبا اپنا گھوڑا کیا وہ ادھر

ہوا اپنے لشکر سے سب سے جدا — یہہ چاہا اسے تیر سے دون گرا

کہا اسنے سن ابن ادہم ذرا — ہوا ہے یہی تجھکو حکم خدا

اسیواسطے تجھکو پیدا کیا — کرے قتل ہمسے ضعیفونکو تا

وہین غیب سے پھر یہہ آئی ندا — قسم کھا کے ہاتف نے اسسے کہا

گیا چھوڑ یک گھر مین طفل صغیر
نہایت حسین اور بہت دلپذیر

ہوا جب کہ وہ طفل گھر مین بڑا
کہا ماسے بابا ہوا کیا مرا

کیا ماسے سب اسکا تفتیش حال
رہی دیر تک پھر تہی قیل و قال

کہا مان نے یک روز بہر شکار
گیا تھا وہ صحرا مین ہوکر سوار

برس تیس گذرے نہ آیا ادھر
نہ دیکھا کبھو آکے پھر اپنا گھر

سنا ہی کہ کعبہ مین رہتا ہی وہ
پڑے ہے جو کچھ سر پہ سہتا ہی وہ

پھرے ہے سدا لکڑیاں بیچتا
مصیبت بہت سخت ہی کھینچتا

یہہ احوال سنکر بہت رویا پسر
رہا دیر تک غم سے وہ چشم تر

غرض حج کا اسنے ارادہ کیا
بہت قافلہ ساتھ لیکر چلا

پہنچکر وہان کی تلاش پدر
مساکین رہتے تھے جس سمت پر

فقیرون کو جاکر کیا وہان سلام
کہ ہی تم مین کوئی براہیم نام

کہا وہ ابھی لکڑیون کو گیا
یہہ سنکر کہ بیٹھا وہین رو پڑا

کہ افسوس جسکے ہو وے شاہ زمان
پھرے لکڑیان بیچتا پھر یہان

یہہ عادت سدا ابن ادہم کی تھی
کہ لاتے تھے وے لکڑیان کوہ کی

تہائی مین قوت اپنا کرتے سدا
تہائی جو دو بچتین کرتے عطا

ہوئی ظہر کی جب حرم مین اذان
تو باز آکے کعبے مین آئے دوان

اور یکبار ہیزم کا سر پر دھرے
یہہ مضمون کہتے تھے ہر شخص سے

تعجب مین سنکر یہہ مالک رہا
کہ تو خوف کچھ دل مین اپنے نکر
پھر اسکو دیا غسل پانی منگا
مرصع کیے سارے زلفون کے بال
جو عمدہ تھے موتی وہ سب ڈالتین
اور ایک تاج شاہانہ سر پر دھرا
اور ایک زر کا کانون مین بالا پڑا
سنہرا گلے مین پڑا ایک طوق
اور اسمین بھی موتی چمکتے ہوئے
کہ سینے تلک اسکا پہنچے تھا نور
وے نور یوسف کا تھا اسقدر
کہان قوت اسکے کہان وہ دماغ
وہ کنگن تھے ہاتھون مین عجب
انگوٹھی تھی دس انگلیون مین پڑی
نگینے تھے یاقوت کے سب جڑے
زریکا کمر مین وہ پٹکا بندھا
اور ایک کفش سونیکی سب اسپہ کام

بہت ہوکے عاجز یہہ اس سے کہا
میرے گھر کو تو جان اپنا ہی گھر
حریرا اور دیبا دیا تھا پنہا
ہوا موتیون سے یہہ بالونکا حال
ستارے سے ظاہر ہوئے زینتین
وہ دیکھو تو نور [illegible] نور تھا
گویا ماہ کے گرد ہالا پڑا
کہ خوبی ہوئی اسکی ہر ایک پہ فوق
ستارونکی صورت دمکتے ہوئے
چمک انکی پڑتی تھی جا دور دور
کہ گرد اسکے آگے تھا موتی مگر
کہ سورج کے ہو سامنے آ چراغ
جڑاؤ تھے یاقوت موتی مین سب
چمک مین ہر ایک زہرہ و مشتری
چمک جنکی ستر قدم پر پڑے
مرصع و یاقوت و جوہر مین تھا
لگے گرد یاقوت و موتی تمام

اور اتنے ہی پیچھے تھے پنکھے لئے
چلے جاتے یوسف کو پنکھا لئے

پکڑ کر کے آگے سے مالک لگام
حفاظت سے لایا اسے تھام تھام

پچھاڑی میں پیادہ اگاڑی سوار
اور آگے کھڑے صف کے صف چوبدار

ہٹاتے تھے خلقت کو سب راہ سے
کہ تھے منتظم آگے وے شاہ کے

وہ دیکھا جو انکا ہوا دن کو چاند
ہوا نور انکھوں کا انکے ماند

لگے کرنے خلقت وہ سجدہ تمام
زمین پر گرے دیکھ اسے خاص و عام

زمین پر گرے ہو کے بیخود سبھی
کسی میں نہ اٹھنے کی طاقت رہی

دیا اسکو کرسی پر لا کر بٹھا
مکان کے دئے سائے پردے اٹھا

چمکتا تھا منہ اسکا سورج کے طور
نہ کچھ فرق تھا اسمیں کیجے جو غور

ہوئی راست اور چپ سے پھر یہہ ندا
کہ ای مصریو سب سنو تم ذرا

یہہ بکتا ہی یوسف کوئی ہے کہ لے
جو رکھتا ہی زر اسکے بدلے میں دے

جھکانے سبھوں نے سر اپنے تمام
کہ قدرت نہ تھی انکی رکھتے تھے عام

یہہ لوگوں نے مالک کو دی پھر ندا
کہ ڈھونک اسکے چہرہ پہ پھر خدا

یہہ آپس مین لڑ لڑ کے مرتی تھی خلق
بہت رنج و تکلیف بھرتی تھی خلق

مرے مرد و عورت جو ہوکے شمار
تو گنتی میں ٹھہرے وے سب سو ہزار

سو آدھے تو انمین مرے دیکھ کر
فقط ایک یوسف کا تیر نظر

اور آدھے مرے پس کے پانو تلے
کہ خلقت نے چلنے میں آنکو ملے

روایت

وہ بیٹیاں تھیں زادت کی بیگمان — بہت اُسکا عالی بڑا خاندان
وہ ابن زیاد اور وہ ابن عاد — نسب اسکا اُنسے بھلا کر تو یاد
وہ تھی چشت سے قوم کی بادشاہ — حشم با خدام اور ملک و سپاہ
کوئی مال مین اُسکے ثانی نتھا — جواہر وہ رکھتی تھی بے انتہا
سنا اُسنے یوسف کی جب دم خبر — ہوئی عشق سے مضطرب بیشتر
تمام اپنا اسباب لیکے اُسنے وہال — کیا اُسنے جانیکا اپنے خیال
کیا حکم حاضر ہوئے شتر ہزار — ہر اِک کو جواہر لگا بے شمار
مُزین کیا لعل و گوہر کے ساتھ — جدا اِک غلام اور بردے کے ساتھ
لدے سب بعضے دینار و درہم سے — حریر اور دیبا سے بعضے بھرے
یہہ سب لیے ہوئی ناقہ اوپر سوار — چلی پاس یوسف کے بے اختیار
ہوئی سامنے جب کہ یوسف کے آ — رہی ہوش اُسکی نہ اصلا بجا
کہا پھر یہہ یوسف کو ہے کون تو — نہ اِس طرح کی شکل دیکھی کبھو
فرشتہ ہے یا حور ہے یا پری — یہہ کی کس نے اس طرح صنعت گری
کہا مجھکو خالق نے پیدا کیا — بشر کر کے مجھکو ہویدا کیا
یہہ صورت ہے اُسکی عطا کی ہوئی — خزانوں مین اُسکے نہین کچھ کمی
کہا اُسنے لے مین مسلمان ہوئی — ترے فیض سے صاحب ایمان ہوئی
کہ جسنے تجھے دی ہے یہہ شکل حور — دیا ماہ و خورشید کا تجھکو نور

عجب اسپہ گذری یہہ پھر واردات ‏ — ‏ وہ سونے لگی گھر میں جو ایکرات

اُسے یوسف آیا نظر خواب میں ‏ — ‏ پڑی آگ اُس جان بیتاب میں

نہایت ہی عشق اُسپہ غالب ہوا ‏ — ‏ کہ جان اور دل اُسکا طالب ہوا

وہ صورت جسے دیکھ اُڑجائے ہوش ‏ — ‏ فرشتہ بھی دیکھے تو ہوجا خموش

نہ سورج کو بھی اُسکے چہرے کی تاب ‏ — ‏ اگر ما مقابل ہو تو ہوجائے آب

نتھی چاند کی آگے اُسکے شمار ‏ — ‏ کتان کی طرح ہو تا وہ تار تار

جو دیکھا زلیخا نے وہ خواب میں ‏ — ‏ تو گویا کہ اُو لاٹرا آب میں

اُٹھی خواب سے جب کہ سوتی ہوئی ‏ — ‏ رہی درد و غم سے وہ روتی ہوئی

گئی عقل اُسکی تمام اور ہوش ‏ — ‏ ہوئی باؤلی اور حیران خموش

اگر دیکھئے مصر سے کنگاہ ‏ — ‏ وطن اُسکا تھا چھ مہینے کی راہ

ہوئی خواب کو دیکھ وہ بے حواس ‏ — ‏ نتھی زندہ رہنے کی کچھ اُسکو آس

ہوئی جسم لاغر اُڑا رنگ رو ‏ — ‏ ہوئے استخوان گل کے تن سل سو

کہا باپ نے دیکھ یہہ اُسکا حال ‏ — ‏ کہ تجھکو بتا کیوں ہے حسرت کمال

نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ ‏ — ‏ نہ وہ تیرے دل میں رہی ہے امنگ

زلیخا نے خدمت میں پھر باپ کی ‏ — ‏ کہی بات جو کچھ کہ تھی خواب کی

کہ ایک کچھ آیا مجھے ہے نظر ‏ — ‏ کہ جس سے گیا ہے میرا جی اُتر

تھی اِک شکل گویا کہ رشک قمر ‏ — ‏ فرشتہ کہوں اُسکو یا کہ بشر

اُسی دم سے رونے لگی زار زار
جگر اُسکا غم سے بہہ کے آنے لگا

کہا باپ نے پھر یہہ کیا حال ہے
کہا پھر وہی شکل آئی نظر

بعینہ وہی شکل پہلی تمام
کہا اُسنے مین آدمی زاد ہون

مین تیرے لئے ہون تو میرے لئے
اُٹھی جب مین پھر وہ نہ آیا نظر

کہا باپ نے اُسکا تو نے مکان
کہا مین نے یہہ اُسکے پوچھا نہین

پھر اسطرح سے وہ ہوئی بے خبر
چلی پھاڑ کر کپڑے وہ گھر سے نکل

کیا باپ نے قید لاچار ہو
رہی ایک برس قید مجنون کی طور

ولیکن ہوئی بعد مدت بہہ چین
کہ آیا وہی خواب مین نوجوان

گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ
نہ جی کو تھا چین اور نہ دلکو قرار

دل و جان سب غم سے جانے لگا
بتا تجھہ پہ کس ڈھب کا جنجال ہے

ہوئی میری آنکھو مین آ جلوہ گر
کیا خواب مین مجھسے سُنئے کلام

مین سب اپنا احوال تجھسے کہون
یہہ اقرار بھی خواب مین سب کئے

محبت مین تیرا جلایا جگر
نہ پوچھا کہ آخر ہے ہے کہان

کہ تیرا مکان کون سی ہے زمین
نہ سمجھی تھی جنگل ہے یہہ یا کہ گھر

گئی عقل و ہوش اُسکی ساری نکل
کہ رسوا نہ در شہر و بازار ہو

اس عرصہ مین اُسکا ہوا حال اور
قضا نے دکھایا وہی نور عین

جسے دیکھہ کھویا تھا تاب و توان
کہ دل مین تھی اُسکے محبت نپٹ

سے اول جسے ہو جنت کا شوق — کرے جو دو بخشش بصد شوق و ذوق
رہے حق مین خوش ہو دیا جو کرے — وہ شایق ہے جنت پھر اسکو ملے
دوم یہہ کرے جنت انکو طلب — رہے انکی دوری مین وہ تشنہ لب
علی اور عمار و مقداد کی — چہارم ہے سلمان خبر تجھکو دی
کہ جنت بہت انکی مشتاق ہے — انہین کی جدائی اسے شاق ہے
سیوم شوق ہے دل مین اللہ کا — دل و جان مین ذوق اسکی ہو جاہ کا
تھا جس طرح عاشق خدا کا شعیب — کہ معشوق تھا اسکا دانائی غیب
وہ ہر وقت رہتا اسی یاد مین — رہے تھا شب و روز فریاد مین
یہان تک وہ رویا خدا کے حضور — کہ آنکھون سے جاتا رہا اسکے نور
گئی اسکی غم سے لطمان ہو گئی — ہو ادرد سے اسکے جان ہو گئی
نہ جنت کا طالب نہ دنیا کا وہ — فقط ایک مشتاق مولا تھا وہ
چہارم یہہ ہے شوق اللہ کا — طرف اپنے بندے کے آجا ذرا
کہے ہے خدا جنکو میرا ہے شوق — انہین کی طرف ہے میرا شوق و ذوق
تو کر حاصل اس طرح کا اب کمال — کہ چاہے تجھے ایزد ذوالجلال
سنے اب زلیخا پھر آتی ہے یاد — کرون اس حکایت سے کچھ دل کو شاد
زلیخا کا والد جو تھا بادشاہ — اٹھا ایک دن وہ جو وقت پگاہ
ندیمون نے آکر کے یون عرض کی — کہ گر شاہ دور انکی ہووے خوشی

وخت اسکا جانا کہ ملکا وقار
کلی اسکی علم اور فراست دل
اور اس گھر کے بین چار ستون
توکل ہے انس اور صدق اور یقین
اور اس گھر کے بین ہر طرف چار در
در علم اور علم باب یقین
دیا فکر کا قفل اسکو لگا
زلیخا کو پھر یاد کرتا ہوں مین
ہوا مصر کو ایک قاصد روان
فصیح اور عاقل عرب مین وہ تھا
کئے اہل عزت بہت اسکے ساتھ
نصیحت یہہ کی اسکو ای ہوشیار
تحائف کے کپڑے بہن بھیجو
کہ پوشاک اپنی بدل بہن تمام
بڑے شان و شوکت جاتا وہان
تصدق بفقر و بیشہ کرتا بہت
جو تواب و دربان بین مصر کے

ہے یہہ حال اسکا حکمت سمجھ اسکو یار
گناہ اسکی ہی راستہ اب اسکو گن
خبر انکی تجھکو ملے گی دون
یہہ چارون بین رکن اسکے ای پاکدین
مین انکی بھی دیتا ہون تجھکو خبر
در عزت اسکو سمجھ چار من
نہ جانے کوئی اسکو عذر از خدا
نہ جاوے قصہ وہ ڈرتا ہون مین
نہایت خردمند روشن بیان
بہت دیکے مال اسکو رخصت کیا
دیا مال و اسباب کو اسکے ہاتھ
تو جب مصر مین جاکے کرے قرار
انھین بھی جو ہین ساتھ کے دیکھیو
کہ تا مصر مین ہو زلیخا کا نام
تجھے سن سکے ہل جا زمین و زمان
برنگ ہمہ احسان دھر نا بہت
انھین اس طرح کے تحائف تو دے

اور اُسنے یہی خبر جہر سے مالکے | کہ دینا ودرہم سبھی ثمن تھے

روایت یہی ہے کہ چالیس بھار | تھے دینار سُرمین بھری شمار

سو دینار زر اور درم نقرہ جان | کہ چالیس تھی بوجھ وہ بیگمان

یہہ سب دیکے رخصت کیا مصر کو | یہہ سب قافلہ پھر چلا مصر کو

ہوئے مصر مین جبکہ داخل تمام | ہوئے خوش وہانکے سبھی خاص و عام

زلیخا جب آگھر مین داخل ہوئی | نہایت خوشی اُسکو حاصل ہوئی

لیا بسکہ گھری پاس اُسکے عزیز | زلیخا نے اُسکو کیا جب تمیز

لیا آستین سے مُنہہ اپنے کو ڈھک | لگا یک رہی دیکھ کر وہ جھجک

کہا اُسنے باندی سے جو پاس تھی | یہہ ہے کون مجھکو بتا تو سہی

کہا اُسنے لڑکی تو چپ رہ نہ بول | یہان شرم سے اپنے لب کو نہ کہول

یہہ سو ہے تیرا پیارا عزیز | ذرا بادلی بات کو کر تمیز

یہہ سُنکر کے اک سخت آواز مار | گری کھا کے غش اور ہوئی بیقرار

جب آئے اُسے کچھ حواس اور ہوش | لگی کرنے درد و الم سے خروش

کہا ہائے افسوس اتنا سفر | ہوا رائیگان میرا اس وقت پر

ہوئی ساری برباد محنت میری | گئی مفت یہہ سب مشقت مری

عجب درد سے دل کے بے کل ہوئی | وہ اس غم مین مرنے سے پہلے موئی

بہت دل پہ اُسکے ہوا جب قلق | لگا درد سے اُسکا دل ہونے شق

اُسے دیکھ کر اُس جگہہ غش کیا — نہایت ہی دل بیچ غش غش کیا
افاقت جو آئی تو پھر یون کہا — کہ باندی نکمبو کسی سے بھلا
بہو شاہ کو اسکی ہرگز خبر — تو پھر ہو جُدا مجھ سے یہہ پھر
مجھے شاہ اسسے رکھیگا جُدا — میرا عشق گر اُسپہ ظاہر ہوا
کہا پھر یہہ باندی کو جلد سے جا — تو یوسف کے کہہ کا نہین یہہ صدا
ترا خواب مین مجھسے اقرار ہے — ترے سر پہ میرا بڑا بار ہے
سو امیرے مت جائیو غیر پاس — تری تیری ملنے کی ہے مجھکو آس
خدا نہ یہ جستا کرونگی نثار — نچھوڑونگی تجھکو کبھی زینہار
مہینون کے رستے پہ گھر میرا ہے — منازل بہت کر کے آئی ہون ملی
جو مخلوق ان مخلوق سے ملے — تو خالق کا ملنا کب آسان ہے
اُٹھایا زلیخا نے یوسف کا داغ — تب اُسکے ہوا گھر مین روشن چراغ
خدا کی شفقت بھی ملتا نہین — دل اُسکی محبت سے کھلتا نہین
عزیز ایک رکھتا تھا عورت حسین — کہ تھی خاتم حُسنکی وہ نگین
زلیخا سے دل مین رکھی تھی حسد — بہت اُس سے رکھتی تھی وہ جی مین کد
کہا اُسنے جا کر کے سن ای عزیز — نہ یوسف کو تو لے ذرا کر تمیز
زلیخا کو اُسکی تعشق ہے ا — میرے روبرو اُسنے ہی یون کہا
یہہ سُنکر نہ ہرگز کیا التفات — سُنی اُسکی ہرگز نہ کچھ اُسسے بات

کہا شہ نے ہی تجھکو یہہ سب قبول ۔ ہوا اپنے دل مین تو برگشتہ ملول
دیا حکم اور جلد آیا وزیر ۔ نکی اپنے آنیمین کچھ اُسنے دیر
کہا یہہ جو کہتا ہی سو بول دو ۔ مقابل مین یوسف کے سب تول دو
وہ دانا جو اُس شہ کا دستور تھا ۔ سو وہ امر کا شہ کے مامور تھا
اُسیوقت جا اور خزانیکو کھول ۔ لگا دینے قیمت کو وہ تول تول
رکھے ایک پلہ مین پانچ لاکھ ۔ ذخایر لیکر کے یوسفکے ساتھ
اُٹھایا تو یوسف ہی بھاری رہا ۔ دُر اور دینار اُن پر چڑہا
جہانتک چڑہاتے تھے دینار کو ۔ ترازو مین ڈالین تھے [illegible]ار کو
برابر مین یوسف کے ہوتا تھا ۔ وہ یوسف کا پلہ ہی غالب رہا
خزانہ جہانتک کہ تھا مصر کا ۔ وہ سب صرف قیمت مین اُسکے ہوا
نہ باقی رہی کچھ خزانیمین جب ۔ لگا کہنے خالق سے پھر یون عزیز
خزانیمین باقی ہے کچھ اور مال ۔ کہا کچھ نہین سب لیا دیکھ بھال
بحیرت مین سنکر کے وہ ہوگیا ۔ کہا اور دیونگا تمکو خدا
وہ یوسف کے نور نبوت کا بوجھ ۔ اور اُسکے وہ ایمانکی قوت کا بوجھ
حق لینے یہ غالب رہا شاہ کے ۔ برابر نہ اُترا وہ اُس ماہ کے
قیامت مین مومن کی توحید کا ۔ اگر نور ایمان تو لے خدا
عمل بد پہ غالب ہے وہ کیا عجب ۔ وہ دے بخش بدیان سب اُسکے سب

کہا ہاں یہہ اقرار مین نے کیا ۔ ہے اک شرط اسمین سن اسکو ذرا
کسی سے کہے تو نہ اس حال کو ۔ تو کہہ دون مین سب اپنے احوال کو
کہا عہد مالک نے یوسف سے یون ۔ کہ ہرگز کسی سے نہ اسکو کہون
کہا تو نے بچپن مین دیکھا تھا خواب ۔ کہ آیا ترے گھر مین ہے ماہتاب
شعر سے پوچھا تھا تعبیر کو ۔ جو اسنے کہا تھا سو سب دیکھ لو
مین یوسف ہون اور ابن یعقوب ہون ۔ مین یعقوب کے دل کا محبوب ہون
گرا مالک اسوقت آواز مار ۔ غش آیا اسے سن کے یہہ ہشیار
جب آیا ذرا ہوش تو یون کہا ۔ کہ یوسف میرے حقمین کر تو دعا
کہ اولاد صالح مجھے دے خدا ۔ میرا دل ہے اس سے مقصد اسد
دعا کی جو یوسف نے اسوقت پر ۔ ہوئے اسکے بائیس پیدا پسر
کہا پھر بھائیون نے تجھے ۔ دیا کس طرح مول کرکے تجھے
کہا انکا پردا نہ کھولو لگا مین ۔ اور اس باتکو کچھ نہ بولو لگا مین
ڈھکے آدمی عیب کہ بھائی کا عیب ۔ تو پھر عیب بندون کے دانا غیب
قیامت مین کس طور ظاہر کرے ۔ پراک کو وہ کیون اسنے ظاہر کرے
کہے اکرم الاکرمین عیب پوش ۔ سن اسباتکو ہوش سے کر کے گوش
لیا شاد سے سبکو یوسف نے بد ۔ تو گویا ہوئی اسکی وہ صبح عید
دلے خوف یہہ دل مین آتا رہا ۔ کہ سب مال اب میرا جاتا رہا

تعجب

تعجب ہوا سنکے یہہ شاہ کو
کہا پھر یہہ یوسف سے ای نیک ذات
خزانہ جہانتک کہ تھا مصر کا
خزانے مین باقی نتھا یکدرم
کہا یہہ تو اکرام حق نے کیا
مین آنکھو نہین ہوتا ترے بن ذلیل
عوض میں خزانیکے اب مال اور
کرحق کا مین اپنے ثناخوان ہون
ملین تیرا ہون اور مال تیرا ہے یہہ
اسی طرح مومن تو یہہ دلمین جان
خدا نے ہے [illegible]
حکایت ہی عثمان بن عفان کی
گئے ایکدن وہ کسی کار مین
زرہ ایک تھی پر بہت خوب سی
یہہ پوچھا کسی زرہ بیچتا
اسے بیچتا ہے اسکو صرف وہ
کہا سو اسکا کچھ [illegible] درم

کیا شکر پھر حق کی درگاہ کو
تعجب کی اب یہہ ہوئی وار رات
برابر ترے وزن کرکے دیا
جو دیکھا تو اب کچھ نہین ہمین غم
خزانہ میرا مول مین سب دیا
جو دینے مین آتا خزانہ قلیل
خدا نے دیا تجھکو کر اسکو غور
کہ سیکا نہ ممنون احسان ہون
سب اسباب و اثقال تیرا ہے یہہ
خدا کی ہو دی راہ مین مال وجان
نہ اسکا کوئی کام رہتا ہے بند
حکایت ہی مقبول سبحان کی
جو دیکھے تو بکتی ہی بازار مین
نہایت ہی خوب اور خوش اسکو بیچ
کہا اسکا مالک ہے شیر خدا
کہ تکلف ہو پوچھا اسکے بیچے سے دو
نہ اسمین سے ہو دیگا کچھ بیش و کم

تب اُسکے دیکھے تو کمسین اور | وہ گنتی مین دُگنی ذرا کچھ عذر

ہر ایک کسمین چار سو مین درم | کسی مین نہ زیادہ کسی مین نہ کم

لکھا اپنے کشف مین ہے رحمان کی | یہہ کھیلی ہے عثمان بن عفان کی

ہوئی قدر یوسف کی پھر شاہ کو | کہا اسطرح یہہ پھر اُس ماہ کو

خزانے کیا مین نے سب تیرے نام | جو چاہے سو کر یہہ تیرا تمام

خریدا تھا یوسف کو جب شاہ نے | بہت کو کیا مردہ اُس چاہ نے

سنا ہے وے تھے آدمی دس ہزار | کہ زہرہ پھٹا اُنکا سب ایکبار

مرض مین گرفتار چالیس ہزار | ہوئے سُنکے یہہ حال اور بیقرار

طمع تھی کہ یوسف کو لیوینگے ہم | کسیکو نہین لینے دیوینگے ہم

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

کہا جسنے یوسف لیا مصر سے | یہہ بی بی کو اپنی کہ دنیا سے

مکان ایک پاکیزہ رہنے کو ہو | اسے خوب عزت سے گھر مین رکھو

تو رکھیو اسے خوب اکرام سے | بہت یہہ رہے چین و آرام سے

یہہ مطلب ہے آیۃ کا سُن اے عزیز | کہون اُسکے معنے تو کر لے تمیز

زلیخا کو یون شہ کا پیغام تھا | عزیز اسکا یون جان لے نام تھا

کہ اکرام سے رکھیو یوسف کو اب | دنی دیکھیو جو کرے یہہ طلب

عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا

دبا جسنے ہاتھ اپنا اب جس پہ دھر
بلا شک وہ چیز اسکی ہوویگی گھر

دبا سب نے ہاتھ اپنا اس شی پہ دھر
کہ تھی انکو مطلوب وہ ہی نظر

مگر ایک باندی نے ہاتھ اپنا لے
چھوئی شاہ کے جسم کو ئی شی

کہا شاہ نے کیا کیا تو نے کام
دھرا ہاتھ تجھ پر جو ای نیک نام

کہا اس طرح شاہ کا حکم تھا
کہ دے جو کوئی ہاتھ جسکو لگا

وہ شی اسکو دیوینگے ہم بیقصور
سو مین اب یہہ کہتی ہون شہ کے حضور

نہین مجھکو درکار شہ کے سوا
کسیکو میرا دل نہین چاہتا

کیا اسکو آزاد شہ نے وہین
غلام اور سب باندیان اسکو دین

اسیطرح جو حق کی طاعت کرے
خدا اسکو عزت بہت خوب دے

ملایک کرین اسکی خدمت تمام
رہین اسکی خدمت مین حاضر مدام

کوئی اسکے لکھتا ہے سب اچھے کام
دعا کر رہا ہے کوئی نیک نام

خدایا تو دے بخش اسکے گناہ
یہہ بندہ ہی عاجز تو ہی بادشاہ

کوئی دیوے جنت کو زینت تمام
کہ اسمین رہیگا وہ عالی مقام

کہا ابن عباس نے ای عزیز
سبب کیا کہ کہتا تھا ہر دم عزیز

زلیخا کو یہہ بات نے اکرام کر
تو یوسف پہ ہر وقت رکھیو نظر

سبب اسکا یہہ تھا کہ شب کو عزیز
جو سویا نظر آئی اک طرفہ چیز

کہ اک شخص کہتا ہے یہ ان خواب مین
کہ ہم تجھسے اک بات اچھی کہین

کہا کہ شب زر نے ای عزیز
خریدا جو یوسف کو ہوئی بر اس
زلیخا ہوئی جان و دل سے فدا
اسیکی طرف اسکی رہتی نگاہ
سوا اسکے دل مین نہ کچھ یاد تھا
کہ قبلہ تھا یوسف یہہ قبلہ نما
لگی لیکے یوسف کو اک دن جہان
بہت عجز سے بت کو سجدہ کیا
کہا پھر عبادتکی تیری قسم
وہ بت اسکا سنتے ہی اسکا کلام
زمین پر گرا اپنے وہ منہہ کے بھل
وہ سونے سے خالص بنایا تھا کام
زلیخا نے دیکھا یہہ جب اسکا حال
لگی کہنے یوسف کو یہہ کیا ہوا
کہا تو نے سجدہ کیا تھا اسے
کہا کون ہے رب تیرا تو بتا
کہا وہ مجھے جسنے بنایا فلک

مین کہتا ہون اسکو ذرا کر تمیز
گیا لیکے اُسنے پھر زلیخا کے پاس
اسیکی تردد مین رہتی سدا
سوئے گھر یا جیسے کھینچے ہی کاہ
دل اُسکے تصور سے آباد تھا
رخ اُسکا اُسیطرف ہر وقت تھا
پرستش کا اسکے جو تھا اک مکان
اور سے بہت نام اُسکا لیا
کہان تجھسے یونس کو پاوینگے ہم
ہوا ٹکڑے ٹکڑے سن اسکا تمام
گئے اُسکے اعضا بدن سے نکل
لگین اُسمے چاندی کے میخین تمام
تعجب ہوا اسکو اُسکا کمال
مرا اُسبت زمین پر گرا اور ہوا
زمین پر مرے رب نے ٹپکا اسے
ذرا اُسکی تعریف مجھکو سنا
لگے اُسنے پیدا یہہ جن و ملک

کہا ابن عباس نے یہہ کلام · شر اسکو کہون گر آگے تمام

کہ یوسف کو مجلس مین اپنے بلا · زلیخا نے اک روز آگے بٹھا

پہنایا قمیص ایک اسکو سفید · کیا اپنی الفت کی بڑتی مین قید

اور اسپر تھے جتنے جو کیجے شمار · وہ گنتی مین آئے تھے اسکی ہزار

ہر اک اسپہ موتی تھے جسم پر · شرف اسکو جیو مین رقم پر

لگے انکے کپڑون پہ موتی تمام · پڑے گل پہ شبنم سے وے لاکلام

کمر پر دیا ایک پٹکا بندھا · گل اسپر تھا لعل و زمرد لگا

وہ پٹکا کہ قیمت مین بے مول تھا · سمجھا نے کوئی مول غیر از خدا

کہا اسکو یوسف نے مین ہون غلام · مجھے ایسے کپڑے نہ دیجیا تمام

ہو ایسی پوشاک شاہون کے پاس · مجھے ایسی دی کیون ذرا کر قیاس

کہا تو ہے سید وہ تیرا غلام · مین باندی تیری بیشک ہے انکا نام

سلے ہین سو سالہ جتنے تمام · ہر اک پر زری کا نہایت تھا کام

اور اتنے ہی دستار تیار کی · شعرق سنہری زری تار کی

بدلتی تھی ہر روز پوشاک کو · کہ ایک دو سرے کے مشابہ نہو

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ

اسیطرح یوسف کے تئین جا قرار · زمین پر کیا ہم نے دے اختیار

یہہ مطلب ہے کر لے تو غور · پھر آگے کہون اسکی تفصیل اور

ولما بلغ اشده

آتیناه حکما وعلما

جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے
کسیکو غنی اور کسیکو فقیر
یہاں غیب ہین سب اولیا انبیا
جسے چاہے ادنی سے اعلی کرے
یہہ چاہا تھا آدم نے قابیل کو
ولیکن ہوا نہین وہ سب سے بد
بنی نوح نے چاہا کنعان کو
یہہ فرعون کا تھا ارادہ تمام
اسی طرح رکھتا رہا دانیال
اسی ذہب سے نمرود نے اگ لا
ارادہ تھا داود کا ملک سب
ابوجہل ابن مغیرہ کو جان
یہہ کہتے تھے یوسف کے بھائی تمام
کسیکا ارادہ نہ پورا ہوا

یہہ ممکن نہین جو مشیت سے ٹلے
کئے بعض محکوم بعضے امیر
کسیکو نہین حکم ہون و چرا
جسے چاہے اعلی سے ادنی کرے
کہ اولاد مین مرے بہتر یہہ ہو
اسیکو ہوا بغض و کین و حسد
کہ اولاد مین مرے افضل یہہ ہو
کہ موسی کا کر دیجے قتل عام
کر دے فوج کو وہ ہلاکت مین ال
یہہ چاہا براہیم کو دے جلا
کرے جاکے امت کی خاطر طلب
کہے تھا نبوت ملے بی گمان
کرین نیست و نابود یوسف کا نام
خدا ہی سنے جو کچھ کہ چاہا ہوا

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

بہت لوگ لیکن نہین جانتے
مراد اس سے ہین اہل مکہ تمام

اور حکم خدا کو نہین مانتے
کہ اسلام سے جو نہ رکھتے تھے کام

وکذلک نجزی المحسنین

طلب اپنی خواہش کی یوسف سے کی
ملا تو اسے چاہیے کہ ہووے ابھی

کہا ابن عباس نے یوسف کا حال
زلیخا کو تھی اس کی الفت کمال

گئی تھی سو اُس کے سبب سے کو بھول
ہوتا تو اُس دم وہ رہتی ملول

جو بولے تو بولے اُسیکی وہ بات
نہ بیٹھے تھی دن میں نہ سوتی تھی رات

نہ کھاتی نہ پیتی نہ کرتی کلام
اُسی کے تعشق میں تھی صبح و شام

ہوا نور یوسف کا یوں جلوہ گر
ہر اک شی میں آتا تھا یوسف نظر

اگر فصد میں خون گرتا تمام
زمیں پر لکھا جاتا یوسف کا نام

زمین آسمان اور دیوار و در
ہر اک جا پہ یوسف ہی تھا نظر

ستارونپہ کرتی نظر وقت شام
لکھا دیکھتی اُن پہ یوسف کا نام

سحر کو جو اٹھتی تو کرتی تھی آہ
غرض لگ گئی اُس کو یوسف کی چاہ

نہ چہرے پہ سرخی نہ آنکھوں میں نور
سبھی اُس کے اعضا میں آیا فتور

کہا جائیگا غم سے جب جی نکل
مجھے اُس گھڑی شاید آویگی کل

بہت درد میں جب ہوئی مبتلا
کہا ایک دن شاہ سے اُٹھکے جا

کہ جی میں ہے میرے بناؤں میں گھر
رہے اُس میں یوسف کا ہر دم گذر

رکھوں اُس کا بیت الکرامت میں نام
کہا تجھکو ہے اختیار اب تمام

زمانے کے دانا اور سارے حکیم
جو سرکار میں شاہ کے تھے ندیم

کیا جمع اُنکو زلیخا نے سب
کہا تم بناؤ گھر اک ایسا عجب

اور یاقوت کی آنکھین اسکی لگاہ
زری نقرئی سب بنا صورتین
بھئین بی جان بندہ کو کرتی بھئین بات
صحن مین وہ گھر کے لگائے درخت
چھت اسکی بنائی سُنہری تمام
بچھائے تھے چاندی کے ہر جا پہ تخت
ہر اک تخت پہ صورتین مہ جبین
پیالے وہ ہاتھو مین زرین لئے
لئے ہاتھ مین مجمر اک زرنگار
بنائے تھے اس گھر کے سب ست در
ہر اک در پہ رقصان تھا سونیکا مور
زمرد کا سر لعل کے اسکے پا
وہ فیروزہ خالص سے کر اسکی دُم
شکم مین تھا کافور و عنبر بھرا
اور اس گھر کے اندر بنا اور گھر
بنا تھا وہ یون شیشۂ صاف سے
در و در پہ اسکے کھینچی لا کلام

دیا تھا نہایت ہی اسکو جلا
لگائی تھی سب بچہ گویا مورتین
ابھی اُڑ چلین گر کھڑک جائے بات
سب انکا تھا چاندی و سونیکا رخت
اور اس پر کیا صاف جلنے کا کام
مرصع کئے سب جواہر کے تخت
بھئین سونیسے خالص سراسر زمین
کھڑی بھئین وے پانی سے سب کر بھر
جو دیکھے رہے اسکا دل بیقرار
وہ تھے صندل و عاج سے سر بسر
جو دیکھو تو اسکا تماشا تھا اور
عقیق اسکے منقار مین لگا
جو دیکھے تو ہون عقل کے ہوش گم
عجب طرحکا تھا تماشا بنا
وہ تھا چشمہ یہہ اسکا نور نظر
نہ بلور دم مارے وہان لاف سے
زلیخا اور یوسف کی صورت تمام

کہا میں ہوں نزدیک تو ہو وے دور — کہا تجھ کو جانا ہے یہ کے حضور
کہا لحظہ تو میری گردن میں ڈال — کہا یہ بہت اس گنہ کا وبال
نہایت کو وہ زخمی مرا ہوگا دل — شکر تجھ سے اس ہاتھ کا تو سنبھال
کہا تو نہیں کیا ہے یاد اعتصام — خریدا نہیں میں نے دیکر کے دام
کہا حسن تو نے دیا مجھکو ہیچ — قضا تجھ تلک مجھکو لاتی ہے کھینچ
نہیں میں تو تجھ تک نہ آتا کبھی — مرا مول تجھ سے نہ ہوتا کبھی
کہا میں بچھایا ہی ریشم کا آ — حریر اور دیبا کا ہی فرش عام
سو اب ساتھ میرے لیٹ اس پر — کہا ای زلیخا خدا سے تو ڈر
ڈرو ہوں کہ ہو قبر میں جا سبھی — تلے میرے اک لحت فرش اگن کا
کہا باغ ہی خشک ہے دا اسکو آب — کہا صاحب باغ دیگا شتاب
کہا تو نے مجھکو دیا خوب درد — کہ اس سے ہوا سب میرا رنگ زرد
کہا تیری شیطان نے مارتی ہے راہ — ہو آپ اور کرنہ مجھکو تباہ
کہا تجھکو دونگی میں ہو غث عذاب — کہا جیسے تو نے میرا دل کباب
کہا مجھکو کافی ہے نعم الوکیل — ہونگا میں ہاتھوں سے تیرے ذلیل
کہا کس سبب سے تو ہے بھاگتا — کہا حق سے کے ڈر سے تجھے دوں بتا
وہ قطفیر جس نے خریدا مجھے — دیا اسنے عزت کا رتبہ مجھے
کہا اپنا دونگی میں سب تجھکو مال — فقیروں کو دیجو نہ کیجو خیال

[illegible]

لکھا دیکھا جو کچھ کہ کرتے ہو واہ — سمجھ کر گرہ اسکے ہین ہم گواہ

نہ اسکا بھی اسنے دیا کچھ جواب — چھٹی بھی گرہ کھول دی پر شتاب

اسی کف پہ دیکھا لکھا پھر تمام — کہ یوسف نکر بی وقوفی کا کام

تو اولاد ہے انبیا کی سمجھ — نصیحت ہے تجھکو خدا کی سمجھ

اسے بھی وہ سمجھا کان لم یکن — گرہ ساتوین کھولدی اسکو سن

ندا اسکو دی ہاتف غیب نے — کہ تجھکو کہا عالم الغیب نے

کہ اے میرے [illegible] دیق کر لے نظر — پرندے کے جو ہے یہ بال پر

پرون کو تو قایم کر اپنے [illegible] — اگر انمین آیا ذرا بھی قصور

تو اڑنیسے البتہ رہ جا [illegible] — بہت اسکی ایذا بھلایا لگا

پرندے جبتک کہ قایم ہین پر — ہوا پر اڑے ہی یہ ہا ور تو گر

گئے پر تو گر ہو وہ مثل سہیل — ولے ہووے آخر وہ لڑکو نکا کھیل

زنا گر کیا تو نے میرے حبیب — نبوت سے جاویگا تیرا نصیب

روایت ہے یہ بھی کہ اک جانور — پرندہ کتف پر پڑا آن کر

کہا کانپ کیجیو مت زنا — لکھو تا جو ہے درجۂ انبیا

پھر اسپر بھی بیٹھا وہ مرد نکی طور — زلیخا پہ اور کچھ نہ کی اسنے غور

خدا کا ہوا حکم جبرئیل کو — کہ یہ بندۂ خاص ضایع نہو

پلک کے جھپکتے ہی روح الامین — کھڑے مثل یعقوب تھے لب وہین

[illegible]

دیا پیٹھ پر ہاتھ کو اُسنے مل
گیا بھاگ اُٹھ کر وہان سے شتاب
کہا بعض نے ایک دیکھی تھی حور
کہا واسطے کس کے تو ہے بتا
کہا بعض نے اک پرندے نے آ
زلیخا ہی تیری کیری سمیں مالی بات
روایت ہی آیا نظر وہ کوا
کہا اک فرشتہ نے ہو کر ملول
نبی صلعم نے کہا ہی کئی نیکبخت
رہینگے قیامت کو سایہ تلے
ہے اوّل وہ سُلطان صاحب مراد
دوم صاحب بخت ہی وہ جوان
سیوم وہ کہ دل اُسکا اٹکا رہے
چہارم ہے وہ شخص ہین جن مین پیار
چھپاوے جو صدقہ کو اپنے مدام
اور اک وہ کہ عورت ہے صاحب جمال
ملا اُسسے تنہا دیا اُسکو چھوڑ

پڑا ہاتھ مین اسکے نطفہ نکل
پیرا ہو گیا جل کے سینہ کباب
ہوا حور پر قلب یوسف کا چور
کہا اُسنے جو چھوڑ دیوے زنا
کہا کان یوسف مین کا ای مہ لقا
و لیکن ٹھہر جا کئی دن اور رات
کہ یوسف پہ جسنے بڑا غم ہوا
کہ یوسف کو بکو گیا کیون تو بھول
قیامت کو ہونگے وے زیر تخت
تلے عرش کے انکو سایہ ملے
جو انصاف سے سب کی دیتا ہو داد
کہ حق کی عبادت مین ہو ہر زمان
مساجد کا ہر وقت کھٹکا رہے
ولیکن وہ ہو بہر پروردگار
لیا شہر مین اُسنے عالی مقام
دل اُسکا طرف اُسکے آیا بکمال
فقط خوف حق سے لیا منہہ کو موڑ

وہ بندہ تھا خالص خدا کا ضرور

وَاسْتَبَقَا الْبَاب

زلیخا وہ دوڑی تھی اسواسطے

جو آگے تھا یوسف زلیخا تھی پس
چلا اسکا یوسف پہ کچھ بھی نہ بس

قمیص اسکا پیچھے سے ہاتھ آگیا
زلیخا نے کھینچا اسے وہ پھٹا

وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ

جو کھینچا زلیخا نے پیچھے سے آ
تو پیچھے سے یوسف کا کرتا پھٹا

گیا زور کر وہاں سے یوسف نکل
حویلی سے باہر ہوا بے خلل

وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ

ملے دونو سید سے آگے اوسے آ
حویلی کا دروازہ جس جا پہ تھا

تراشا زلیخا نے ولسے فریب
سمجھا کچھ اسکا نہ از و نشیب

کیا پیلے شوہر سے بہت سا تپاک
کرے اپنے کو تا گنہ سے وہ پاک

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

کہا کیا سزا ہیگی اس شخص کی
کرے اہل کے ساتھ جو بدی

مگر یہہ کہ ہو قید یا ہو عذاب
لگیں تازیانے اسے بیحساب

یہہ آیت کے معنے ہوئے جب عزیز
سمجھ ان کو گر تجھ کو ہی کچھ تمیز

زلیخا کو کہنے لگا یوں عزیز
کروں قتل اسکو کہی نے ہے تمیز

کہا قتل کرنا نہیں خوب ہے
اسے قید کرنا ہی مطلوب ہے

کہی جب زلیخا نے شہ سے یہہ بات
تو غصے ہوا یوسف نیک ذات

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ

کہا شہ سے یوسف نے میرا گواہ | ہی موجود گر ہووے مقبول شاہ
کہا شہ نے ہی کون کیا اسکا نام | گواہی جو دیگا وہ اسکی تمام
کہا زلیخا کے وہ اہل سے | اگر حکم ہو ہو وے اگر کہے

وشہد شاہد من اہلہا

اٹھا بول اک بچہ شیر خوار | زلیخا کا وہ تھا زخویش و تبار
گواہی کو اسنے ادا کر دیا | جو حق تھا گواہی کا پورا کیا
شہادت کی باتیں ہیں دو روہ عجب | سنو تم ذرا انکو کہتا ہوں سب
کہ تھا ایک مرد عاقل و ہوشیار | معلم حکیم اور خدمت گذار
زلیخا کا کہتے ہیں تھا ابن عم | حکیم اور دانا وہ صاحب قلم
ہوا حکم صادر کہ آوے شتاب | وہ آیا شتابی بصد اضطراب
بلانے زمانے کے عالم تمام | وے حاضر ہوئے شہ کے مجلس میں عام
لگا پوچھنے پھر یہہ شاہ سے شاہ | کہ اسباب کا تو ہوا ہے گواہ
تو سچ کہدے جو کچھ کہ معلوم ہے | یہہ کیسی بڑے گھر میں ادھوم ہے
کہا کھینچنے کی اک آواز سخت | میں باہر سے دوڑ کے سنی تھی کرخت
پھٹا تھا قمیص اک بڑے زور سے | ولیکن خطاوار کیئے کیسے
نہیں ہے یہہ معلوم آگے تھا کون | لکھ انکو تھا اور بھاگے تھا کون
قمیص اسکا آگے سے گر ہی پھٹا | ہے یوسف کی اسمیں سراسر خطا

ان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت وهو من الكاذبين

وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ

اور یوسف کو بھی سب سمجھون سے حال | یہہ مضمون آیت سی تو اسکو مان

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

جو دیکھا قمیص اُسکا سب خوب سا | تو پیچھے ہی سے اُسکو پایا پھٹا

وہ کرتہ ملا جب کہ پیچھا پھٹا | زلیخا پہ وہ جرم ثابت ہوا

قَالَ اِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ

زلیخا سے کہنے لگا یون عزیز | کہ سن تجھکو اصلا نہین کچھ تمیز

تو کہتی ہی اس شخص کی کیا جزا | کیا اہل سے برے جسنے برا

یہہ کہنا ترا تھا سراسر فریب | نہین تجھکو کہنا یہہ دیتا تھا زیب

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ

ہے بیشک تمہارا بڑا مکر و کید | کہ دانا بڑا اسمین ہوجائے صید

یہہ کہکر کے یوسف سے پھر یون کہا | کہ یوسف تجھے مرحبا مرحبا

يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

سن ای یوسف اس باتکو چھوڑ دے | منہہ اپنا تو اسطرف سے موڑ دے

تو پرہیز کر اس سے اور کچھ نہ بول | زلیخا کا پردہ کسی سے نہ کھول

تو جانے ہی کافر تھا بالکل عزیز | نہ اسلام کی اسمین کچھ بھی تمیز

نہ چاہا زلیخا کا پردہ ہو فاش | کرنے تھا اسی بات کی وہ تلاش

خدا ہی ہمارا رحیم و کریم | ہمیشہ ہے بندو پہ لطف عمیم

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ

کہی شہر مین عورتون نے یہہ بات	کہ ہے مصر مین ایک عجب واردات
کہ بی بی جو رکھتا ہے اپنی عزیز	نہین عشق مین اسکو اصلا تمیز
بلاتی ہے یوسف کو وہ اپنے پاس	ملاقات کی اس سے رکھتی ہے آس

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا

ہوا ہے محبت مین دل اسکا چور	حواسون مین اسکے پڑا ہے فتور
ہوا اُس محبت سے دل کا لہو	یہہ ہے ابن عباس کی گفتگو
کہون تجھسے کسکو کہے ہین شغاف	بہت اسکے معنو مین ہے اختلاف
دماغ اسکے معنے کہے بعض نے	کتابون مین ہین یہہ بھی دیکھے لکھے
کہا بعض نے قلب کا درمیان	جو مشہور ہے [illegible]
کسیکی مراد اس سے سارا بدن	ہوا کہدیا تجھکو
کہ تخم اور عروق اور استخوان	ہوئے عشق مین خشک سب اسکے تن

اِنَّا لَنَرٰهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

ہم البتہ ہین دیکھتے اسکو سب	زلیخا ہے ظاہر ضلالت مین اب
ہین کہتے نشان محبت ہین چار	ہے افلاس و وسواس و انفاس و بیار
بیان اب مین کرتا ہون تفصیلوار	سُن اسکو اگر تو ہی ہوشیار
کہ افلاس جو تھا براہیم کو	کہون اسکا قصہ ذرا تم سنو
براہیم کو جب خدا نے جلیل	لگا کہنے یہہ ہے ہمارا خلیل

وہین عقل اسکی جاتی رہی | جو ہوش آئی یہہ بات اسنے کہی
کہ یکبار پھر تم وہی نام لو | خدا کے لئے مجھکو تک تھام لو
کہا ہمکو کچھ دو تو لین نام پھیر | کہ اسمین بہت ہمکو ہوتی ہے دیر
کہا جو کہ گھر مین مرے چیز ہے | دیا تمکو ہم نے وہ ہی جتنی شی
پھر اسنے بھی زیادہ اک آواز کی | کہ دل آب ہو بہ گیا سنتے ہی
کہا پھر بھی اللہ اک بار اور | کہو نام اسکا کرو مجھہ پہ غور
کہا بے دئے ہم کہینگے نہین | چلے جائینگے ہم ابھی پھر کہین
کہا مجھکو کرلو تم اپنا غلام | چرا اونگا مین بکریان لا کلام
کہا روح الامین نے کلام | فرشتے سے میکائیل تھا جسکا نام
سوا ہد کے کوئی ہووے خلیل | کہ ہی نیک یہہ عبد رب الجلیل
دیا نام دونو نے اپنا بتا | وہ مال اسکا اسکو دیا سب پھرا
اب آگے سنو انس کا تم بیان | مین کرتا ہون حال اسکا تم پر عیان
کہ موسیٰ بن عمران سوئے کوہ طور | چلے تا مشرف ہون حق کے حضور
جو دیکھے تو اک شخص بیٹھا تہا وہان | تلے کوہ کے اک بنائے مکان
کہا اسنے موسیٰ کدھر کو چلے | ہماری بھی اک عرض سن لیجئے
کہا مین چلا ہون مناجات کو | خدا سے مین کرنے چلا بات کو
کہا عرض میری طرف سے کرو | کہ مجھکو محبت بہت اپنی دو

فراخی مین دنیا سے تھا وہ چند ... بہت دل مین خوشی ہے آیا پسند
کہا جسکو پھاڑا ہی یہاں شیر نے ... یہہ اسکا مکان ہی ذرا دیکھ لے
مین وسواس کا حال تجھ سے کہون ... سن اسکی خبر صاف مین تجھکو دون
کسی نے یہہ مجنون سے پوچھا بھلا ... تجھے ایسا وسواس اب کیون ہوا
کہا جب سے الفت ہوئی تب سے ہے ... اور اسکے سوا بھائی نین کوئی شی
اب النّاس بھی تجھکو بتلاؤنین ... سن اسکو ذرا جو کہ کہتا ہون مین
عطا عسکری سے روایت ہے یہہ ... مین کہتا ہون تجھسے حکایت ہی آ
عمرؓ ابن خطاب نے ایک سال ... دیا بھیج فارس کو لشکر کمال
ہمارے تھے لشکر مین اربع ہزار ... سرداروں کو اپنے کیا جو ہی سردار
تھے لشکر کے سردار ابن عمرؓ ... وے سب انکے تابع تھے ... لیکر
لیا ایک قلعہ کو جا کر کے گھیر ... ہوئی فتح ہو نہین کچھ اسکے دیر
رئیس اسمین عورت مجوسیہ تھی ... نہایت حسین اور قابل بڑی تھی
چڑھی وہ بلندی پہ اور کی نظر ... کہ تا لشکر اسلام دیکھے مگر
جوان ایک انہین بعہد شباب ... شجاعون دلیرون مین تھا انتخاب
اٹھا ہاتھ مین اسنے شمشیر تیز ... لگا مارنے کرکے گھوڑیکو خیز
کہین جا کے کرتا وہ نیزیکا وار ... ادھر سے جو مارا ادھر ہو گیا پار
نہایت ہی چستی سے کرتا تھا جنگ ... نکالے تھا اپنے وہ دلکی امنگ

ہے اول یہہ اسلام کرلے قبول
اسے مان جو کچھ کہے ہی رسول
دویم یہہ کہ قلعہ کو تو چھوڑ دے
ریاست کی بود ل سے تو توڑ دے
کہا سنکے شہزادی ہو مین اور قبول
کیا مین نے جو کچھ کہے ہی رسول

کہ کلمہ محمد کا تو منہ سے بول
شہادت تمہین اپنی زبانکو تو کھول

کہا اُسنے تجھسے بھی کوئی بڑا
اگر ہو تو اُسکا بتا دے پتا

کہا وہ عمر سب کا ہے بادشاہ
کہا مجھکو لے چل وہان خواہ مخواہ

چلے لیکے اموال و لشکر تمام
ہوئے ساتھ لوگ اُسکے سب خاص و عام

عمر نے کہا پڑھ تو کلمہ کو اب
اگر دین احمد ہے تجھکو طلب

کہا اُسنے ہے کوئی تجھسے بڑا
کہا ہان وہ ہے سرور انبیا

ولیکن ہوا اُنکا جنت مقام
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

ہین مقبور اُس قبر اطہر مین وے
یہہ ہے باعث امن ہر ایک شے

اگر انکی ہوتی نہ یہان
تو قہر خدا سے نہ ملتی امان

[illegible] وہ حجرہ مین آئی شتاب
پڑھا اُسنے کلمہ بصد آب و تاب

کہا پھر یہہ اُسنے کہ اے میرے رب
ہوئی مین مسلمان سب نے شتاب

ہوئی کفر سے پاک لیکن ہے ڈر
کہین مبتلا پھر نہون مین نفس شر

میری جانکو قبض کر یا الٰہ
خوشی آئی ہے مجھکو تیری بارگاہ

سر اپنا نبی کے دھرا قبر پر
دم سرد کھینچا بسوز جگر

وہین جان بحق اُسنے تسلیم کی
جو شرط وفا تھی سو تتمیم کی

یہہ دیکھا اُسکو ایسا عمر نے کہا
عجم مین نہین عاقل اُسکے سوا

غسل دیکے کفنا اُسے اُسگھڑی
نماز جنازہ سبھون نے پڑھی

کہا انکو اسطرح دون پیچ و تاب — کہ ہو جائے دل انکا جلکر کباب

نہ مارون نہ انکو کرون آپ قید — انہین پر پڑے سارا انکا یہہ کید

مین اکبار یوسف کو انکو دکھا — محبت مین دیتی ہون سب کو پھنسا

پھر آنکھون سے انکے چھپاؤن اسے — کبھی روبرو پھر نہ لاؤن اسے

یہان تک کہ ہووے جگر داغ داغ — کرون عقل کا انکی مین گل چراغ

مرین عشق مین اسکے بیتاب ہو — ہر اک کا جگر عشق سے آب ہو

وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً

کر آراستہ مجلس انکے لئے — دھرے واں پہ مسند سے تکیے دئیے

کہ آرام سے اسپہ بیٹھین تمام — کرین نوش جان میوے سب خاص و عام

وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا

جب آئین وے سب عورتین جمع ہو — چھری دی زلیخا نے ہر ایک کو

اور لیمو منگا انکے آگے دھرے — پیالے بھی رکھے شہد سے بھرے

کہا پھر کہ کاٹو چھری سے اور کھاؤ — تمہارے لئے ہے یہہ سارا بناؤ

یہہ کہہ کر پھر آئی وہ یوسف کے پاس — کہ اسکا ہووے کہین دل اداس

کیا پھر اسے خوب آراستہ — گھٹا رشک سے ماہ نوخواستہ

کیا اسکے زلفون کو موتی سے پُر — لگائی ہر اک جا پہ یاقوت و دُر

اور اک تاج شاہانہ سر پر دھرا — جواہر ہی سارا تھا اسمین لگا

اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ

جلایا انہیں سر سے لے تا بفرق | سیاہی پہ جس طرح برقی ہے برق

وہ اک چودھویں رات کا چاند تھا | اجالا مکان اس سے سارا ہوا

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗ اَکْبَرْنَهٗ

اسے جب کہ دیکھا سبھوں نے تمام | کہا سب نے ہے یہ بڑا ہی کلام

اڑے دیکھ کر انکے ہوش و حواس | نہ جینے کی اپنی رہی انکو آس

ہوئیں سب کے بیخود اسے دیکھ کر | کسیکو رہی کچھ نہ اپنی خبر

وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ

دیا اپنے ہاتھوں پہ چھریوں کو پھیر | لگی اسمیں کچھ فکر اور کی نہ دیر

[illegible] تھا اور ہاتھ میں تھی چھری | ہر اک نے وہ دیکھ انگلیاں کاٹ لی

ہر اک ہے دیکھ حیران حسن و جمال | کیا روح نے جسم سے انتقال

کٹے ہاتھ کچھ انکو پایا نہ درد | کہ بیخود تھے حیرت سے ہر ایک فرد

ہر اک کا وہاں حیض جاری ہوا | کہ تیر نگہ اسکا کاری ہوا

لہو نے بدن میں جو مارا تھا جوش | ہر اک کے بدن میں کیا تھا خروش

نکلنے لگا حیض کی راہ سے | کہ جوش آوے ہے خون کو ماہ سے

گیا خون ہاتھوں کا اس خون میں مل | فضیحت ہوں تا کہ سب ہو خجل

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا

کہا سب نے حاشا نہیں ہے بشر | جمال اسکا حیران ہوئے دیکھ کر

دیا حکم حق نے اسکے واسطے	یہہ رستم کو اب تو عصا ڈالدے
جو ڈالا تو وہ اژدہا ہو گیا	کہا حق سے موسیٰ نے یہہ کیا ہوا
کہا اسکو پہلے سے تو دیکھ لے	کہ دیکھ کے اسکے نہ اسقدر ڈرے

فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ

کہا پھر زلیخا نے ان کے تئین	یہہ وہ ہے کہ تم جسکے بارے مین
ملامت مین اسکی کیا شرمسار	سو تم بھی ذرا دیکھو اسکی بہار
ارادہ کیا انکی الزام کا	کہ کیون ہوش تم سب کا جاتا رہا
وسلے ہاتھ کیون تم نے اپنے کٹا	رکھی کیون نہ تم نے دل اپنا ہٹا
یہہ الزام دیکر کے کہنے لگی	کہ میری بھی اس طرح حالت ہوئی

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهُ عَنْ نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ

اور البتہ مین نے بلایا اسے	اور خواہش کو دلکی جتایا اسے
سو اسنے نمانا یہہ میرا کہا	رکھا آپ کو مجھسے اسنے بچا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ

نہ اسنے کیا گر جو کہتی ہون مین	کئے قید مین پھر زلیخا نے ہمین
اور البتہ ہوویگا یہہ خوب خوار	کیا اسنے جلیا مجھے دل فگار
یہہ آنکھون مین ہو جائے سب کے حقیر	پھرے جب کہ پھر مین دردر فقیر
کہا عورتون نے یہہ اسکے حضور	زلیخا نہین اسمین تیرا قصور

وہ زلفوں میں چھپ رہا اُنکے ظہور
اندھیرے میں جسطرح مشعل کا نور

دئے کھول چاند سی پر اُنکے ہاتھ
لگیں کرنے نخرہ وہ یوسف کے ساتھ

وے بیٹھی تھیں سب بند لیان کھولکر
کہ یوسف کی اُنپر پڑے ٹک نظر

وہ ہوا اُنکے تابع کسی طور سے
لگیں تھیں وہ سب گھاتین غور سے

اور اسکو نتھا اُسطرف التفات
کسی سے نکرتا تھا اصلا وہ بات

کہا سب نے ہی یہہ غریب اور عنین
یہہ عورت کی لذت سے واقف نہیں

کہان اسکی قسمت کہ ہم سے ملے
کہو اُسکو تا اُسکا دل ٹک کھلے

ہمارا نہیں ہے کوئی یہان نظیر
کہ صفتون میں ہم صغیر و کبیر

کہا ایک نے اس سے ہوکر خفا
کہ میں اُسکا سمجھی ہوں سب مدعا

مراد اُسکی یہہ ہے کہ تجھسے تمام
یہہ بیٹھی رہیں اور کرے جان کلام

اسی واسطے ہو رہا ہے خموش
پھر اُسکے دل میں ہی الفت کا جوش

کہا سب نے صبر کرلے تو اختیار
جسے چاہے ہم میں سے اے ہوشیار

کہا اُٹھ کھڑی ہو تم اب سب کی سب
مجھے بھی تمھاری نہیں ہے طلب

نکل اُٹھیں محروم ہوکر تمام
نہ اُسنے کسی سے کیا کچھ کلام

زلیخا سے آکر یہہ سب نے کہا
کہ غفلت میں تونے جو اسکو رکھا

اطاعت نے تیری کیا ہے خراب
کہ دیتا نہیں تجھکو اصلا جواب

اب اسکو تو تھوڑے دنوں قید کر
کہ بھوکا و پیاسا رہے بے بستر

مجھے چاہیے چھوڑ دے اختیار | کرے جس طرح چاہے پروردگار
ضرر اور تو اپنا سمجھے فایدا | نہیں مانتا استخارے کی

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجَاهِلِيْنَ

نہ پھیریگا تو مجھسے زنا کا کید | تو ہو جاؤنگا دام میں انکے صید
میرا دل رہے مایل انکی طرف | تو چاہوں بالذات میں شمار اور لطف
جہالت سے ہی ہے گنہ ابتداد | میں کہتا ہوں اسکو ذرا کیجیو یاد
ہمیشہ کید انکا کرے مجھکو خوار | کہ ہیں زانیوں بیچ ہو انکا شمار
زنا میں ہیں نقصان دس بالیقین | ہے نقصان عقل اور نقصان دین
ہے نقصان عمر اور رزق اسکو جان | خدا ہووے غصہ بہت بیگمان
اسی سے اڑے سب چہرے کا نور | اسی سے ہو پیدا بلا ئی ضرور
اسی سے ہو نسیان پیدا ضرور | پڑے صالحوں کے دلوں میں فتور
اسی سے دعا اسکی مردود ہو | اسی سے وہ مانند نمرود ہو
اسی سے عبادت نہووے قبول | ہوں دشمن اسی سے خدا اور رسول
لکھا جائے زانی کے ماتھے پہ یوں | ذرا اسکو سن لے میں تجھسے کہوں
کہ ہے یہ خدا سے نہایت بعید | نہیں اسکی قسمت میں ہونا سعید
قریب آگ دوزخ کے زانی رہے | نہ جنت کا آرام حق اسکو دے
کرے ہے نہ ناشن دلونکو سیاہ | زنا سے جہانکا جہان ہو تباہ

روایت یہہ ذالنون مصری سے ہی — طواف ایک کرتے ہوئے یہہ کہے
الٰہی مین مانگی تھی تجھسے دعا — ولیکن نہ پایا مین وہ مدعا
یہہ آواز دی ہاتف غیب نے — کہا ہے خدائی بلاریب نے
دعا تو تری ہو گئی ہے قبول — ولے دی ہی مہلت تو اسکو نہ بھول
کہ مادل ہمارا بطرف ہو ترا — کبھی نام ہرگز نہ بھولے میرا
دیا دل مین کرنے لگے تب یاد — بس از سال بستم ہوا پھر طلب

حکایت

کہا مالک ابن دینار نے — طریق ولایت کے سردار نے
نبی کی زیارت کو جاتا تھا مین — مدینہ کو مکہ سے آتا تھا مین
گیا قافلہ جب کہ آدھی وہ راہ — ہوئی راہ گم مجھسے اسوقت آہ
ہو دیکھا تو اک شعلۂ نور ہے — کبھی پاس آکر کبھی دور ہے
کبھی مجھسے غائب کبھی میہمان — کہا مل مین نے مین ہوکر اداس
کہ ای صاحب شعلہ از بہر حق — دکھا اپنی صورت مجھے نے قلق
یہہ کہتے ہی ظاہر ہوئی اک پری — نہایت ہی تھی اس مین جلوہ گری
گویا مہر نکلا ہے مشرق سے اب — وہ عورت تھی اور حسن اسکا غضب
کہا مجھسے باتین تو کر مت فضول — کہا مین نے کہنا ترا سب قبول
مین آئی ہون کیا مجھکو کہتا ہے تو — بتا تجھکو کس کی ہے یہان جستجو

جو خالق ہو موجود ہر وقت پاس — تو مخلوق اُسکو کیون ہو ہراس

کہا مین نے کر تو دعا تا بچین — یہہ مشتاق اسباب ہم ہت نہ تھے

اُٹھا ہاتھ اُسنے کہا پھر یون — کہ اے مالک آسمان بے ستون

تو غالب ہے بندونپہ اپنے تمام — برآوے دعا سے ترے سبکا کام

عرب ہے یہہ اُنسے ہین کی پھر ندا — کہ کسنے یہہ کی ہم پہ ہے بد دُعا

کہ لوٹے ہمارے ہوئے سار خوت — کسیکی ہوئی بد دعا سے یہہ شوت

پھر انکے لئے اُسنے کی اک دعا — کہ ای مالک الملک رب العُلے

تو انکو بھی دے اس بلا سے نجات — کہ ہین یہہ بھی بندے ترے پاک ذات

یہہ تایب ہوئے اپنے افعال سے — ہمارا نہین کچھ گیا مال سے

ہوئی اُنسے بھی سب بلائین بھی دور — کیا عفو انکا خدا نے قصور

گیا قافلہ اُس جگہہ پھر ٹھہرا — وے اعراب رستے گئے اپنے گھر

کہا مین نے اے مصر دین مبین — بحق نبی سید المرسلین

تو ہی کون بتلا مجھے اپنا نام — کہ تیرا ہوا آج سے مین غلام

کہا شمس میرا العہ نام ہے — مگر تو بتا تیرا کیا کام ہے

کہا خواہش مرد گر ہو تجھے — تو قربت مین اپنی جگہہ دے مجھے

کہا تجھسے پوچھون ہون مین انکبات — جواب اُسکا دے مجھکو ای نیک ذات

کہا مین کہ پوچھہ اسکو کہتی ہے کیا — کہا عقل کی ہے خبر مجھکو بتا

ہوئے دیکھ حیران سب ماجرا — کہا اسمین تمکو تعجب ہے کیا
جو ہوا ہے مولا کا فرمان پذیر — ہوا اس سے مخلوق کو کچھ گزیر
ہوا نہ ہے نکل اسکے اک بات جائے — ہوا کیوں نہ پورا اسے کر دکھائے
جہان حکم پر اسکے ہیں جو روان — زمان و زمین انجم و آسمان
یہہ تہہ کرده دریا مین جاتا رہا — مگر پھول کی طرح ترتا رہا
زلیخا پر وہ جب آج حجت تھا — اسی وقت سے پانی پہ جاتا تھا وہ
ہو دیکھا زلیخا نے یوسف کا حال — کہ اسکو بھی مجھسے ہے نفرت کمال
کبھی جا سکے یہہ روح اسکے پاس — کہ سن مجھسے اک بات امی کیدا
کیا مجھکو یوسف نے بدنام اب — مرا حال کہتا ہی لوگوں مین سب
سہا اسکا کچھ ور باقی علاج — مگر یہہ کہ ہے قید تو اسکو آج
یہہ جا ہیگی خاطر زلیخا اگر — اسے چاہتی رکھتی کب قید کر
یہی شاہ کو بات آئی پسند — کہ کیجے کس طرح یوسف کو بند

ثم بدا لهم من بعد ما رأوا الآیات

ہوئی سب کی ظاہر ہی دلمین بات — وہ یوسف کی ظاہر ہوئی گو برات
نشانِ صداقت بھی ظاہر ہوا — قمیص حال سے اسکے ماہر ہوا
کلام نبی اور سجود صنم — وہ شق قمیص اور بھی پیش و کم
وے اسکو ہی قید ہی کیجیے — اسے تھوڑی تکلیف اب دیجیے

لگے لوگ آنے بہت فوج فوج
جس میں بھی اسکا ہوا موج سا

طعام اور تحفے بہت بے شمار
اسے لوگ دیتے تھے لا بار بار

کچھ افطار بعد اسکے لیتا تھا کھا
فقیروں کو باقی وہ دیکے ڈالتا

جو تھے دیتا میں انکو دیتا وہ سب
ہوئے اسکے تابع وے سب اس سبب

دلو جان وہ سب کے ہوا پھر بلند
وہاں قید میں جو کہ تھے شخص بند

رہا کرتے یوسف کی خدمت میں سب
کھڑے رہتے حاضر وہاں باادب

بچھا فرش اوپر بٹھایا اسے
رئیس اپنا سب نے بنایا اسے

روایت ہے یوسف سے ہو ہمکلام
دیا آکے جبرئیل نے یہ پیام

کہ تو قید خانوں سے اپنے ہوا
جو اللہ سے تونے مانگی دعا

اگر عافیت مانگتا حق سے تو
نہ ہوتی تجھے کچھ بھی ایذا کبھو

تھا زندان میں جو بڑا کارکن
کہا اسنے یوسف سے اک اور سخن

تجھے چاہتا ہوں دل و جان سے
میں کہتا ہوں یہ بات ایمان سے

کہا مجھکو دیوے خدا اب پناہ
نہ دل کو لگاوے تیرے بیچ چاہ

کہا کس لئے تجھکو نفرت ہوئی
بڑا کیوں تمہاری محبت ہوئی

کہا باپ کا عشق تھا مجھ اوپر
ہوا میں اسکے سبب دربدر

محبت زلیخا کی یہ مجھ پر کیئے
کہ زندان میں مجھکو ہے بٹھلا دیا

سو عاشق اگر تو کہیں ہو میرا
تو اب قتل ہے ایک باقی رہا

دیا بھیج باندی کو یوسف کے پاس
کہ ہرگز نہونا تو دل میں اداس

تو مت جان تو ہے تجھی پر عذاب
میرا دل بھی کھاتا ہے سوچ و تاب

تو اوروں کے نزدیک ہے قید میں
میں تابع ہوں تیری نہ بھول اب ہمیں

کہ یوسف تو انکھوں کا ہے میرے نور
نہ بھولونگی کبھی گر ہوا مجھسے دور

قیامت میں جس وقت ہو نفخ صور
ہراک کا ہو دہشت سے وہاں تک دور

خدا بھیجدیگا فرشتہ کو پاس
کہ مومن کو کہدے نہونا اداس

تو اوروں کے نزدیک ہے رنج میں
رکھیں ہم تجھے نعمت و گنج میں

یہاں بیچ ... شمعوں کے لیے
نہ غم کر کہ آزاد ہم نے کئے

لباس اور کرسے شراب اور طعام
زلیخا اُسے بھیجتی صبح و شام

امارت ملک سے زلیخا نے لی
کہ خدمت میں اسکے نہووے کمی

وہ اوروں کے نزدیک محبوس تھا
زلیخی کے دل میں وہ مانوس تھا

اسیطرح دنیا میں مومن حقیر
ہے ظاہر میں نزدیک سب کے فقیر

خدا کے وہ نزدیک ہیگا عزیز
نہیں اسکے بہتر کوئی اور چیز

سنو ابکہ کیا ہے عجب ماجرا
جو زندان کا مالک تھا اسکو بلا

زلیخا نے اسطرح سے کہدیا
کہ زندان میں جس وقت تو جائیگا

تو یوسف کو تو مار تو جا کے اب
کہ تو دیکھ ذرا اور ڈرسے کہا غضب

کہا کس لیئے اسکو مارے ہے تو
تو عاشق ہے تجھپے تو کیا ہو

نہایت ہی محزون و مغموم ہیں — ہیں عاجز بہت اور مظلوم ہیں

وہ ساقی اور خباز اور شاہ کے — خفا ہو کے خیمہ آکے سے

کہا تم پہ کیوں اس طرح کا ہے غم — کہا کہتے ہیں تجھ سے دو خواب ہم

ہمیں خواب سے اپنے ہے گا ہراس — اسی غم سے دل ہے ہمارا اداس

قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا

کہا ایک نے میں نے دیکھا یہ خواب — نچوڑوں ہوں انگور سے میں شراب

وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ

کہا دوسرے نے مرا سن کلام — کہ روٹی دھری سر پہ میں نے تمام

پرندے اسے کہاتے ہیں چیر کر — یہ دیکھا ہے خواب اسکی تعبیر کر

یہ آیت کا مطلب ہے تو اسکو جان — اب آگے ہے تفصیل سے کچھ بیان

جو ساقی کی تھی خواب اسکو تمام — کہوں تجھ سے سن تجھ سے ای نیکنام

یہ دیکھا کہ شہ نے بلایا اسے — بلا گھر میں اپنے بٹھایا اسے

گیا باغ میں شہ کے وہاں تین شاخ — نظر آئیں انگور کی بس فراخ

انہیں لیکے بویا زمیں میں تمام — جمیں اس سے شاخیں بہت لاکلام

لگے تین خوشے لیا انکو توڑ — بنائی شراب اس نے انکو نچوڑ

بھرے اسکے شربت سے پھر تین جام — پلائے ملک کو وے تینوں تمام

سنو خواب خباز کا ماجرا — گویا گھر میں وہ شہ کے داخل ہوا

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

[illegible]

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

[illegible]

کہون تجھے معنی اس آیت کے اب
یہہ دونو سے یوسف نے اُسدم کہا
جو کچھ تمکو کھانیکو آویگا اب
جہان سے وہ آویگا کھانا تمام
کہا اس طرح کا طعام آویگا
کہا جس طرح تھا اُسی ڈھب ہوا
کہا پھر یہہ ساقی نے یوسف بتا

ذرا سُن انہین کرکے اب دلمین غور
کہ اک بات تمکو مین دونون ہون بتا
سنو تجھ سے تفصیل تم اسکی سب
تمھین حال اُسکا کہون لاکلام
تمھارے وہ کھانیکو کام آویگا
کہا تھا جو اُسنے وہی سب ہوا
مجھے کس نے یہہ علم آخر دیا

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ

یہہ رب نے سکھایا ہے پیرے مجھے
جو کچھ وحی کرتا ہے مجھکو خدا
کہا پھر مین بیزار ہون کفر سے

کہانت سے کہتا نہین مین اسے
اسیطرح کہتا ہون مین تم سے آ
دیا چھوڑ ہے مین نے دل سے اسے

اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ

مین چھوڑا ہے اس قوم کو سر بسر
وے اور آخرت کو نہین مانتے
مین اب دین آبا کا تابع ہوا
نہین ہمکو لائق ذرا مارین دم

نہ لاوین جو ایمان اللہ پر
قیامت کو برحق نہین جانتے
براہیم و اسحاق و یعقوب کا
کرین شرک اللہ کا کچھ بھی ہم

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

[illegible]

کہ اُسکے سوا مت عبادت کرو | یہہ ہی دین محکم اسے ملکے لو

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ٥

بہت لوگ لیکن نہیں جانتے | وہ حکم خدا کو نہیں مانتے
روایت ہے یوں ابن عباس سے | اس آیت کے معنے جو سنے کہے
مطیع اور عاصی کو روز حساب | خداوند دیگا ثواب و عقاب
اسے لوگ ہرگز نہیں جانتے | نہیں اسکے درجے کو پہچانتے
روایت ہے ساقی مسلمان ہوا | ولیکن نہ خباز مومن رہا
مسلمان ہوئے اہل زندانکے | نبی سارے یوسف کو پہچانکے
کہا بعد ایمان کے لائق ہے یوں | کہ اک بات میں اہل زندان کہو
کہو اپنے احوال تم دل کا سب | کہ دو چیز سے تمکو کیا ہے طلب
میرے ساتھہ زندان میں رہتے ہو یا | چھٹنا چاہتے ہو کہو تم ذرا
جو تھے یکہزار انہیں اور چار سو | لگائی دل اپنے کی یوسف سے لو
کہا چار سو نے تیرے ساتھہ ہم | رہیں قید میں کچھ نہیں اسکا غم
ہزار انہیں کہنے لگے ہمکو اب | چھوٹیں قید سے بس یہی ہے طلب
کہا جاؤ نکلو یہاں سے شتاب | کہا یہ نہیں ہے بہتر ہوگا عذاب
پیادے ہیں زندانکے چھوڑینگے جب | پر اک کو کرینگے وے ڈھونڈا اور طلب
کہا میں کروں حق سے ایسی دعا | کہ تمہیں نہ دیکھے کوئی بھی پکڑا نہ جا

فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ

اس اپنے ہی عہد سے یہ قائم رہے ترا مرتبہ پھر یہہ دایم رہے
کہا پھر یہہ خباز کو کل کے دن ترا رزق دنیا سے جاویگا چھن
کھینچے گا تو اُٹھتے ہی سولی پہ گل تیری جان سولی پہ جائیگی نکل
ترے سر کو کھانے لگینگے کوّے تمام نہ پہنچے گا تو صبح سے تا بشام
یہہ سنکر کے خباز رونے لگا اک آواز ماری کہ یا حسرتا
لگا کہنے میں نے نہ دیکھا ہے خواب کہا جھوٹھ تجھسے یہہ حال خراب
کہا تو نے دیکھا ہے یا اب نہیں قضا بھی خدا کی پھرے ہے کہیں

قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

ہوا حکم جاری اب اس کام میں پڑو تم نہ ناحق کے اوہام میں
جسے پوچھتے ہو سو اب ہو چکا جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا
کہا تم نے سچ یا کہا ہے دروغ اسی طور ہوویگا اُسکا فروغ
ہو فجر جو وقت خباز کو کہا شاہ نے جلد سولی پہ دو
دیا اسکو سولی پہ کوّے تمام دماغ اسکا کھانے لگے صبح شام

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ

کہا اُسکو جسکا ہوا تھا یقین بچیگا یہہ آفت سے غم کچھ نہیں
کہ جب جائیو اپنے صاحب کے پاس مجھے یاد کریو میں رکھتا ہوں آس
یہہ آیت کا مطلب ہے رکھہ اسکو یاد اب آگے ہے تفصیل اسکی زیاد

کہا دیکھ تو تو زمین کو ذرا / کہ ہو قدرت حق سے تو آشنا
جو دیکھے تو سب وہ زمین پھٹ گئی / وہ آنکھون کے آگے سے سب ہٹ گئی
زمین کے کھلے پردے ساتون تمام / نظر آیا تحت الثریٰ اسکو عام
نظر آیا وان ایک پتھر پڑا / سفید اور شفاف تھا خوب سا
وہین اسکو جبریل نے مارا پر / ہوا آدھا ادھر اور آدھا ادھر
پھٹا جب وہ پتھر تو اک سرخ رنگ / نکل اس سے کیڑا چلا بیدرنگ
لئے منہ مین اک سبز پتا تھا وہ / وہی برگ کھاتا کہ جیتا تھا وہ
کہا تجھسے حق نے کہی ہے یہ بات / کہ قادر ہون مین رازق کائنات
جو کیڑے کو پتھر مین پہنچائیگا / تجھے بھول کس طرح وہ جائیگا
اسے رزق پتھر مین بھولا نتھا / تجھے بھولتا کس طرح مین بھلا
صفی اور خلیل اور ہمارا ذبیح / تو اولاد مین انکے ہیگا صریح
تجھے کس طرح بھولتے ہم بھلا / جو پتھر مین کیڑا نہ بھولا ذرا
ہوا ملتجی اسکی تو جو تجھے / بچانے خدا اور بندہ تجھے
بھلا اور برا اپنا جانے نہین / تجھے اپنے دل سے وہ مانے نہین
بتا کسنے اب تک بچایا تجھے / اور ان بھائیون سے چھڑایا تجھے
کوئیں سے نکالا ہی کسنے بھلا / دیا کسنے تجھکو یہ سب مرتبا
سنا جب کہ یوسف نے تو کا غشا / ندامت کے مارے ہوا آب آب

میرا شاہ سے جا کے احوال کہہ
ہوئی اُسسے قید جز پنج سال
سُنو ایکدن کی عجب واردات
حضر کے مین زندگی کے اک روز تھا
یہہ دیکھا کہ اِک قافلہ شام کا
اور اسمین ہے اک شخص ناقہ سوار
سپہر دل ہی نام اُسکا مشہور ہے
جو ناقے نے یوسفؑ کو دیکھا وہین
فصاحت سے وہ بات کرنے لگی
کہون تجھسے کیا حال یعقوبؑ کا
قد اُسکا ہوا خم ہے مثل کمان
یہہ احوال سُنکر کے یوسفؑ کو غم
وہ آنکھون سے آنسو بہانے لگا
وہ چہرہ جو تھا اُسکا مہتاب وار
نظر آئے آنسو جو کیجے قیاس
سپہر دل اُٹھا ایک لیکر عصا
کیا جب ارادہ کہ مارے عصا

کہ ہون قید مین میرا حال کہہ
ہوتا زیادہ اُسسے کچھ ملال
کہون ایک یوسفؑ کی مین تمسے بات
وہ بیٹھا ہوا سب کو تھا دیکھتا
طرف مصر کے سیدھا وہ آتا چلا
وہ کنعان سے آتا ہی اُلفت شعار
اور اُس اونٹنی پر وہ سرور ہے
گئی بیٹھہ تسلیم کر بر زمین
کہ یوسفؑ مین کنعان سے آئی ابھی
کہ غم سے ترے اُسپہ کیا کیا ہوا
فقط پوست باقی ہے یا استخوان
ہوا سخت یعقوبؑ کا اور الم
بہت دل مین غم اپنے کھانے لگا
ستارے لگے جھڑنے وان بیشمار
ستارے ہے مہتاب کے آس پاس
کہ دے اونٹنی کو وہان سے اُٹھا
زمین مین وہ زانو تلک دھس گیا

کہا میں ہوں جبریل روح الامین ‏ فلک پر سے آیا ہوں زیر زمین

کہا میں نہایت خطاوار ہوں ‏ خدائی برین کا گنہگار ہوں

مقرب ہے تو خاص درگاہ کا ‏ امین اور مرسل ہے اللہ کا

میرے پاس آنیکا کیا ہے سبب ‏ کہا تجھسے راضی ہوا تیرا رب

تجھے رب تیرا بولتا ہے سلام ‏ لکھا صالحون مین تیرا آج نام

کہا پھر یہہ یوسف نے روح الامین ‏ تو کرتا ہی ہر روز سیر زمین

بتا زندہ یعقوب ہے یا نہین ‏ نشان اُسکا تجھکو ملا ہی کہین

کہا زندہ ہی غم مین ہے مبتلا ‏ خدا نے اُسے صبر ہے کچھ دیا

کہا میری غربت کا کہہ اُس سے حال ‏ کہ ہے ہجر مین رنج اُسکو کمال

کہا حکم اللہ کا یہہ نہین ‏ کہ تیری خبر اُسکو پہنچے کہین

تیرے غم مین اُسکو کیا مبتلا ‏ تیرے سر پہ زندانکی ڈالی بلا

کہ تا صبر کا تمکو درجہ ملے ‏ طرح گل کے پھر دل تمھارا کھلے

زمانہ ہوا رنج کا اب تمام ‏ چھٹے ہے تو زندان سے اب صبح دم

کسیکام کو جب کہ کرتا ہی رب ‏ اُٹھاتا ہی اُسکے لئے اک سبب

ہوا سات برسونکا جب انقضا ‏ رہا جس مین یوسف بغم مبتلا

کہا یا الٰہی مین ہون اب غریب ‏ کبھو مجھکو ہوویگا جنت نصیب

کیا جبکہ یوسف نے اتنا خروش ‏ ہوا پھر تو دریائی رحمت کا جوش

یا ایہا الملأ افتونی فی رؤیای ان کنتم للرؤیا تعبرون

قالوا اضغاث احلام وما نحن بتاویل الاحلام بعالمین

جو دُبلی تھین گائین وے دانتون پر آ
گئی انکو سینگون تلک سب نگل
نہ کچھ گوشت کھانیسے زیادہ ہوا
وے داخل ہوئین شہر مین آنکر
وہ کرتی تھین ہر وقت آواز سخت
نکل مصر سے پھر جدی ہو گئین
گئین تین انہین سے مشرق کو چل
اور اک جو رہی وہ ہوا ہو گئی
اور اک سات خوشے ہین تازہ تمام
نہین ایسی سبزی مین دیکھی کہین
نمود انکین دانے ہوئے ہین تمام
اُگے ہین پھر اتنے ہی گنتی مین سات
گئین خشک تازونکو سارے لپٹ
رطوبت جو تھی انکی سب جذب کی
کیا خشک سب نے رطوبت کو پر
اور اک مین نے دیکھا یہ نازک جوان
مین دیکھی نہین ایسی صورت حسین

لیا موٹیون کو اُنہون نے اٹھا
بدن انکا ویسا ہی تھا بی خلل
بدن پر وہی پوست سب خشک تھا
پھرین تھین وے دوڑی ہوئی گھر بگھر
نہایت ہی تھی صوت انکی کرخت
کہین کوئی تھی اور کوئی کہین
گئین تین مغرب کی جانب نکل
یکایک سوے آسمان ہو گئی
نہایت ہی سبز اور شاداب عام
کہین ایسی سبزی جہان مین نہین
نہایت ہی خوش رنگ سرسبز عام
کہین سب کے سب خشک ای نیکذات
لیا چوس انکو گئین سب سمٹ
ہوئے خشک گویا رطوبت نہ تھی
نہ آتی تھی انمین تراوت نظر
نہایت ہی خوش شکل اور خوش بیان
ہوا دل پہ حسن اسکا نقش نگین

کہا پھر یہ ساقی نے جا شاہ سے ۔ کہ گر حکم ہووے کی درگاہ سے

وَقَالَ الَّذِی نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ

کہا جسنے پائی تھی دو میں نجات ۔ کیا یاد گزرے برس جب کہ سات

کہ میں تمکو دیتا ہوں اسکی خبر ۔ میں تعبیر اسکی کہوں سربسر

مجھے بھیج دو تم جو زندان کو ۔ تو تعبیر کا حال پھر تم سنو

کہا شہ سے رو کر کے ہے اک غلام ۔ وہ ہے قید میں شاہ کی لاکلام

کہیگا وہ تعبیر اس خواب کی ۔ ہو تسکین تب جان بیتاب کی

میں آنکھے دنوں سے گیا اسکو بھول ۔ نہیں تو نہوتا دل شہ ملول

کہا شہ نے کا ہے کے جانا غلام ۔ کہ عالم ہے تعبیر رویا کا تام

کہا اسنے ناز کا سارا حال ۔ اور اسپر جو گذرا تھا سارا وبال

کہا شہ نے جا پوچھ اس خواب کو ۔ کہ تسکین ہو اس جان بیتاب کو

کہا مجھکو آتی ہے اس سے حیا ۔ کہ بھولا میں جو کچھ کہ اسنے کہا

کہا ست حیا کر تو اب جلد جا ۔ کہ ہوتا وہی ہے جو کچھ ہو لکھا

نجھے اسپہ ہرگز ملامت نہیں ۔ تری اور اسکی ندامت نہیں

گیا پھر تو ساقی وہاں دوڑتا ۔ وہ لے منہہ پہ کی آستین اڑھیا

جو یوسف نے دیکھا اسے یوں کہا ۔ کہ تو آستین اپنے منہہ سے اٹھا

بھلائی تھی اللہ نے تجھکو بات ۔ خطا کچھ نہیں تیری ای نیکذات

سبھی کو وہ تھی یاد اور شاہ کو
ہنر اُسکی تھی بر دل آگاہ کو

وے لے اب گئے بھول سب کے تئین
کہا کو خبر اُسکی اصلا نہین

کہا پھر یہہ یوسف نے مجھکو تمام
وہ ہے خوب معلوم سب لا کلام

کہا جو کہ دیکھا تھا سب شاہ نے
دیا علم تھا اسکو اللہ نے

پھر آکر کے ساقی نے شہ سے کہا
سُنا تھا جو یوسف سے سب ماجرا

ہنسا شاہ سُنکر کہا یہہ عجب
جو دیکھا تھا مین کہدیا اُسنے سب

تو اب پوچھ تعبیر اس خواب کی
کہ تا سکین ہو جان بیتاب کی

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ

کہا تو یہہ یوسف بر اراست گو
ہمین سات گایون فربی کہو

کہ موٹی کو کھاتے ہین دبلی تمام
اور اک سات خوشے ہین سبز عام

ہین آگے سوکھے سوا اُنسے لپٹ
کیا خشک نے سارے تازونکو چٹ

کہون جاکے لوگون سے مین اسکا حال
وے شاید کہ سمجھین یہہ تیرا خیال

مراد اس جگہہ ناس سے شہ کو جان
اور اُسکے سب اصحاب و یارونکو مان

کہا عالمون نے کسی سے کہا
ہنسی سے کہ جن نے مجھے یون کہا

کہا کچھ نہین اسکے البتہ سچ
کہا جو کہ کہتا ہے ہوتا ہے سچ

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ

پھر اتیسرے بار ساقی سناب | دیا جو کہ یوسف نے اسکو جواب

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۝

کہا پھر یہ یوسف نے تم سات سال | کرو کھیتی بونیکا دل مین خیال

بطور اپنی عادت کے بونا مین | زراعت کرو پے بہ پے بالیقین

جو کاٹو تو خوشہ مین چھوڑو اسے | نہ دانہ نکالو نہ توڑو اسے

مگر اسمین تھوڑا جو کھاؤ گے تم | اسے کاٹ کر کام لاؤ گے تم

پھر آوینگے بعد اسکے سب سال سخت | برس سات ہونگے دلو پر کرخت

جو پہلا ذخیرہ ہوا ان سال مین | اسے کھاؤ گے تم برے حال مین

ذخیرہ وہ ہوگا انہین کے لئے | کہ خلقت سے کھا کے آخر بچے

مگر اسمین تھوڑا جو باقی رہے | ذخیرہ تمھارا ابھی اچھا رہے

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝

پھر اس بعد آویگا اک سال اور | کہ ہو اسمین لوگو پہ بارش کا طور

اسی سال مین ہووے سب کو نجات | کہا بعض نے ایسا ہی یکذات

کہا ہی جو قرآن مین یعصرون | مین قول اسمین بعضونکا تمسے کہون

تلونسے نچوڑینگے سب تیل کو | وہ زیتون سے روغن زیت ہو

قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسه قلن حاش لله ما علمنا علیه من سوء

فلما جاءه الرسول قال ارجع الی ربک فاسئله ما بال النسوة اللاتی قطعن ایدیهن

پھر آیا جو پاس انکے شہ کا رسول — کہا اسنے پھر جا میں ہون ملول
کہ اپنے ملک سے یہ جا کر سوال — کہ کیا مصر کی عورتون کا ہے حال
جنہون نے کہ کاٹے تھے ہاتھ اپنے آ — کہینگے وہ شاہ سے ماجرا
طلب کر کے شہ ہر ایک سے سوال — کہ یوسف پہ گذرا ہے کس طرح حال
کیا اس لئے تھا جو یوسف نے کام — اٹھے شاہ کے دل سے تا شک تمام
وہ یوسف کی جانب سے تھا بدگمان — تجسس میں تھا آشکار اور نہان
کیا صبر یوسف نے جور و زچند — نبی کو ہمارے نہ آیا پسند
نبی نے بہت سا تعجب کیا — کہ یوسف کو قاصد نے جدم کہا
کہ چل شاہ کرتا ہے اب تجھکو یاد — بر آوینگی سب تیری دلکی مراد
کیا صبر یوسف نے اور یون کہا — کہ ہٹ کر کے الٹا تو شہ پاس جا
اگر مجھ پہ ہوتی یہی واردات — نکرتا میں تاخیر کی کوئی بات
میں جلدی سے کہنے کو کرتا قبول — نہ جاتا کبھی پھر کے وہان سے رسول

ان ربی بکیدهن علیم

کہ تحقیق قید انکا جانے ہے رب — وہ دانا ہے جانے ہے جو کچھ ہے سب
سنا جبکہ یوسف کے پیغام کو — ملک نے کہا اسگھڑی شاد ہو
کہ آوین وے سب عورتین مصر کی — زلیخا بھی اور دائی جتنی یہ تھی

قالت امرات العزیز الآن حصحص الحق انا راودته عن نفسه وانه لمن الصادقین

ذلک لیعلم انی لم اخنه بالغیب وان الله لا یهدی کید الخائنین

خیانت ذرا مجھ مین ہوتی اگر	فضیحت مین ہوتا یہہ باور تو کر
کہا ابن عباس نے یہہ کلام	کہ یوسف نے جبدم کہا یہہ پیام
تو حاضر تھا اسوقت روح الامین	فلک پر سے آیا تھا زیر زمین
کہا اسنے یوسف نہین جانتا	زلیخا پہ تو نے کیا قصد کیا
بتا یہہ خیانت ہوئی یا نہین	کہا پھر یہہ یوسف نے روح الامین

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ

نہین پاک کرتا ہون مین آپکو	کہ مجھسے کسی ڈھب برائی نہو
کہ تحقیق ہے نفس امارہ بد	بھرا ہے بدی سے زیادہ ز حد

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ

مگر جسپہ رحمت کرے میرا رب	بچاوے بدی سے اُسے بے سبب

اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

کہ تحقیق ہیگا میرا رب غفور	رحیم اور کریم ہے اُسکا ظہور
ہوا شاہ پر جب یہہ روشن تمام	کہ یوسف کا ہے سب امانت کا کام

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِیۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِیۡ

کہا شاہ نے لاؤ مجھ پاس اُسے	کسطرح سے اب ہو وہ پاس اُسکے
کرون اسکو خالص مین اپنے لئے	کہ کام اُسنے وقت کے کیا کیا کئے
پہنایا تھا یوسف کو دیبا حریر	کھنچی اُسپہ ہر جا سنہری لکیر

زلیخا نے خدام بھیجے کئی | کہ جا راہ میں آگے بچھائیں سبھی
زمین کو معطر وہ سب دور سے | کریں عنبر و مشک کافور سے
خوشی سے ہوئے تین دن ایکدم | ہوئے تین دن ایک سا جشن کم
جب آیا وہ دربار میں شاہ کے | ستارے ہوئے گرد اس ماہ کے
خدا سے طلب خیر کی اسنے کی | بدی سے پناہ اسنے چاہی تھی
اٹھا شاہ تعظیم کو دیکھ کر | ہوا جب کہ وہ ماہ سا جلوہ گر
لیا اسکو چھاتی سے اپنے لگا | اور آنکھوں میں آنکھوں کے بوسہ دیا
رکھا سر پہ تاج شہان اپنے ہاتھ | بٹھایا اسے تخت پر اپنے ساتھ
نہایت ہی اکرام و تکریم کی | بہت اسنے یوسف کی تعظیم کی
وہ تخت اسکا تھا تیس گز کا جو طول | اور عرض اسکا دس گز کا اسا وہ بھول
بچھا اسپہ اک لخت قالین کا فرش | زمین سے چمک جسکی ہوتا بعرش
وہ تھا فرش اوپر تلے تیس تو | لگے اسپہ موتی ہر اک طرف سو
نشست آکے یوسف کی اسپر ہوئی | نظر شاہ نے یوسف کے چہرہ پہ کی
نظر آیا چہرہ وہ آئینہ سان | بہت صاف و شفاف تھا بیگمان
رخ اسکا تھا آئینہ سان لاکلام | نظر آئی سب شے کی صورت تمام
چمکتا بدن تھا لصد تاب تھا | جگہہ سائے کے نور مہتاب تھا
کہا بادشہ نے جو ہوتا روا | تو سجدہ میں یوسف کو کرتا سدا

فلما کلمه قال انک الیوم لدینا مکین امین

قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم

نکالا جو یوسفؑ کو زندان سے
ملک نے وہ حال پریشان سے
کیا اسپہ الطاف و انعام خوب
بنایا کام اسکا سبھی کام خوب
اسیطرح زندان سے دنیا کے جب
نکالے ہے مومن کیتین انکا رب
کرے اسپہ انعام و اکرام تب
قیامت مین دیگا اسکو انعام خوب
کیا تھا جو یوسفؑ نے شہ سے سوال

[illegible]

اسی وقت ہوتا وہ مالک تمام — زمین مصر کی ہوتی یوسفؑ کے نام

برس دن کی تاخیر تھی اس سبب — کرشہ سے کیا آپ جاکر طلب

گیا جب کہ یکسال اسپر گذر — بلاشہ نے یوسفؑ کو تب اپنے گھر

دیا تاج و شمشیر اور اپنا تخت — کہ سونیکا تھا اسکا اسباب و رخت

اور اک سائبان اسپہ لچو کا کام — مکلل تھا یاقوت و دُر مین تمام

بٹھایا ملک نے اُسے تخت پر — دیا سونپ اُسے اپنا سب کرّ و فر

ہوا آپ معزول اور اپنی جا — خوشی دل سے یوسفؑ کو قایم کیا

اُسی شب مین پائی ملک نے وفات — نگذری سلامت ملک پر وہ رات

ہوا مصر پر حکم یوسفؑ کا سب — ہوئی اسپہ بیحد عنایات رب

نہ یوسفؑ نے کنعان کو چاہا عجب — زمین مصر کی کی ملک سے طلب

سبب یہ کہ کھانا بہت تھا تمام — بڑی حشمت و مُلک و عزتکا کام

اسی جاپہ یوسفؑ کو حاصل ہوا — وہ کنعان مین اک لخت مفلس رہا

اسیطرح مومن کی نکلے ہے جان — خدا کی جو رحمت کے دیکھے نشان

وہ دنیا کا مٹنا نہیں مانتا — وہ دنیا کو سمجھے ہے دار الفنا

مگر ہاں کہ کافر کو ہووے عذاب — وہ دیکھے ہے جب حال بالکل خراب

تو کہتا ہے دنیا مین یارب مجھے — ذرا بھیجدے جلد تو اب مجھے

کہ جاکر عبادت مین تیری کرون — بہت تجھسے دنیا مین جاکر ڈرون

[illegible]

گئے جب کہ بیتے وہ خوشی کے برس
گرانی کے سال آئے وہاں اور بس

ہوا بھوکھ سے مصر پر کا یہہ حال
کہ ہر ایک ہوش میں شکل ہلال

لگی سال کے پہلے جو نیم شب
ہوئی بھوکھ سب مصر یونکو غضب

اسی نیم شب میں ہوئے مست خر
لگے چیخنے بھوکھ سے گھر بگھر

اُٹھی بھوکھ کی ایک کلیجہ میں ہوک
پکارے تھا ہر ایک یہی بھوک بھوک

ہوا قحط اس طرح کا وہاں نمود
ہر ایک گھر کا توڑے تھا سب تار پود

کسی نے نہ یہہ قحط دیکھا سنا
فلک نے بھی وہ دیکھکر سر دھنا

روایت ہے اس سال میں غصہ ہو
دیا حق نے یوں حکم جبرئیل کو

ہیں ارزق کھانے میں بندے تمام
کئے جرم جانے میں تقصیر مدام

تو ہر ایک کے جا گھر میں آواز دے
کہ بھوکھ اور قحط یہہ تم پر پڑے

رہے یہہ بلا تم پر اب سات سال
کہ ہو بھوکھ سے تمکو رنج وملال

سو جبرئیل نے دی ہر ایک گھر ندا
کہ حق نے یہہ تم پر مسلط کیا

گیا وہاں سے جبرئیل نے جب رجوع
لگی کہنے خلقت کہ الجوع الجوع

روایت ہے یعنی سُن اے باتمیز
کہ بیٹھا جو کھانے کو گھر میں عزیز

جو موجود تھا گھر میں سب کھا گیا
وہ اسپر بھی پھر سخت بھوکا رہا

بلا کرکے یوسف کو تب اپنے پاس
کہا اسکی قصہ یہہ ہوکر اداس

روایت ہے جبرئیل کی وہ ندا
سُنی پہلے یوسف نے سب سے سوا

برس سات تک علیہم تھا نے ہوا
ہوئی قحط کی جب کہ سختی کمال
تھے یوسفؑ سے سب کرتے کھانا طلب
جو پہلا برس تھا تو اسمین تمام
نہ سونا نہ چاندی رہی مصر مین
خزانے مین یوسفؑ کے آیا تمام
لگا جب کہ اسکو برس دوسرا
جواہر تھا یا خز و دیبا حریر
سو اسی گئے تیسرے سال مین
جہانتک کہ تھین باندیان اور غلام
زمین اور رہنے کے جتنے تھے گھر
چھٹے سال مین اپنی اولاد کو
پھر اس سال ہفتم مین ہر ایک آ
کہ بیچے مین جا تو انکو اپنے تمام
خریدا انہین سب کو دیکر کے تاج
ندا آئی یوسفؑ کو اک غیب سے
کیا تیرا رب مصریون کو غلام

زمین سخت تھی اسمین جون توا
ہوئی بھوک سے خلق سب پائمال
وہ بیچے تھا غلہ کو ہر روز و شب
لیا بدلے غلہ کے نقدی کو عام
کہ تا اور غلہ دے یوسفؑ سے لین
کہین مصر مین تھا نہ نقدی کا نام
جواہر کے بدلے مین غلہ دیا
لگے بیچنے سب امیر و کبیر
ہوئی جب تو خلقت برے حال مین
بکے سال چوتھے مین وے سب تمام
بکے پانچوین سال مین سر بسر
لگے بیچنے سارے غمناک ہو
بتصریح یوسفؑ سے یون جا کہا
ہوئے آج سے ہم تمھارے غلام
خلافت کا سر پر رکھا اپنے تاج
غلام اپنا سمجھے تھے مصری مجھے
ترے عبد مصری ہوئے سب تمام

الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

اور ایسا ہی یوسفؑ کو مالک کیا
زمین پر اسے حکم ہم نے دیا

جسے چاہے اسمین انعام دے
زمین جس جگہ چاہے وہ قایم رکھے

جسے چاہین دیوین بزرگی بڑی
لگا دیوین رحمت کی اسپر جھڑی

کہ ہم اجر محسن کا کھوتے نہین
ثواب اسکا ہرگز نجاوے کہین

کہا حق نے یوسفؑ کو محسن سبب
یہین اسکا پاؤن تھین تھا تعجب

کبھی وہ اکیلا نہ کھاتا طعام
ہوا اُسن اسواسطے اسکا نام

کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست
بغیر اسکے ہرگز نہ دہوتا تھا دست

نبیؐ نے کہا جو کہ ایسا ہزار
گیا اسکے گھر مہمان ایکبار

نظر اسنے کی منہہ پہ مہمان کے
پھر وہ روز تک اسکے تن کو لگے

کسیکے جو مہمان آتا ہے گھر
فلک سے رزق اسکا آوے اُتر

نہ کھاتا ہے رزق الخانہ کا آ
خدا رزق دیتا ہے اسکا جدا

پھر اس گھر سے مہمان جاتا ہے جب
گنہ اسکے بخشے خدا سب کے سب

خدا واسطے جو کھلاوے طعام
نبیؐ نے کہا ایک بار اذن عام

گنہ اسکے بخشے گئے سب کے سب
گویا پیٹ سے ماکے نکلا ہے اب

جو مہمانکو کوئی کھانے کو دے
تو ہر لقمہ پر اُسکو کوئی ملے

نہ دیکھے وہ جنت کو جبتک تمام
مریگا نہین شس تو ہی نیکنام

کبھی اُسسے دریا مکدّر نہو / کدورت اُسسے کچھ متصوّر نہو

اسیطرح رحمت خدا کی تو جان / کہ دریائے بے انتہا اُسکو مان

گنہ تیری اُمت کے ہین جسقدر / میری چونچ مین گل ہے یہہ جسقدر

وہ رحمان ہے اور غفور رحیم / یہہ بندے گنہگار گو ہین عظیم

گنہ اُنکے حق کے صفت سے اُپر / نہ غالب کبھی ہیہہ باور تو کر

اسی قحط سالی مین جب عزیز / ہوا تخت ہمارا رہے عزیز

کیا اختیار اُسنے دار البقا / رہا تختِ شاہی پہ یوسف بجا

یہانتک کہ تھے ملک مین بادشاہ / اطاعت کی رکھتے تھے یوسف سے راہ

ہوئے سارے سرکش ذلیل اور خوار / ہوا مصر مین اُسکا کُل اقتدار

کیا سب نے یوسف سے ایمان طلب / یہانتک کہ تھے لائے ایمان سب

کیا پھر عدالت کا بازار گرم / تجارت کا شہرونکا تھا کار گرم

نچھوڑا کسی جا کو اُسنے خراب / جہان روشنی مین ہوا آفتاب

قصۂ زلیخا

روایت ہے دل مین زلیخا کے ڈر / ہوا یہہ کہ ڈالے مجھے قتل کر

وہ یوسف کو کرتی تھی اپنا جو رام / اسی سے ہوئی تھی وہ بدنام تمام

گئی بھاگ وہ مصر سے جان سے / عدو شاہ کو اپنا پہچان کے

ہوا قحط جو یہہ کئی سال کا / لیا سب نے غلہ زر و مال کا

کمر اپنی رسی سے تھی باندھتی — وہ رستے مین یوسف کے آبیٹھتی

ندا کرتی یوسف کو رو رو کے وہ — لہو سے منہہ اپنے کو دھو دھو کے وہ

زبس ہووے تھا خلق کا اژدہام — نہ سنتا تھا یوسف کچھ اسکا کلام

کوئی اسکا ہرگز نہ کہتا تھا حال — کہ ہیگی زلیخا کر اسکو خیال

زلیخا یہہ دائی سے کہتی مدام — کہ جسجا پہ ہو خاک اڑتی تمام

مجھے خاک مین دیجیو تو بٹھا — طرف سے جو یوسف کے آوے ہوا

پڑے میرے اوپر وہ مشک کی خاک — ہوا کے سبب ہو یہہ دل فرحناک

غبار اسکے لشکر کا آنکھوں مین جا — خدا کی ہے قدرت یہہ دیکھو ذرا

غلامونکی سر پر ہے شاہی کا تاج — جو تھے شاہ انکے گیا گھر سے راج

سواری جو یوسف کی جاتی گذر — پھر آتی وہ گھر اپنے باچشم تر

بتونسے یہہ احوال کہتی تمام — کہ میرا کسی نے سب کرو دیا کام

اسیطرح اسپر کٹے چند سال — لگی اسکا ہونے بہت تنگ حال

کہا ایکدن بت سے ہو تنگدل — کہ تجھکو نہین رحم ای سنگدل

تجھی عجز پر میرے تو نے نظر — میرا کھویا سب مال اور ملک و زر

دیا اسکو جو تھا وہ میرا غلام — کیا یہہ بہت ہی برا تو نے کام

عبادت مین یوسف کی رہتی اگر — کیا کرتی ملتا میرا مال و زر

یہہ کہہ کر کے اُس بت کو توڑا تمام — خدا سے لگی کرنے رو کر کلام

وہ طاعت ہے اور صبر ہو جس سے شاہ
گدا جس سے ہو وے وہ شہوت گناہ

ہوئی معصیت سے میں اپنی تباہ
ہوا صبر و طاعت سے تو بادشاہ

زلیخا ہوں میں تری خدمت گذار
کیا جان و تن ترے اوپر نثار

خریدا تجھے دیکے میں مال و زر
تجھے میری اب تک نہیں کچھ خبر

کیا واسطے ترے تاج و براج
ترے سر پہ شاہی کا ہے آج تاج

لگی تجھسے تھی میری سب دل کی لو
پہنائی تجھے دیکے میں پوشاک سو

کئے فرش قالین ترے لئے
تجھے کیسے آرام میں نے دئے

یہہ سنتے ہی یوسفؑ کو حسرت ہوئی
بہت دیکھکر دل میں عبرت ہوئی

کہا ترا کیدھر گیا وہ جمال
کہا ترے غم سے ہوا یا نہال

کہا ترا قد کیوں ہوا جوں کمان
کہا تیرے غم کی ہوئی میں نشان

کہا کیا ہوئے تیرے سنبل سے بال
کہا میرے تن کے ہوئے سب وبال

کیا رحم یوسفؑ نے اسکے اوپر
کہا اسکو لیجاؤ اب میرے گھر

پھر آیا جو کر سیر گھر کو شتاب
لگا کرنے خلقت پہ پھر احتساب

زلیخا کو دل سے گیا اپنے بھول
رہی اسکے وہ غم میں ہر دم ملول

کہا پھر جبریلؑ نے آکے یوں
کہ عقلات زلیخا سے کی تونے کیوں

اٹھا یوسفؑ آ بیٹھا کرسی پر آ
زلیخا کو پاس اپنے حاضر کیا

کہا اپنی حاجت کو تو ہم سے بول
کہ عقدہ ترا جو ہے دیتا ہوں کھول

[illegible]

لیا سنکے یوسف نے سر کو جھکا — پھر آ کر کے جبریل نے یون کہا

کہ کہتا ہی اس طور سے تیرا رب — زلیخا تھی بوڑھی جوان ہے یہہ اب

دیا اُسکو پہلا سا حُسن و جمال — تھی کافر ہوئی مومنہ باکمال

یہہ سب واسطے تیرے ہم نے کیا — پھر انکار کی اُس سے ہے وجہ کیا

یہہ کہہ کرکے جبریل پھر پاس آ — زلیخا کو بازو سے اپنے مَلا

ہوا اور بھی حُسن اُسکا دوچند — فروزان ہوئی مہ سے بھی چار چند

ہوئی حُسن و صورت مین جنت کی حور — کھلا اُسکے چہرے پہ اسطرح نور

نہ آنکھون سے دیکھا نہ کانون سُنا — اُسے دیکھ حورون نے سر کو دھنا

جو دیکھی تو ہے ناشگفتہ کلی — تو یوسف کو ہونے لگی بیکلی

اُسے دیکھ دل سے گئی اسکے تاب — لگا ہونے سینہ مین دل آب آب

ہوا آتش عشق سے بیقرار — لگا اُڑنے دل اُسکا سیماب وار

ہوئی شمع روشن پھر اُس نور کی — جو تھی تیرگی دور اُس سے ہوئی

پھر اِک روز روح الامین نے مباح — کیا آکے دونو کا عقد نکاح

ہوا دل کو جسوقت اُسکی قرار — زلیخا نے اِک گھر کیا اختیار

کئے بست سب اسکے دروازے بند — عبادت اُسے حق کی آئی پسند

اُسی گھر مین تھی جب ہوئی نیم شب — ہوئی دل مین یوسف کی اُسکی طلب

گیا جا کے اُس در پہ آواز دی — زلیخا نے اودھر توجہ نہ کی

[illegible]

نظر مجھ کو کرنی تھی تب حلال — کہ میں دیکھتا تیرا حسن و جمال
مگر مجھ کو اس بات کی ہے یہ فکر — کہ تو کس طرح سے رہی ایسی بکر
اور اک یہ کہ تھا زوج تیرا عزیز — رکھے تھا وہ تجھ کو نہایت عزیز
نہایت سے کی تو نے مجھ پر نگاہ — تعجب ہے اس بات کا مجھ کو آہ
کہا اس نے یوسف ملامت نکر — ترا حسن تھا اس طرح جلوہ گر
کہ جو کوئی دیکھے وہی غش کرے — تجھے جو کہ دیکھے وہ غش غش کرے
جوانی تھی مجھ پر وہ عین شباب — میرا دل گیا تجھ پہ اس دم شتاب
قسم ہے مجھے ایزد پاک کی — کہ جس نے مجھے عقل و ادراک دی
بلوغت سے گذرے تھے چھبیس سال — عزیز اتنا رکھتا تھا مجھ کو نہال
ولے پاس میرے نہ آیا کبھی — نہیں ہاتھ مجھ کو لگایا کبھی
رہی ہوں نہیں اب تلک اس طرح فرد — سمجھتا نہیں عورت ہے وہ یا کہ مرد
سوا تیرے دیکھا نہیں غیر کو — نہیں گھر سے باہر گئی سیر کو
کیا پھر زلیخا نے شکر الٰہ — کہ سرزد نہ مجھ سے ہوا کچھ گناہ
محبت میں تیری میں روتی رہی — سدا جان کو اپنے کھوتی رہی
ترا دین میں نے کیا اختیار — ہوا مجھ سے راضی خداوندگار
زلیخا نے یوسف سے پھر یوں کہا — کہ میں کون ہوں مجھ کو اب تو بتا
کہا تو بتا میں نہیں جانتی — نہیں اس حقیقت کو پہچانتی

پلٹ کر جو آتے تھے پھر شام کو ‌ ‌ ‌ بیان کرتے یوسف کے اکرام کو

وہ یعقوب کے تھا جو رہنے کا گھر ‌ ‌ ‌ تلے اُسکے تھا قافلوں کا گذر

وہاں کہتے جو مصر کا ہے عزیز ‌ ‌ ‌ رکھے ہی بہت میہمانکو عزیز

نہایت کریم اور نہایت رحیم ‌ ‌ ‌ نہایت عقیل اور عجائب فہیم

وہ سیرت میں نیک اور حسین و خلیق ‌ ‌ ‌ وہ ہی عدل و انصاف میں بس لیق

یہہ سُنکے یعقوب علیہ السلام ‌ ‌ ‌ تفکر میں رہتے تھے ہر صبح و شام

کہ یارب یہہ ہے کون نیکو خصال ‌ ‌ ‌ ہے بیشک کوئی عارف با کمال

سراپا ہے یہہ خصلت انبیا ‌ ‌ ‌ نہ معلوم تھا یہہ یوسف میرا

بہت دل میں آتے وہ کرتا قیاس ‌ ‌ ‌ کہ ہوتی اگر مجھکو قوت کی آس

تو اب مصر کی جا کے کرتا میں سیر ‌ ‌ ‌ کہ ملنے میں ہوتی بہت اسکی خیر

مگر اس سے یوسف کی ملتی خبر ‌ ‌ ‌ کہ رکھتا ہے وہ مفلسوں پر نظر

بجانے تھا یوسف ہے اُسجا مقیم ‌ ‌ ‌ ملا مصر کا اُسکو ملک عظیم

ہمیشہ یہہ کرتا تھا یوسف دعا ‌ ‌ ‌ کہ یارب بر آوے میرا مدعا

نہیں تیرے وعدہ میں ہرگز خلاف ‌ ‌ ‌ ملا دے مجھے باپ سے میرے صاف

روایت ہے غلہ وہ بکتا تھا جب ‌ ‌ ‌ تو یوسف وہاں بیٹھتا اس سبب

کہ غلہ کو دیتا تھا خود ناپ کر ‌ ‌ ‌ وہ کیل اپنے ہاتو سے دیتا تھا بھر

ہر اک جب کہ غلہ کو لیتا خرید ‌ ‌ ‌ تو پھر اُسپہ کرتا تھا بخشش مزید

وے کرتے ہین سب اُسکا مجھسے بیان ۔ جو جاؤ تو ہی مجھسے کہنا لب گمان

کہو جا کے تم اُس سے میرا سلام ۔ تو بخشش کرے تم پہ وہ نیکنام

کہا ہم ہین ننگے ہین حقیر ۔ نہین مال رکھتے ہین سب ہین فقیر

نہین کوئی تحفہ کہ دین اُسکو جا ۔ کہ ہین مارتے ہم اب فقر اور گدا

جو جانتے ہین دیتے ہین یاقوت و در ۔ کرین لیکے شاہ اُن سے پر

ہمارے نہین پاس اب کوئی شی ۔ کہا خود وہ دیتا ہے جو کچھ کہے

وہ لیتا ہے تھوڑا اور دیتی بہت ۔ فقیرون سے ہرگز نہ لے ہے بہت

کہا ہمکو آتی ہے اُس سے حیا ۔ کہ دین اُسکو ہم کھوٹے درہم کو جا

ہزار اتنو درھم ہین اور چار سو ۔ جو دینار اُنکے کرین ہو دین تو

پٹاوے اگر درہمونکو تمام ۔ بتا پھر کرین کون آگے کام

کہا کہیو تم اُس سے اپنا نسب ۔ کہ اولاد یعقوب سے ہم ہین سب

کہا گر نسب بھی نہو وہان قبول ۔ کہا دل مین تم بھی نہو نا ملول

یہہ کہنا کہ ہم ہین فقیر و غریب ۔ لے آئے ہین یہانتک ہمارے نصیب

ہمین اپنا صدقہ تو کہنا نیکو دے ۔ خدا واسطے تو خبر سب کی لے

اور آداب کو سارے رکھیو نگاہ ۔ کہ جسطرح ہوتا ہے آداب شاہ

کہ دریا کا اور تشنہ کا ایک حال ہے ۔ کہ اِک دم کی صحبت بھی جنجال ہے

کہا ہم نہین جانتے کچھ ادب ۔ کہ تشنہ پاس ہم مین گیا کوئی کب

رکھا اُسنے یامین کو اپنے پاس — کہ ہوتا تھا یعقوب اُس بن اُداس

یہاں مصر میں کرکے یوسف نے غور — عجب طرح کا اک نکالا تھا طور

مسافر کے رہنے کو پاکیزہ جائے — بنائی تھی ہر طرف مہمان سرائے

مقرر ہر اک جا پہ حاجب کیا — نگہبان اُسے اُسکا کہ کر دیا

کئے اُسکے تابع میں پانصد سوار — کہ پھرتے رہیں گرد لیل و نہار

جو آتا کوئی قافلہ اُس طرف — تو حاجب بٹھاتا وہیں باندہ صف

تمام اُنکا دریافت کرتا وہ حال — کہ کیسی بضاعت ہے کیسے ہے مال

قلم بند کرتا سب احوال کو — کتابت میں لاتا وہ سب حال کو

صفت مرد کی اور ملک اور ذات — کتابت میں لاتا وہ سارے صفات

وہ لکھکر کے سب قوم اور خاندان — اُسے طرف یوسف کے کرتا رواں

اگر حکم ہوتا کہ لاؤں یہاں — اُسے کرتا حاجب اُدھر کو رواں

اگر حکم دیتا کہ سب جائیں ہٹ — ہٹاتا تھا حاجب اسیوقت جھٹ

یہہ تھا بھائیوں کے لئے سب عمل — کہ عقدہ کسیطرح ہووے یہہ حل

خبر اُنکے آنے کی یوسف کو تھی — کہ دیدی امین جبرئیل نے تھی کبھی

کہ آوینگے بھائی ترے تیرے پاس — اسی قحط میں پست ہو دلمیں اُداس

جب ابنائے یعقوب علیہ السلام — ہوئے مصر کی حد میں داخل تمام

جو حاجب نے دیکھا تعجب کیا — کہ آئے یہہ کوئی بزرگ اولیا

چمکتے ہیں چہرے یہہ جون آفتاب — نہ دیکھے وہ جسکے ہوا آگے حجاب

بتاؤ کدھر کا ارادہ کیا — ادھر تمکو آنیکی حاجت ہی کیا

کہا شاہ سے مصر کے کام ہے — کہ اسکا بڑا ملک مین نام ہے

کہا کچھ بضاعت بھی رکھتے ہو تم — یہہ سنتے ہی انکے ہوئے ہوش گم

سبھی سنکے سر کو تلے کر گئے — اور آنکھون مین آنسو وہین بھر گئے

کہا اپنی پونجی فقط جان ہے — سو یہہ بھی کوئی دنکی مہمان ہے

اسیطرح آکر کے منکر نکیر — وہ ہو قبر مین عبد کے دستگیر

یہہ پوچھینگے پونجی بھی لایا ہے تو — دیا خالی ہاتھون سے آیا ہے تو

نبی اور دین اسکا پوچھین شتاب — کہین کیا ہے قبلہ ترا دے جواب

جواب اسکا دیویگا تو سب صحیح — نہین پھر تو احوال ہووے قبیح

کہا پھیر حاجب نے کیجے نزول — نہو نا ذرا دل مین اپنے ملول

لکھا پھیر یوسف کو نامہ شتاب — یہہ نامیکا مضمون تھا انتخاب

یہہ نامہ ہے اسکو کہ ہے وہ شریف — نہایت نظیف اور نہایت لطیف

عقیل اور زاہد اور متقی — محب سعید اور عدو شقی

کرے حکم جاری خدا کے تمام — کرے راہ نیکی پہ خلقت کو عام

کیا بت پرستونکو اسنے خراب — جو ہے حکم حق کا کرے وہ شتاب

پھر اس بعد تو جان لے اے عزیز — بڑی دی ہے تجھکو خدا نے تمیز

کہا میرے بھائی یہہ آئے ہیں سب — اُنہیں کی مجھے روز و شب تھی طلب

انھوں ہی نے کوئیں ڈالا مجھے — میرے گھر سے آخر نکالا مجھے

کہا پھر تو روتا ہی کیوں اے عزیز — کہ بھائی تھے تیرے بڑے بے تمیز

کہا مجھکو دو باتکا اب ہے غم — گنہ اُن سے صادر ہُوا اور ستم

سبب میرے عاصی ہوئے ہیں یہ سب — بڑا دوسرا فقر کا یہہ غضب

تعجب میں سُنکر رہا تب وزیر — کہ یوسف کرامت میں ہے بے نظیر

کہا کیا کریگا تو اب انکے ساتھ — کہ آکر پڑے ہیں یہہ سب تیرے ہاتھ

کہا ہیں وے میرے قریب اور حبیب — کرون وہ جو کرتا ہے اپنا قریب

لکھا پھر حاجب کو یوں اُنّے خط — وے مہمان ہیں رکھیو نہیں اس نمط

کہ کھانیکو اچھا کھلانا اُنہیں — بہت سرد پانی پلانا اُنہیں

سبھی نعمتیں اور میوے تمام — کھلانا اُنہیں خوب ہی صُبح شام

رہی تین دن تک ضیافت کمال — نہ آوے کسیطرح اُن پر ملال

بہت اُنکو پاکیزہ دینا لباس — کہ دل میں نہوں اپنے اصلا اُداس

جو تھیں چوکیاں ہر طرف میں مُقیم — کیا سبکو موقوف بخوف و بیم

اسیواسطے سب کیا تھا یہہ کام — وے آئے تو حاجب اُٹھائے تمام

اسیطرح مرجائے انسان جب — زمین آسمان جائینگے سب کے سب

نہ سُورج ہے آسمان پر نہ چاند — ہر اِک کا قیامت کو ہو نور ماند

یہہ تھی جاہلیت مین اک رسم عام
برس دس کی لڑکی جو ہوتی تمام

ئی اسکو پوشاک دیتے پہنا
تو اک جنگل مین گھر اکھدا

اسمین تا لیتے اسکو نیچ سب
یہہ تھا انکے اوپر خدا کا غضب

وہ کہتی وہان الامان الامان
اسمین تو بیٹے خاک سے سب وہان

وہ جسوقت ہر اک کے نامہ کھولین
ہر اک ہاتھ مین اسکے نامہ کو دین

بیان اسکا یہہ ہے کہ انسان سب
ورے اسکا نامہ لپیٹین ہین جب

گلے مین اسے باندھتے وہین لا
پڑھیگا وہ اسکو قیامت مین آ

کہینگے عمل دیکھ بد آہ آہ
خدایا فضیحت ہوئی اور تباہ

کہینگے پڑھو اپنی اپنی کتاب
گناہون سے ہوگا عالم خراب

کہ جسوقت چیر اگیا آسمان
جہنم کو دیکھوگے تم بیگمان

وہ جسوقت جنت بھی نزدیک ہو
جو ہین جنتی اونکے ہو روبرو

ہر اک شخص جانیگا اپنا کیا
برائی کی پاویگا پوری سزا

جو ہین جنتی جاوینگے اپنی راہ
گنہگار ہونگے بحال تباہ

جہنم کو جاوینگے سب غول غول
نہ سمجھو تم اسباتکو کچھ فضول

اجل ہے قریب اور سفر ہے طویل
ہے زاد اور راحلہ بہی قلیل

وے گذرینگے پل پر جو باریک ہے
نہایت ہی وہ راہ تاریک ہے

کریگا بدا اس جگہہ جبرئیل
کہ حاکم وہان کا ہے رب الجلیل

کیا اسطرح تکریم کی — نہ کچھ انکی توقیر و تعظیم کی

سفر یوں کے گھر مین اتارے انہین — نہین جانتا مین کہ یہہ کون ہین

کہا اُسکا جو کچھ کہ انجام کر — کہا جس طرح تجھکو وہ کام کر

کیا گھر مین جا اُسنے دیبا کا فرش — بہت اُس مکان مین وہ زیبا تھا فرش

تکلف بہت حد زیادہ کیا — ہوا حکم جس طرح تھا وہ کیا

لگائے ہر اِک طرف کھانے خوان — اور اِک طرف قسام تھے وہان

پھر انکو گیا لیکے گھر مین شتاب — کہا کھائیے ورنہ کیجے حجاب

رکھے تھا طرف انکے یوسفؑ نظر — تقید تھا قفلی زبا نہین ۔ ۔ مگر

سبھی خادمونکو کہ لاؤ طعام — دھرو انکے آگے وہ چن چن طعام

نہین جانتے تھے وہ بھائی ذرا — کہ یوسفؑ غلامونسے کہتا ہے کیا

بڑی تھی جو ہیبت دلو نمین تمام — نکرتے تھے ہرگز کسیسے کلام

نکرتے تھے یوسفؑ کی جانب نظر — کہ بیٹھا تھا دل مین بہت انکے ڈر

ہوئے جبکہ سب پھر اسی طور سے — وہ کھانیکو لائے بڑی غور سے

ہر اِک جا پہ تھی روشنی شمع عام — معطّر بخورات سے گھر تمام

پھر اولاد یعقوبؑ کی کی نظر — کہ مہمان ہین اور بھی بیشتر

ولیکن ہر اِک کو فقط قرص نان — ملا شہ کی درگاہ سے بیگمان

سبب یہہ کہ تھا قحط کا بسکہ سال — طعام ایک ہوکے کا بیقیل و قال

فراہیم تھا انمین چھوٹیکا نام — تجھے منشا مشتری سے لا کلام

کہا اسنے منشا کو رکھہ سر تاج — زری کا تو اک ٹیکا لے مجھسے آج

دوشالہ بھی لو مجھسے شاہانہ تم — ولیکن کرو آج یہہ کام تم

کہ پیمانہ تم ہاتھ مین آج لو — اور غلے سے بار ان کے تم پر کرو

کہا اسنے بابا سے کہہ انکا حال — کہ انسے ہی کیون تجھکو الفت کمال

کہا مین یہہ سب جان لے تیرے غم — انہین کا میرے دل مین رہتا ہے غم

کہا وے ہین یہہ جنکو آئی نہ چاہ — کنوئے بیچ ڈالا مجھے کر تباہ

دیا بیچ پھر تجھکو مالک کے ہاتھ — یہان خوب کرنا سلوک انکے ساتھ

کہا دیکھہ باطن کی تو انکی چاہ — تجھے مصر کا کر دیا بادشاہ

انہون نے کیا نیک یا مجھسے بد — ہوا حق مین میرے وہ احسن بہ حد

ولیکن تو ایسا نہ کیجو کلام — نہ کہیو کہ مین کون کیا میرا نام

بجز حکم حق کے نہین بولنا — تجھے اب تئین لب نہین کھولنا

جو پوچھے تو کہیو ہماری زبان — سمجھتا نہین ہون مین قبطی لسان

جو کچھ ہو سکے کیجو خدمت تمام — وے لے انسے کرنا نہ ہرگز کلام

وَجَاۤءَ اِخْوَةُ یُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ع

وے آئے جو یوسف کے بھائی تمام — ہوئے اسپہ داخل سب بلا کلام

لیا انکو یوسف نے پہچان پر — رہے اسسے انجان وے سر بسر

سلام اُسنے تمکو کہا ہے بہت
نحیف اور ضعیف ہو رہا ہے بہت

کہا تمکو بھیجا ہے کیون باپ نے
کہا یہہ جو احسان کیا آپ نے

تیرے جود و احسانکی پہنچی خبر
ہوئی سارے کنعان مین یہہ مشتہر

ہوئے قحط سے ہم نہایت ہی تنگ
اڑا غم سے چہرونکا ہم سب کے رنگ

کہا ہمکو جاؤ تم اُس شاہ پاس
تمھاری وہان سب بر آویگی آس

سُنا جب کہ یوسف نے یہہ ماجرا
تب آنسو سے آنکھین گئین ڈبڈبا

کہا تم ہو اب کتنے بھائی تمام
کہا باپکے ہم تھے بارہ غلام

ہوئے ہین ترے پاس ہم جمع دس
رہا ایک بیٹا باپ پاس اور بس

کہا بارھوان کیا ہوا سچ کہو
خبر بارھوین کی بھلا مجھکو دو

کہا اُسکو بھیڑیئے کھایا تمام
جہان مین نہ باقی رہا اُسکا نام

کہا تم مین ہر اک ہے الب کرخت
کرے شیر پر بھی جو آواز سخت

تو ہو خوف سے جان اُسکی بتنگ
بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے رنگ

ہر اک تم مین ایسے گرجی دھرے
کہ بھیڑیئے کو وہ چیر کر دو کرے

ہر اک تم مین ایسے بولے اگر
گرے عورت حاملکا لسر

ہر اک تم مین گر ہو شجر یا پہاڑ
کرے زور تو جڑ سے ڈالے اُکھاڑ

کہا جب کہ آئی ہے اللہ قضا
نہین بنتی قوت کرے اسمین کیا

گئے اُسکو لیکر کے جنگل مین ہم
موا وہ ہمارے نہ باقی تھے دم

تمھاری خبر اسی پوچھیگا سب — کہ پھر بیٹے کہا یا تیرا بھائی کب
دیا حکم پھر انکی پونجی کو لین — اور انکو طعام اسکے بدلے مین دین
دیا روبرو اپنے غلہ کو پھر — کہا جاؤ بھائی کو لاؤ ادھر

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ

کیا جب کہ تیار انکے لئے — سفر کے سب اسباب انکو دئے
کہا لاؤ بھائی کو تم آپ سے — تمھارے جو پیدا ہوا باپ سے

أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝

بھلا کیا نہین دیکھتے تم کہ مین — یہہ بھر کر کے دیتا ہون ماپ تمھارے
کہ بہتر مین مہمان نوازونکا ہون — تواضع بہت مہمانکی کرون
تحایف کا منہہ پر نہ لایا وہ ذکر — کہ تھی عاقبت کی اسے اپنی فکر
رکھو جتنا احسان کم ہو ثواب — قیامت مین ہوویگا اسکا حساب

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝

اگر تم نہ لاؤ گے اسکو یہان — تو پھر پاس مجھہ پاس تمکو کہان
نہ آنا مرے شہر مین پھر تم — یہہ جانو کہ غلہ ہوا تم سے گم

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝

کہا باپ سے ہم کرین گے طلب — کہ بھیجے اسے رو رو دینگے بھائی
کرینگے ہم اس کام کو بالضرور — نہ آویگا اس باتمین کچھہ قصور

روایت ہی یہہ قافلہ جب چلا — اُنہیں رہ مین ابلیس آکر ملا

کیا یہہ ارادہ کہ یوسفؑ کا نور — کرے اُنکے دل سے کسی ڈھب سے دور

کیا اُسنے سب قوم کو اپنے جمع — وہ آیا پتنگو نمین مانند شمع

کہا اُنکو گمراہ گر تم کرو — جو چاہو سو انعام پھر مجھسے لو

بگاڑے وے اولاد یعقوبؑ کو — کہ پھر و بشارت تمھین میسے سنو

خدا نے کیا اُنپہ اُسدم کرم — فرشتے کے اُنپہ آئے قدم

فرشتے نے اُنپہ اُسوقت آ — وہ ابلیس اور لشکر ابلیس کا

اُٹھا سب کو بازو پہ اپنے لیا — جبل قاف میں پٹک اُنکو دیا

کہا پھر اولاد یعقوبؑ کو — کہ جلدی تم اب اسجگہ سے چلو

کہا کسنے ہمکو ابھی کی ندا — کہا تھا یہہ ابلیس کا قافلا

کہا شکر اللہ کا سب نے مل — بچے اُس سے خوش ہوگیا اُنکا دل

کیا پھر فرشتے نے اُنسے کلام — کہ سمجھو ذرا یہہ نصیحت ہے عام

کہین پھر بھی شیطان کے تابع نہو — ذرا اُسکے ہر وقت بچتے رہو

جب آئے لیکے یوسف باپ پاس — دیا بوسہ تب اُسکے پھر آس پاس

کیا باپ کو پھر نہٹ کر سلام — جو پوچھا تو کرنے لگے یہہ کلام

کہا باپ سے کیا کہین ہم عزیز — نہایت ہی دانا ہے اور باتمیز

نہین ایسا حاکم ہے دیکھا کہین — جہا نمین کوئی ایسا عالم نہین

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ

کہا کیا کیوں تمکو ایسا امین — کیا اسکے بھائی پہ جیسا امین
امین جیسے یوسف پہ پہلے کیا — کروں اب امین تمکو بامین کا
اسیطرح یوسف کو کہتے تھے تم — سو یوسف ہوا ہاتھ سے میرے گم

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

خدا تم سے بہتر نگہبان ہے — رحیموں سے زیادہ وہ رحمان ہے
کہا کعب احبار نے جب کہا — یہہ یعقوب نے حق نے دی یہہ ندا
جلال اور عزت کی اپنی قسم — ملاؤنگا دونوں کو تجھسے بہم

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا

جب اسباب سب اپنا کھولا انہی — وہ پونجی نظر آئی انکو بھری
کہا سب نے ای باپ ٹک کیجو غور — نہیں مانگتے تجھسے کچھ چیز اور
یہہ پونجی ہماری ہمیں دی پھرا — بھلا ہمکو تو اور کہتا ہے کیا
مراد اس سے ہی راست کہتے ہیں ہم — کہ ہی شاہ کا ہم پہ غالب کرم
دیا پاس اپنے سے ہمکو طعام — دئیے پھیر ہمکو وہ جتنے تھے دام

وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ

فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

دیا باپ کو جب کہ عہد اور قسم
کہا پھر یہہ یعقوب نے کیا ہی غم

جو کہتے ہیں ہم اسکا ہے حق وکیل
نہیں اور درکار ہمکو کفیل

چلے مصر کو پھر وے بیٹا رہو
لیا اپنے ہمراہ با مین کو

چلے تھے یعقوب بھی چند گام
کرانی وصیت کرے وہ تمام

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ

کہا میرے بیٹو نصیحت سنو
تم اک در سے داخل نہ کیجیے ہو

پر اک ہو کے داخل جدے باب سے
بہت خوب جانا ہے ابواب سے

سنا میں نے ہیں مصر کے پانچ باب
سبھی ہر باب سے تمکو جانا صواب

سنو اسکو یعقوب نے انکو کیوں
کہا ایک ہی در سے داخل نہوں

سبب یہہ کہ انکو نہ لگ جا نظر
کہ تھے سب حسین اور بہت خوب تر

سے نظر حق ہے اور عین کو حق تو جان
نبی کا ہے فرمودہ تو اسکو مان

وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ

نہیں کر سکوں دور تم سے ذرا
ہو آوے خدا کی طرف سے بلا

کسیکا نہیں حکم غیر از خدا
ہٹا دے وہی چاہے اپنی قضا

نبی نے کہا جو قضا ہے سو ہو
رہے کوئی خوش یا کہ ناراض ہو

روایت ہے تھا اک مکان خراب
تھا اسمین بالکل طعام و شراب

ولکن اکثر الناس لا یعلمون

کہا پھر یعقوبؑ نے یہہ کلام	علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ه

اُسی پر توکل کیا میں نے اب	کریں یہہ جو صاحب توکل ہیں سب

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَھُمْ اَبُوْھُمْ مَا کَانَ یُغْنِیْ عَنْھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ

ہوئے جبکہ داخل وے جا مصر مین	کہا جس طرح باپ نے تھا اُنہین
نتھا اُنسے یہہ کہ ہٹا وے قضا	بچاوے جو پہنچے خدا سے بلا
مگر یہہ کہ تسکین دلکی ہوئی	تسلی وہ یعقوبؑ کی اُسمین تھی

اِلَّا حَاجَۃً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضٰھَا

مگر دل مین یعقوبؑ کے تھی جو بات	ادا کر گیا اُسکو وہ نیک ذات
کیا منع سب ملکے داخل نہون	کہ تا وے نظر بد سے گھایل نہون
سبب یہہ کہ تھی اُسکو شفقت کمال	بچانا کہ آجاوے اُنپر وبال
نہین تو قضا حق کی ٹلتی نہین	کوئی اُسمین تدبیر چلتی نہین

وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ

مقرر تھا وہ عالم باخبر	بہت علم و دانش پہ تھا نظر
سبب یہہ کہ ہمنے سکھایا اُسے	یقین اور ادب سب بتایا اُسے
اسیواسطے بس یہہ بولا وہ ہے	کہ ما اغنی عنکم من اللہ من شیء

چلا جلد پوشیدہ وہاں سے شتاب | کیا اپنی چادر سے منہہ پر نقاب
در شہر سے جب کہ خارج ہوا | تو دیکھا کہ یامین ہے اسجا کھڑا
کھڑا ہی وہ اسجا پہ حیران سا | تحیر سے ہر اک کو ہی ہے دیکھتا
گیا دو سے ہر دور سے یوسف شتاب | چھپا اپنے چہرے کو ہو در نقاب
وہ باہر کی جانب سے آیا وہاں | کھڑا تھا وہ یامین حیران جہاں
نمایاں ہوا دور سے ایسے ڈھب | کہ داخل گویا مصر میں ہے اب
قریب اسکے پہنچا جو یوسف امام | کیا اپنے بھائی کے اوپر سلام
پھر عبری زبانمین کیا یہہ سوال | کدھر سے تم آئے ہو کیا ہی خیال
کہا شام سے مین تو آیا یہان | نہین ہون مین واقف یہانکی زبان
تو ہی کون سمجھے جو میرا کلام | نہین جانتا کوئی جز اہل شام
کہا مین سمجھتا ہون عبری زبان | ترے ملک مین مین رہا کئی زماں
کہا پھر یہہ یوسف نے ہی کیا سبب | کہ اسطرح ہو جو آیا تو اب
کہا گھر ہوا ہی ہمارا تباہ | ہمارے ہی آنکھون مین عالم سیاہ
گئی برکت اس گھر کی اور اسکا نور | ہوا جب سے ہی یوسف اس گھر سے دور
میرا بھائی بیٹا تھا یعقوب کا | اور نام اسکا یوسف تھا مجھ سے بڑا
کہا بعد اسکے ہے اب کیسا حال | کہا رنج و شدت ہی سب پر کا
یہہ کہہ کر کہا اسنے یا حسرتا | مصیبت ہوئی سخت وا حسرتا

یہ کہہ کرکے داخل ہوا گھر میں وہ
تھے سب سے السلام گیا گھر میں وہ

ملا پھر یامین ان سب سے آ
نہایت ہی شادی و فرحت میں تھا

کہا بھائیوں نے کہ تجھکو کبھی
نہیں ہم نے دیکھا ہے ایسا خوشی

کہا اک ملا مجھکو ناقہ سوار
تمھارا ہی میں تھا کرتا انتظار

لگا بولنے مجھسے عبری زبان
ہوا اسکے دل خوش میرا نا کہان

مجھے ایک شب کی دی تھی جو چیز
کہ ہر اک کی آنکھوں میں ہووے عزیز

کہا تب یہودا نے مجھکو دکھا
تجھے کون سی چیز دے کے گیا

دیا اسنے کنگن کو بازو سے کھول
تعجب کیا سب نے دیکھ اسکا مول

کہا پھر یہودا نے یہ بھی زجاج
میرے باندھ دے اسکو بازو پہ آج

کہ لڑکا ہے تو اسکو دیوے کہیں
گئی چیز جب پھر وہ ملتی نہیں

لیا اسنے بازو پہ اپنے لگا
کہا پھر شمعون نے مجھکو دکھا

جو دیکھا تو بازو سے جاتا رہا
لگا کرنے واحسرتا حسرتا

دو آیا تھا بازو پہ یامین کی
خوشی اسنے وہ جان غمگین کی کی

وہ بولا کہ ہے میرے بازو پہ اب
اُسے اور جا پر کر دست طلب

دیا پھر شمعون کو اسنے آ
اُسی وقت اُس پاس گم ہو گیا

بزور اسکو لیتے تھے سب چھین کے
وہ آتا تھا بازو پہ یامین کے

لے سکا چلا کچھ نہ کنگن سے بس
ہوئے تھک کے لاچار وہ سب دس

کہ حال اسکا اپنا ہمین آیا یاد
ہوئی اس لئے ہم کو کلفت زیاد

نہین ہم کو کھانیکی کچھ آرزو
نہ کھانا مین سے کھانا یہان ہم کبھو

کہا اسنے تجھ سے اب اُٹھ جاو تم
کسی اور گھر بیچ جاو کھاو تم

دیا حکم پھر خاص گھر مین کہ اب
رکھین جا کے ویسے خوان کھانیکے سب

خدا نے بھلایا انہین سب وہ حال
فرو انکے دل سے ہوا یہہ ملال

کہا پھر یوسف نے اب جتنے ہو
تم اک خوان پر بھائی دو دو رہو

جو دو ایک ماں سے ہو اک خوان پر
وہ کھانیکو کھاوین یہان بیٹھ کر

وے دو دو گئے بیٹھ خوانون پر آ
خوشی سے ہر اک کا تھا چہرہ کھلا

مگر ایک یامین بیٹھا رہا
اکیلا وہ غم کھا کے روتا رہا

کہا پھر ملک نے تو روتا ہے کیون
غم و درد سے جان کھوتا ہے کیون

کہا بھائی اپنے کو روتا ہون مین
غمین دل مین یوسف سے ہوتا ہون مین

جو ہوتا وہ مین بیٹھتا اسکے ساتھ
کرون کیا نہین زندگی میرے ہاتھ

کہا ازین ہے کوئی بھائی ترا
کہ ہو ایک ماسے تب اسنے کہا

کہا ماسے میری اور کوئی نہین
مگر ایک یوسف تھا سو وہ نہین

کہا کیا ہوا اسکا کیا حال تھا
کہا مین نہین جانتا کیا ہوا

گئے بھائی لے اسکو جنگل مین سب
کہا آ کے ہم کو ہوا یہہ غضب

کہ یوسف کو بھیڑئے نے آ کھا لیا
اکیلا کو اُس دشت مین آ لیا

ہوا اور دو غم سے نہایت نڈھال
ہوا سخت ہی تنگ وہان اسکا حال

قریب اسکے تھا جائے جی بھی نکل
اسیوقت منشا کے سارا خلل

وہ لے آکے جبریل نے یون کہا
کہ ہے تجھکو یوسف یہہ حکم خدا

کہ صورت دکھا اپنی یامین کو
نہین تو کوئی دم مین مرتا ہے وہ

کوئی دم مین جاتی ہے اب اسکی جان
تو اس بھائی کو پھیر پاوے کہان

اٹھا وہان سے پھر جلد یوسف شتاب
گیا بیٹھ خلوت مین با اضطراب

ولد اپنے منشا کو اسنے کہا
کہ عم اپنے یامین پاس اب تو جا

مقابل مین جا بیٹھیو اسکے تو
جو پوچھے تو یہہ کیجیو گفتگو

تو اب بولیو اس سے عبری زبان
یہہ کہیو مین یوسف کا بیٹا ہون جان

خدا نے مجھے حکم اب یون دیا
کہ یامین پہ ہو ذرا چشم وا

گیا وہان سے منشا وہ پہنچا وہان
کہ تھا جس جگہہ اسکے غم کا مکان

گیا سامنے بیٹھ جون آفتاب
نتھا ذرہ یامین کا بھی حجاب

سراسر لباس اسکا زربفت تھا
جڑے اسمین یاقوت بی انتہا

اسے دیکھ کر سخت حیران ہوا
کہ اک اور اب غم کا سامان ہوا

کبھی شکل دیوار پر تھی نظر
کبھی اسکو دیکھے تھا وہ سانس بھر

نتھا فرق دونو مین بے کچھ حجاب
گویا نکلے اک شب مین دو ماہتاب

نہ زیادہ نہ کم انمین ہے کوئی شی
گویا ایک خورشید کا نور ہے

مسافر جو آتا ہے اس راہ کو — کرے اس سے بھی جا بجا گفتگو
یہہ سنکر کے رو یا وہ آواز سے — ہوا با برا اپنے وہ انداز سے
کہا پھر تری زوجہ ہے یا نہین — کہا ہے ولے ہین کہین وہ کہان
کہا اس سے اولاد ہے تیری کچھ — ذرا اسکا احوال کہہ مجھسے کچھ
کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام — اب احوال کہہ انکا مجھسے تمام
کہا ایک کا نام وہم ہے تو جان — اور اس دوسرے کا ہے یوسف تو مان
کہا ذئب ہے یہہ تیسرے کا ہے نام — اسطرح رکھے ہین تینو کے نام
کہا تو نے یہہ نام کیسے رکھے — کہا جیسے یاد آئے ویسے رکھے
تولد میرے گھر مین جبکہ ہوا — تھا اس گھڑی دل اُپر غم ہوا
رہا تھا لہو تیرے کرتے پہ جم — رکھا اسلئے نام اسکا مین دم
یہہ بھیڑیکا یاد آیا مجھکو عجب — رکھا دوسرے کا مین تب نام ذئب
کہا یاد تجھکو مین یوسف کے بار — کہا مین نے اسکو بھی یوسف پکار
کہا بھائیون پاس چل اب چلین — ذرا چل کے انکی خبر آج لین
کہا بعد چالیس برس کے ملا — تو ہم سے پھر اب کیون کرے ہے جدا
کہا تجھکو رکھونگا مین اپنے پاس — نہو دل مین ہرگز تو اپنے اداس
سوا اسکی ہے تدبیر اک مین نے کی — ولے اس سے غمگین نہو تیرا جی
کہ پوشیدہ غلہ کے پیمانہ کو — رکھونگا ترے بار مین حیلہ کو

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ

قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ

لگے کہنے پھر یوسف کے غلام / سب نے اونٹوں کے بٹھائے تمام
کہا پھر غلاموں سے سن لو یہ آج / کہ دیتے ہو بھر بھر کے تم جس سے ناج
وہ اسباب یامین میں جا دھرو / کسیکو خبر اسکی ہرگز نہو

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ

کہا جب کہ تیار سامان سب / دیا انکو کرتے تھے جو کچھ طلب
تھا جسمیں یہ اسباب یامین کا / رکھا اسمیں پانی کے برتن کو جا
کہی ابن عباسؓ نے یہ کلام / زبرجد کا تھا وہ پیالہ تمام
روایت ہی تھا سرخ یاقوت کا / وہ یوسفؑ کے پانی کے پینے کا تھا
عزیز اسکو رکھتا تھا ہر دم عزیز / عزیز اسسے زیادہ نتھی کوئی چیز
اسیواسطے کہیں اسکو کہا / عوض اسکے بھائی کو اسنے لیا
ہوئے مصر سے جب کہ آگے رواں / کہا اک مصاحب کو ہو تو دواں
کئی سو تو لے ساتھ اپنے سوار / دیا تجھکو اس بات کا اختیار
یہ جاتا ہی جو قافلہ شام کا / انہیں گھیر کر پھر میرے پاس لا
کہ پینے کا برتن میرے لے گئے / یہ سب مجھکو آکر دغا دے گئے
نکل آوے جس پاس پیالہ میرا / وہ ہے چور ہرگز یہاں سے نہ جا
ہوا حکم سنکر یہ جلدی سوار / دیا سب کو اونٹوں سے انکے اتار

ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ

قَالُوۡا فَمَا جَزَآؤُہٗ اِنۡ کُنۡتُمۡ کٰذِبِیۡنَ ہ

کہا اُن سے شہر کے لوگون نے آ ... بتاؤ کہ کیا چور کی ہے سزا

اگر سارے تم اسمین جھوٹے ہوئے ... سزا اُسکی کیا پھیر تم کو ملے

قَالُوۡا جَزَآؤُہٗ مَنۡ وُّجِدَ فِیۡ رَحۡلِہٖ فَہُوَ جَزَآؤُہٗ

کہا جسکے اسباب مین جام ہو ... وہی ہے عوض اُسکی ہم سے سنو

اُسے اپنا کر لیجیو تم غلام ... کہ آئندہ ایسا کرے پھر نہ کام

یہہ تھی اُس زمانہ مین اِک رسم عام ... کہ کرتے تھے وہان چوٹے کو غلام

ہمین حکم ہے ہاتھہ کو کاٹ لین ... انہین حکم تھا عبد اپنا کرین

کَذٰلِکَ نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ ہ

اسیطرح ہم ظالمونکو سزا ... دیا کرتے ہین بوجھہ لو تم ذرا

یہی شرع یعقوب مین حکم تھا ... کہ جسپر وہ ثابت ہو چوری ذرا

برس روز تک چور ہوے غلام ... کرے اپنے مولا کی خدمت تمام

اُنہون نے یہی حکم جاری کیا ... وگرنہ روبہ تھا یہہ مصر کا

کہ جو کوئی کرتا تھا چوری وہان ... وہ ضامن ہوا مثل کا بے گمان

بِنا کی منادی نے یون بر ملا ... کہ اُلٹا پھرے مصر کو قافلا

ہٹے سب کے سب آئے وشتے نے گھر ... بَلا سے وہ چور یکے تھے بے خبر

کہا اُنکو یوسف نے اتنا کرم ... کیا تم پہ ہم نے بہت سا بھرم

کہا بھائی نے اسکے جو گم ہو گیا | کچھ اسباب پہلے چرایا بھی تھا
کہا انکو یوسف نے اسکا بیان | چرایا تھا کیا تم کرو سب عیان
کہا ایک سونیکا بت تھا تمام | وہ خالہ کے پاس اسکے رہتا مدام
کہا بعض نے اسکی نانی کا تھا | عبادت وہ کرتی تھی اسکو سدا
کم آتا تھا آنکھوں سے اسکو نظر | لیا ساتھ اسنے اس بت کو مگر
یہہ یوسف کے ماں نے کہا جلد جا | تو لے بت کو آگے سے اسکے اٹھا
تو لڑکا ہے ہرگز نہو تیرا نام | کیا پھیر یوسف نے پورا یہہ کام
ہوئی جب فراغت عبادت سے تب | کیا اسکی نانی نے بت کو طلب
لگی ڈھونڈھنے اپنے معبود کو | ولیکن نہ پہنچی وہ مقصود کو
دیا اسکے بھائی نے اسکو اڑا | کہیں اسکا پایا نہ ہرگز پتا
ہنسا سنکے یوسف پھر آیا بر | روایت ہے اک اور بھی غور کر
کہ نانی کے بت کو وہیں توڑ کر | دیا پھینک یوسف نے ادھر ادھر

فَاَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ

چھپایا اسے اور نہ ظاہر کیا | رکھا اپنے دل میں ظاہر کیا
نہ یوسف نے یہہ بھید انسے کہا | رکھا اسکو دل ہی میں اپنے چھپا

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا

کہا چوری کرنے میں تم سب ہو برا | بھرا ہے دلوں میں تمہارے حسد

قال معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ

مگر تو بسپاس بابا کے حال | سوا اُسکے تھا اور کیا احتمال

اِنَّا اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۵ ع

گر اس جرم میں ہم کرین تم کو اوار | تو تحقیق ہو ظالموں میں شمار

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا

ہوئے جبکہ مایوس اس کام سے | وے درگاہ سے شاہ کے سب اٹھے

جدے ہو کے کرنے لگے مشورت | یہہ کہتے تھے بے اسکے اب جاؤ مت

کہ یہہ سمجھ کے اب باپ پاس | کہ یعقوب ہوگا نہایت اداس

قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

بڑے بھائی نے سب سے پھرلوں کہا | کہ بابا نے تھا عہد تم سے لیا

خدا کا یہی عہد قول اور قسم | بغیر اسکے جانا بہت ہے ستم

وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ

اور پہلے سے وہ زیادتی تم نے کی | جو یوسف کو ایذا بہت تم نے دی

کیا آخر یوسف کو سب نے تم نے گم | جواب اسکا اب جاکے کیا دوگے تم

لگے کرنے آپس میں یہہ گفتگو | کہ اب کیجے اس بات کی جستجو

کرین شاہ سے مل کے ہم سب قتال | لڑائی سے لین اسکا سب مال و مال

کہا سنکے اسوقت روبیل نے | کہ ہم مین سپاہی سبھو مین جنے

امیر اور وزیرون کو سب کی تمام | اکیلا مین کرونگا ان سبکا کام

گئے اور بھائی تو بازار کو
ہوا سامھنے شاہ کے وہ کھڑا
کہا العزیز نے سن اس بات کو
نہین اک کرون سخت آواز عام
مرے ساری خلقت ابھی ہول کھا
یہہ کہہ کرکے تیار ہونے لگا
کہا اپنے بیٹے کو یوسف نے تب
یہودا کے پیچھے سے لڑکے نے آ
فرو ہو گیا اُسکا غصہ تمام
یہودا نے دیکھا جو ادھر اُدھر
مگر ایک لڑکا ہی خورد سال
پکڑ اُسکو اُسنے ملا پیار و
تجھے آتی ہے تو بتا کون ہے
دیا کچھ نہ لڑکے نے اُسکا جواب
سنی بھائیون نے یہہ اُسکی صدا
لگے کہنے کیا ہو گیا تھا سبب
کہا اسنے یہہ آل یعقوب سے

یہودا گیا شاہ کے دربار کو
خفا ہوکے یوسف سے کہنے لگا
ابھی لاکے یامین کو ہم کو دو
کہ بچے گرین حاملہ کے تمام
تماشا تجھے اب دکھاؤن ذرا
لہو مین وہ تلوار دھونے لگا
کہا ہاتھ اپنا رکھیو پشت پر اب
جو ہین پیٹھ پر ہاتھ اُسکے رکھا
رہا تن مین اُسکے نہ قوت کا نام
نہ آیا کوئی اور اُسکے نظر
کھڑا ہے وہان وہ جو صاحب جمال
کہا آل یعقوب کی تجھسے بو
کہ تجھسے پیاری نہین کوئی شے
تحیر یہودا کو تھا بیحساب
چلے وہان سے اور اُسکے سب پاس آ
کہ آیا نہین تجھکو اتنا غضب
وہ لے ظاہر اُسسے نہین کوئی شے

حَتّٰی یَأْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ

یہاں تک کہ دے اذن مجھکو باپ ۔ بلاوے مجھے پاس اپنے وہ آپ

اَوْ یَحْکُمَ اللّٰہُ لِیْ

و یا حکم اللہ مجھکو کرے ۔ تو اُس وقت بلدہ یہاں سے ٹلے

وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ہ

وہی ہے بڑا حکم الحاکمین ۔ اور بندہ ونہی ارحم الراحمین

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ

چلو جاؤ تم سب طرف باپ کے ۔ کہو جاکے یہہ بات تم باپ سے

کہ چوری تیرے ابن نے جاکے کی ۔ ملک کی کچھہ اک چیز ہے اُسنے لی

سنو ابن عباسؓ کا یہہ کلام ۔ گئے بھائی کنعان کو شکے تمام

گئے باپ پاس اور خبر جاکے دی ۔ کہ یامین نے وہانپہ چوری جو کی

اُسے شاہ نے قید مین کر لیا ۔ ہمین حکم جانے کا اُسنے دیا

کہا چوری اُسکی ہنوز بہار ۔ کہ ہے قایم اللیل صایم نہار

وَمَا شَھِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا

گواہی نہین ہم نے اُسوقت دی ۔ مگر اُسکی جو آنکھہ سے دیکھہ لی

سقایہ بہایا مین سکے اسباب مین ۔ نکلا کیا کہے کوئی اسباب مین

وَمَا کُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ہ

تمھارے یہہ نفسون نے تم سے کہا	کہ لے چلئے یامین کو یہان سے اٹھا
تمھاری ہوئی منفعت پر نظر	اسیواسطے تمکو پہنچا ضرر

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا

سو اب چاہیے صبر کرنا جمیل	کہ اللہ ہے اپنا ہم الوکیل
ہے نزدیک لاویگا سب کو اِلٰہ	کہ سب سے بڑی اُسکی ہے بارگاہ
یہودا اور یامین و یوسف تمام	سب آوینگے البتہ یہان لاکلام

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ٥

کہ تحقیق دانا ہے وہ اور حکیم	وہی سارے باتونکا ہیگا علیم
دیا جسنے اسطرحکا ہم کو غم	خوشی بھی وہین دیگا وہ بے الم
روایت ہے جبریل یعقوب پاس	جو آیا تو دیکھا اُسے جی اداس
کہا مجھسے رکھتا ہے تو کچھ سوال	کہا کہہ تو تا آج ایزد تعال
مرے پاس بھیجے ملک سو تکو	کہ پوچھون مین اُس سے جو مطلب کہو
لیا علم جبریل نے حق سے جا	فرشتہ اُسیوقت نازل ہوا
کیا اُس سے یعقوب نے یہہ سوال	وہی اُسکو قسم ایزد ذوالجلال
کہ یوسف کی تو نے نکالی ہے جان	وہ زندہ ہے یا مرگیا دے نشان
کہا اُسکی جان مین نہین قبض کی	وہ دنیا مین ہیگا نہایت خوشی
اُسے ملک اور مال اشکر دیا	خزانے کا مالک خدا نے کیا

قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ

کہا میرا شکوہ نہین جز خدا — اُسیکی طرف رنج مین ہے ندا

مین درد اپنا کہتا ہون اللہ سے — میرا کام ہے اُسکی درگاہ سے

انسؓ سے روایت ہی یعقوبؑ کا — مواخات کا ایک اخ اُسکا تھا

وہ آیا کہین سے تو اُسکے پاس — لگا پوچھنے دیکھ اُسکو اداس

کہ یعقوبؑ مجھسے بیان اسکو کر — کمر کیون ہوئی کج گئے کیون بصر

کہا غم نے یوسفؑ کے بینائی لی — کمر کج یہہ پیرا مین سے غم نے کی

اسی باتین آئے روح الامین — کہا حق یہ تجھکو نہین ہے یقین

کہا رب نے بھیجا ہے تجھپر سلام — پھر اُس بعد تجھسے کیا یہہ کلام

کہ شکوہ میرا غیر سے کیون کیا — نہ آئی ذرا بھی تجھے کچھ حیا

کہا پھر یعقوبؑ نے میرے رب — کمر اور آنکھین گئین میرے سب

خوشی پہلے مرنیسے تو مجھکو دے — میرے دلکی یہہ آرزو مجھکو دے

پھر اُس بعد جو چاہیئے کیجیو — پر تجھ پہ ندا تو خوشی دیجیو

پھر اُسوقت جبریل نے یون کہا — کہ غم کو ترے اب ہوئی انتہا

ترے حق مین رحمت کا دریا بہا — اور اسطرح ارشاد حق نے کیا

مجھے اپنی عزت کی ہیگی قسم — نکلتا جو پایا مین وہ یوسفؑ کا دم

ملاتا انہین زندہ کرکے شتاب — نہ تجھپر کھلے پھر غم کی کتاب

مراد اسکی یہہ ہی کہ مجھکو خبر | ہی یوسف کی تمکو نہین بیشتر
سبب یہہ کہ یوسف کے جینے کی | خبر اسکو دی تھی فرشتے نے تب
کہا اُسنے اولاد کو اس لئے | مین جانوں ہون اور تم ہاین جانتے
ہوئی جبکہ یعقوب کو یہہ خبر | کہ یوسف ہے زندہ وہین کچھ خطر

يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ

کہا بیٹو جاؤ کرو تم تلاش | ملے تمکو یوسف وہان مین کاش

وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ

نہ مایوس ہو رحمت حق سے تم | کہ شاید ملین جو ہوئے تم سے گم

إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ

نہ مایوس رحمت سے ہرگز ہوا | خدا کی مگر قوم کفار کا
کہا پھر یہہ اولاد نے اس سے آ | یہودا اور یامین کو جو کہا
انہیں ڈھونڈھنا تو بہت ہے بجا | و لیکن نہ آوے گا جو ہے مرا
پڑی قبر مین جا کے یوسف کی خاک | مگر اسکے غم مین کریبانکو چاک
اُسے کہا یا پھر بیٹے مدت ہوئی | خبر اسکی کس طرح لاوے کوئی
کہا پھر سنو تمکو بات نے | کہ تو مصر کے شاہ کو خط یہہ دے
یہہ مضمون نامے مین واسطے لکھا | کہ یعقوب بیٹا ہی اسحاق کا
براہیم کا بیٹا اسحاق ہے | خدا کی رضا مین بڑا طاق ہے

لئے بھائی ہے لیکے یہان اسے
کہا سے چرایا ہے تحفہ شاہ کا
کیا قید تھے اسے اس لئے
نہ چوری ہو ہم سے نہ ہو ہم مین چور
اگر چھوڑ دو اسکو تو احسان ہے
فقیرونکی لیستا ہی جو بد دعا
سُنا ہی کہ تم نے سقایہ کو لے
نکر کام ایسا یہہ ہی کام بد
نکر ایسا بیٹونکی اولاد سے
سُنا ہی کہ یہہ ہم نے کہ تو ہی کریم
تو دے چھوڑ بیٹے کو یہہ ہی سوال
جو ہے دل مین اپنے زبان پر اگر
تجھے اور تیری ساری اولاد کو
کہ دعوے ہے مظلوم کی مستجاب
تھی تبلیغ احکام کی اپنا کام
ہوا جبکہ نامے کا مطلب تمام
گیا مصر مین جبکہ یہہ قافلا

پھر آئے اسے چھوڑ دو کہنے لگے
وہ ہی چور اب آئی درگاہ کا
ولے ہم نہین اُس بن الم مین پھنسے
نہ ناحق کا کوئی کرے ہمپہ زور
نہین تو خدا کی بڑی شان ہے
وہ پاتا ہے اپنے کئے کی سزا
چھپا کر رکھا پاس یا مین کے
بدی اسکی باقی رہے تا ابد
نہ بھول انکو اپنی ذرا یاد سے
ہمارا ابھی رب ہے رؤف رحیم
دعا کر نبی سے پہلے ابی خوش خصال
وہ آیا تو پہنچے گا بیشک ضرر
بہت ہی ضرر یہہ سمجھنا کہ ہو
نہین اسکے اور حق کے کوئی حجاب
سو ہم رکھتے تمکو بس والسلام
چلے مصر کو سارے خاص عام
یہودا نے کی پیشوائی تب آ

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ

اور لائے ہین ہم پونجی کھوٹی تمام — ہہین اُسکے بدلیمین ملتا طعام
وہ مردود اور غیر مقبول ہے — کبھی اُسکا لینا نہ معمول ہے

فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا

ہمین باپ کو پوری تو دیجیو — نظر کھوٹی پونجی پہ مت کیجیو
تو دے ہم کو صدقہ کرم ہم پہ کر — نہ جید ردی پر تو کرنا نظر

إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ

کہ تحقیق اللہ دیوے جزا — جو دیتے ہین صدقہ اُسکو بی انتہا
یہہ سُنکر کے یوسف ہوا دلمین نرم — گرے اُسکی انکھون سے اشک گرم

قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ

کہا جانتے ہو کہ کیا کیا کیا — ہر اک تم نے یوسف سے مکر اور دغا

وَأَخِيهِ

اور اُسکے کیا بھائی کے ساتھ کیا — جدا بھائی سے اُسکے اُسکو کیا

إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ

کیا تم نے انجان پن سے یہہ کام — ہوا تمکو نسیان ہمین تمام
اُتر تخت سے بھائیون پاس آ — انہین منع کر اس طرح سے کہا
کہ اب ترجمان کو کیا ہین لیے دور — کرون بات تم سے مین اپنے حضور

کہا بھائیو نسے یہہ یوسف نے تب ‌ ‌ ‌ خبر مجھکو دیتا ہے صاع سب

کہو تو میں اوچھون تمہاری خبر ‌ ‌ ‌ کہا پوچھو اسبا تکا کیا ہے ڈر

سلا اُس نے سر آسمان ماری وہی ‌ ‌ ‌ بہت خوب بیلے سے آواز دی

کہا پھر جھکا کر کے یوسف نے کان ‌ ‌ ‌ سمجھتا ہون مین اُسکی ساری زبان

یہہ دیتا ہے اسوقت مجھکو صدا ‌ ‌ ‌ کہ کی بھائی کے ساتھہ تمنے دغا

نہ راضی تمہارے تھے اُسکا باپ ‌ ‌ ‌ سمجھ فایدہ اپنا لائے تم آپ

ملا اُسکو یہہ اُسکے پیالے پہ یار ‌ ‌ ‌ کہا صاع کہتا ہے یون اب پکار

کہتی یہہ صحبت تمہاں باپ کی ‌ ‌ ‌ کیا یا مین کی کچھو تم جو کسی

نہ دنیا ہو دن اُسکا ب ہا دا ‌ ‌ ‌ حفاظت سے رکھنا اُسے تم بھلا

کہا شیطہ یہہ یا مین شاد سے ‌ ‌ ‌ تیرا صاع سب شے کی اخبار دے

برے بھائی کہتے ہین بھیڑیے آ ‌ ‌ ‌ پکڑ کر اُسے دشت مین کھا لیا

بچا کر اُسے پھر اُسکی صدا ‌ ‌ ‌ لگا کہنے اب صاع یون کہا

کہ جھوٹے ہین بھائی ترے یہہ تمام ‌ ‌ ‌ عبث بھیڑیے کا یہہ لیتے ہین نام

کرین آپ اور جانور کو لگائین ‌ ‌ ‌ سزا اُسکی پاتے خدا سے یہہ پائین

رہتے ساکت ان سر کو جھکا ‌ ‌ ‌ کہا اسمین یوسف نے کہتے ہو کیا

کہا نہ ہی صاع یہہ راست گو ‌ ‌ ‌ گنہنگار ہین ہم دو چار ہو کر و

اسی طرح پھر اُسکے اقرار سن ‌ ‌ ‌ کہا اُنسے یوسف نے گردنکو دھن

کہا اسکی آنکھیں تو جاتی رہیں
یہاں تک وہ رویا کہ باقی نہیں

قمیص اپنا لا کر کے انکو دیا
کیا انکو رخصت اور انسے کہا

اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا

کہا تم یہہ لیجاو کرتا میرا
اسے ڈالدو باپ کے منہ پہ جا

گئی اسکی بینائی آوے گی پھیر
کرو تم نہ جانے میں کچھ اپنے دیر

وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ

پھر آؤ یہاں اہل کو اپنے لے
وے سب آویں کوئی نہ باقی رہے

روایت ہی تھے اہل چالیس تن
سبھی کو کہا لائیو بے سخن

مگر کچھ نہ بھیجا کسی کے لئے
نہ نقدی نہ کھانا نہ کپڑے سئے

فقط ایک کرتا سو بھیجا تہا
وہ یعقوب کو تھا روانہ کیا

بیاں اسکا کرتا ہوں تجھ سے تمام
کہے ابن عباس سے یہہ کلام

کہ اللہ کا حکم یوسف کو تھا
کہا جبطرح سے اسی ڈھب کیا

روایت میں ہے یہہ کہ جبریل آ
اسیطرح یوسف سے تہا کہہ گیا

کہ کرتے کو جلدی روانہ کرو
نہ اسمیں ذرا بھی بہانہ کرو

کہ بیمار کو ہے شفا جلد تر
ہے کرتے میں تیرے شفا سربسر

پڑے تھے جب ابراہیم آتش میں آ
قمیص اسکو یہہ حق نے اسدم دیا

وہ جنت سے آیا تہا تھا دلپذیر
دیا اسنے اسحاق کو وہ حریر

اُسے تھا بڑا الفت یعقوب سے
یہہ کی پھر باندی نے رب سے دعا
کہا جی سے تو بھی جدا کیجیو
یہہ دی ہاتف غیب نے پھر ندا
جسے دوست رکھتا وہ یعقوب ہے
بشیر اُسکے بیٹے کا جو نام تھا
ہوا مصر میں جبکہ یوسف مقیم
ولیکن نہ جانے تھا ہے وہ غلام
کیا اپنا یوسف نے اُسکو رسول
وہ پاس اُسکے رہتا تھا ہر دم قرین
دیا بھیج اُسکو وہاں باپ پاس
یہہ تقدیر حق تھی کہ فرزند آ
ملا پہلے وہ جا کے یعقوب سے
نبی نے کہا جو کہ ما سے جدا
جدا دوست سے اُسکے کر دے گا تا
کہا اور اُسکو شفاعت نہو
چلا مصر سے جبکہ ہی تھا بشیر

کہ تا وہ دکھہ سارا دنیا میں سہے
کہ یعقوب نے میرا بیٹا جدا
کرم مجھ پہ میرے خدا کیجیو
کہ تیری ہوئی مستجاب اب دعا
کئی دن میں جاتی ہے وہ اُس سے شے
خریدا تھا یوسف نے تاجر سے آ
ہمیشہ بشیر اُسکا رہتا ندیم
کہ بیچا تھا یعقوب نے لا کلام
وہ جانے میں ہرگز نہ ہوتا ملول
نہایت غریب اور بغایت امین
کہ ما اُسکی رہتی تھی ہر دم اداس
وہ کنعان میں آ اپنی ما سے ملا
کہا لو مبارک کہ یوسف کو لے
کرے اُسکے بیٹے کو تو بھی خدا
رہے ہجر میں وہ خراب
رضامند حق تا قیامت نہو
ہو اُسنے کہا ای خدائے خبیر

ولما فصلت العیر

قال ابوهم انی لاجد ریح یوسف

لولا ان تفندون

جو یعقوب کے پاس آیا بشیر
اٹھا سرمہ ہوا انکو بصیر

قمیص اسکے منہہ پر جو ڈالا شتاب
اٹھا اسکی آنکھوں کا بالکل حجاب

لگا دیکھنے حال یوسف کا سب
کہ یوسف کہاں ہے کہو سادیں اب

کہا وہ تو ہی ہیں اسلام پر
برائے ثبت ہی وہ اسی کام پر

کہا اب ہوئی ساری نعمت تمام
خدا نے دیا اسکو ہو علم تمام

ہوا منکشف تو وہ پھر ادبار سے
لگا کہنے ان سب کو دلشاد سے

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

کہا تم سے میں نہیں تھا کہا
مجھے علم اللہ نے وہ دیا

کہ تم اسکو ہرگز نہ تھا جانتے
بوصل خدا وہ عطا ہے مجھے

کہا سب نے سب نے ہو کر بعلم
ہمارے گنہ ہوں کسی طور کم

کہ بلد جاوے ہمارا یہ جرم
تمہیں جو دیا ہم نے رنج و الم

یہ تم سے ہمارا یہی مدعا
کہ حق میں ہمارے کرو تم دعا

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ

کہا سب نے تم تو ہو ہم سب کے باپ
کرو مغفرت کی طلب حق سے آپ

ہمارے گناہوں کی بخشش طلب
کرو تم کہ مخطی ہیں ہم سب کے سب

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

کہا رب سے اپنے کرونگا دعا
کہ بخشے تمہارے گنہ اور خطا

ولیکن ہوا مجھکو یون حکم رب
تھین دو طرح کی یہ اسکا خوشی
تلے حظ کے تھا اور یہہ بھی لکھا
جو کچھ چاہیئے ویسے کے لئے
ہے اک لخت ان سب پہ سونیکا کام
تیری وماپنہ جتنی کہ اولاد ہے
ہر اک کے لئے ہی سواری تمام
ہر اک ساتھ خدمت کے ہی اک غلام
ترے واسطے ہین نئے ایسا لباس
ہے لعل اور زبرجد ہی اسمین جڑا
عمامے ہین شاہانہ اور طیلسان
خدا کی قسم تجھکو دیتا ہوں مین
تجھکو یہان زہد کو اختیار
بدل کر تو پاپوشاک یہان آئیو
کہ حاسد نہ کچھ طعن تجھپر کرین
نہو فقر اور مسکنت کا حساب
کہ قبطی یہان سخت کفار ہین

کہ تم سبکو اسجا کرو مین طلب
لقا کی خوشی اور عطا کی خوشی
کر ای باپ جلدی سے اسجا پہ آ
بہت مین نے تیار کپڑے کئے
قمیص اور عمامہ مذہب تمام
تجھے سب کی اسجا اُبر یاد ہے
ہے سونے اور چاندیکی اسکی لگام
ہر اک کے لئے اور تجھے مین عام
بنایا ہے جو ہو وہ دور از قیاس
نہین اسکی قیمت کا کچھ انتہا
کہ دنیا مین جسکا نہ دیوے نشان
یہہ تجھسے بڑا عہد لیتا ہوں مین
جب اگر کرے مصر مین تو قرار
سبھو نکو تو حشمت یہہ دکھلائیو
مجھے آن کر یہان وطعنہ نہ دین
یہان آئیو تم لصبر انتساب
نہ کچھ مومنون پر وے طعنہ کرین

کرو جا کے تم پیشوائی تمام ۔ کہ آئے ہیں یعقوب علیہ السلام
ملے پہلے یعقوبؑ سے سی ہزار ۔ عرب کے تھے گھوڑے عرب کے سوار
کیا سجدہ اُنسے یعقوبؑ کو ۔ کہا اُسنے پوچھو کہ تم کون ہو
کہا ہم ہیں یوسفؑ کے لشکر تمام ۔ ترے پاس حاضر ہیں سب خاص و عام
ہوا دیکھ کر انکو یعقوبؑ دنگ ۔ چلا ایک فرسنگ لے انکو سنگ
ملے پھر اتنے میں انکو سوار ۔ کہ تھے روم کے سارے وے سی ہزار
اُنہوں نے بھی آکر کے سجدہ کیا ۔ اُتر کر کے پاؤں پہ بوسہ دیا
یہہ پوچھا کہ بتلاؤ تم کون ہو ۔ کچھ اپنا پتا بھی ذرا ہمسکو دو
کہا سارے یوسفؑ کے لشکر ہیں ہم ۔ کرو اپنے دل میں نہ کچھ خوف و غم
سلسلہ اور تعجب کیا بیشمار ۔ بجالایا شکر خداوندگار
دو فرسنگ جب دم گئے اور بھی ۔ ہزاروں وہاں اُسکو خیمے ملے
ہر اک پر عماری کھنچی تھی لگی ۔ خواصیں تھیں ہر اک میں بیٹھی ہوئی
خجل جنکو یہ دیکھ کر آفتاب ۔ جو دیکھے تو ہوجائے آئینہ آب
کروں انکی زینت کا کیا میں بیان ۔ کہ عاجز ہے اسجا قلم کی زبان
اوایل میں تھی اک عماری عجیب ۔ نہ دیکھی تھی ایسی عجیب و غریب
ہزاروں تھے گرد اُسکے گھیرے غلام ۔ لباسوں پر انکے سُنہرا تھا کام
گلو میں تھے طوق اور سروں پہ تھی تاج ۔ گویا ہر اک انمیں تھا سلطان آج

جڑی یوتیون سے تھی پوشاک گل
وے بستان خوبی کے تھے دو گل

تلے اُنکے دو چترین تیز رو
ذہب اور فضہ سے پُر توبہ تو

لگا کرنے یعقوب پھر یہہ سوال
کہ یہہ کون ہین نوجوان ذیجمال

کہا دونو فرزند یوسف کے ہین
فراہیم انہین اور منشا کہین

ہین ساتھ اُنکے یہہ سب مشایخ تمام
یہہ بزرگ ہین سب کے ذیحرام

مشایخ شفاعت کو آئے ہین کے
خطا عفو یوسف کی تا تو کرے

کیا منع تو نے کہی اُسنے خواب
ہوا جس سے اِتنے دنو نکا حجاب

یہہ سنکر کے یعقوب رونے لگا
فزون درد پھر اُسکا ہونے لگا

وہ رویا تو سب لوگ رونے لگے
ہر اِک جان کو اپنے کھونے لگے

پھر اُترے مشایخ اور نزدیک آ
وہان سامنے اُسکے سجدہ کیا

فراہیم منشا بھی اُتر پڑے
ہو یوسف جا کے دادا کے آگے کھڑے

کیا اُنکو دونو نے جھک کر سلام
جو خدّام تھے ساتھ اُنکے تمام

قدم پر دیا اُنکو دادا کے ڈال
دئیے بوسے دادا نے اُنکو کمال

دُعا دی کر رکھے خدا تمکو شاد
تمھارے دلو ہین رہے حق کی یاد

رہے تم سے آباد یوسف کا گھر
کرے تمکو مولا میرا بہرہ ور

ہوئے پھر گھوڑون پہ دونو سوار
چلے ساتھ سب اُنکے باندھے قطار

لگے کہنے یوسف کے بھائی تمام
کہ کیا اُسکا ہی ملک پر انتظام

اسی طرح جب ہو قیامت کا روز / ہو نور نبی وہاں پہ مشعل فروز

خلائق ہو آکر کھڑے گردپیش / گناہون سے دل سبکا ہو ریش ریش

کہینگا خدا اگلے ہو کھڑے / کہینگے وے سب ہم ہین بندے تیرے

خدایا تیرے ہم ہین باندی غلام / اور امت محمد علیہ السلام

ترے رحم کے ہم ہین امیدوار / ہون دوزخ سے آزاد پروردگار

ہمین آگ سے اب تو آزاد کر / محمد کا صدقہ ہمین شاد کر

یہہ ہو حکم صادر ز رب الجلیل / چھٹے تم ہوئے کبھی اب ذلیل

شفاعت محمد ہوئی اب قبول / کرو جاکے جنت مین اب تم نزول

گئی اسکی یوسف پہ جسدم نظر / پیادہ ہوا اونٹ سے وہ اتر

ادھر اپنے گھوڑے لیے یوسف شتاب / پیادہ ہوئے اور کیا اضطراب

ہوئے جب پیادے یہہ دونو تو پھر / کسی نے نہ کی پھر اترنے مین دیر

پیادہ ہوئے سب وزیر و امیر / زمین پر سب اترے صغیر و کبیر

کیا حکم حق نے فرشتوں کو بھی / کہ جاؤ زمین پر اترو تم ابھی

کہ یعقوب و یوسف ہوئے ہین بہم / خوشی ہووے اور دور ہووے درد و غم

فرشتے بھی آئے زمین پر اتر / عدد کی تھی لکھے خدا کو خبر

وہان جب کہ یعقوب و یوسف ملے / کنول کی طرح سے دل انکے کھلے

خدائی کو گریا در رونے لگے / وہ غم دلکا آنسو سے وہ دھونے لگے

فلما دخلوا علی یوسف آوی الیہ ابویہ

وقال ادخلوا مصر ان شاء اللہ آمنین

وہ یوسف تھا یعقوب کے گھر کے پاس
بہت دل میں تھا یوسف اپنے اداس

گئی نیم شب جبکہ اسپہ گذر
ذرا ہوش آئی ہوئی کچھ خبر

دیا اپنی آنکھوں کو پھر اسنے کھول
لگا بولنے پھر وہ یوسف سے بول

جو دیکھا تو یوسف بھی روتا ہے ہان
سلام اسپہ بھیجا کہ ای میری جان

بحر غم طبیعت میری خوش ہوئی
یہہ کہتے ہی اٹھہ بیٹھے تا خوش ہوجی

سر اور منہہ پہ ہاتھہ اپنا پھیرا تمام
لگا کرنے یوسف سے پھر وہ کلام

کہا میرے یوسف ای نور عین
میرے دل کے ٹکڑے میرے جی کے چین

[illegible]
کیا تجھہ پہ کیا کیا تھا جور و جفا

[illegible]
میری جان پر خوب تھا جو ہوا

نہ کر اسکا شکوہ کہ اب مل گئے
جدا سے جو ہوئے تھے سو سب مل گئے

خوشی دلکو ہی اور جی کو سرور
ہوئی جتنی کلفت تھی اک لخت دور

وہ لے ذکر تھوڑا کیا باپ سے
وہ سنتے ہی جاتا رہا آپ سے

افاقت جو آئی تو پھر یون کہا
کہ پھر کہہ تو گذرا ہے جو ماجرا

کہا باپ مت پوچھہ اس ذکر کو
گئی مجھہ سے تیری ملاقات ہو

دنون کی مصیبت کو کر یاد مت
تو غم دیکے کر مجھکو برباد مت

جو چاہا خدا نے وہی ہے ہوا
نکجھہ ذکر کر اب مضی ما مضی

کہا ابن عباس نے یہہ سنو
ملے جب وے آپس میں محبوب دو

کیا ہی اسے اب اسیر حق نے حق ۔ نہ باقی رہا دل میں میرے کا قلق

اب احسان مجھپر کیا اور بھی ۔ رہائی میری اُسنے زندان سے کی

کوئے کا نہ کچھ ذکر اُسنے کیا ۔ کہ بھائی ہون اُسکے شرمندہ تا

وَجَآءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ إِخْوَتِىٓ

لے آیا خدا گاؤن سے مصر میں ۔ تمھیں یعنے کنعان سے مصر میں

مٹا سب جو شیطان نے ڈالا فساد ۔ کیا مجھمیں اور بھائیون میں عناد

کیا ملک پھر حق نے مجھکو عطا ۔ کرون شکر کس طرح اُسکا ادا

طلب ملک بھی تھا یہی میں فساد ۔ جو شیطان سے ہم میں ہوا وہ بہاد

إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ

کہ تحقیق رب میرا مہربان ۔ جسے چاہے دے وہ سلطنت بیگمان

وہ ہیگا علیم اور دانا حکیم ۔ جسے چاہے دیوے خلافت عظیم

کیا سجدہ جب اسکو اکرام کا ۔ تو پھر بھائیون نے یہہ اُسنے کہا

شفاعت کرو تم ہماری ذرا ۔ کہ دے بخش یوسف ہماری خطا

کہا پھر یہہ یوسف سے یعقوب نے ۔ کہ یوسف خطا الٰہی تو بخشدے

کہا تھیں یہہ یوسف نے میرے گواہ ۔ فرشتے ہیں سب اور میرا اِلٰہ

کہ مین نے خطا بخشدی الٰہی سب ۔ یہی ہے رضا میری اسوقت اب

کہا باپ کو پھیر یوسف نے یون ۔ تمھیں مصر میں آ کے ہر دم رکھون

اُسے پاس یوسف نے اپنے رکھا | وہی ایک دونوں کا کُل قصہ تھا
سبھی سیکھتے علم یعقوب سے | عبادت مین حق کی وہ مشغول تھے
زلیخا بھی جا علم پڑھتی وہان | بدل کرتے یعقوب اُس سے بیان
ہوئی مصر کی عورتون مین فقیر | زلیخا کی وہان تھی نکوئی شبیہ
رہے مصر مین آکے چالیس سال | خوشی سب کو رہتی بحد کمال
سو یعقوب اور اُسکے اولاد سے | ہوئے بیٹے بارہ ہر اک کے جدے
تھے ذاکر و شاکر و صالح تمام | خوشی مین گذرتی تھی سب صبح و شام

دربیان حال وفات حضرت یعقوب علیہ السلام

یہان تک تو سب زندگی کا تھا حال | اب آگے سُنو موت کا کچھ مقال
نہین یہان کسی کو ثبات و بقا | ہر اک شی کو اک دن ہے آخر فنا
نہین اسمین کچھ فرق نیک و بدا | کسیکی نہین زندگانی ابد
جو آیا ہے یہان ایکدن جائیگا | وہان جاکے اپنا کیا پائیگا
دلی اسمین ہو کہ ہووے بنج | ہے ہر اک کے یہان موت پیچھے لگی
ثبات و بقا ذات باری کو ہے | وہی ایک ہے جو ہمیشہ رہے
رہے چند یعقوب و یوسف بہم | کسی طرح کا تھا نہ رنج و الم
دگرگون ہوئی گردش آسمان | چمن مین لگی چلنے باد خزان

چلے شہر سے کے سب ہو بہم
اکیلا چلا سب کو رخصت کیا
کیا راہ سے سبکو رخصت تمام
ہر اک کو تسلی دلاسا دیا
اکیلا ہوا اونٹنی پر سوار
براہیم و اسحاق کی قبر پر
وہاں روتے روتے وہ ٹک سو گیا
یہہ دیکھا کہ ہے کرسی یاقوت کی
ذبیح اور اسحاق ہیں ہر طرف
یہہ کہتے ہیں اب ہے ترا ہی انتظار
دیا اسنے اٹھتے ہی ناقہ کو چھوڑ
یہہ کہدے ابھی جا کے یوسف سے تو
کہ یعقوب جا اپنے رب سے ملا
کیا ناقہ نے اسکا کہنا قبول
اٹھا پھر تو یعقوب وہاں سے شتاب
جو دیکھا تو اک قبر ہے وہاں کھدی
فرشتہ وہاں موت کا آگیا

کہا سب کو یعقوب نے جاؤ تم
کسیکو نہ انمیں سے ہمرہ لیا
لگے رونے اولاد و خلق عام
دیا سونپ سب کو بحفظ خدا
کیا قبر آبا پہ آکر قرار
ہوا جب کہ یعقوب کا پھر گذر
اسی سو میں خواب عجب یہہ ہوا
براہیم بیٹھے ہیں اسحاق بھی
براہیم ہیں بیچ میں ہم کنف
اٹھا تو خوشی سے تھا بیقرار
کہا مصر کی طرف تو منہہ کو موڑ
میری سارے اولاد کے روبرو
یہہ مضمون ناقہ کو سمجھا دیا
ہوئی اسکی جانب سے ناقہ رسول
کنارے ہوا اسسے یہہ اضطراب
وہ بھی عنبر و مشک سے سب بھری
ملیح اور پاکیزہ صورت بنا

وہاں روح یعقوب کی قبض کی

یوسف علیہ السلام

لٹا کر اُسے پشت پر بستر مین ۔ لگا کھینچنے روح کو بس وہین
کیا حلق مین روح نے جب مقام ۔ کہا اُسگھڑی ای خدائی کرام
جو یوسفؑ کی سکرات آسان ہو ۔ تو مجھپر بڑا اسا یہ احسان ہو
بیرا دیجو یوسفؑ کو بھیجا سلام ۔ یہہ کہیو ہوا کام اُسکا تمام
پڑھا پھیر کلمہ ہوئی قبض روح ۔ ملی اُسکو جنت کی ساری فتوح
ہوئی زندگی اُسکی دو سو برس ۔ پھر اُس بعد ٹوٹا یہہ تن کا قفس
فلک پر گیا لے فرشتہ وہ جان ۔ ہوئے جمع جبرئیل و میکائیل وہان
فرشتے بہت اُنکے ہمراہ تھے ۔ ہوئے غسل مین پھر شریک آنکے
نماز اُسکی پڑھکر کیا دفن وہان ۔ جہان مدفن اسحاقؑ کا تھا عیان
ہوئین چار قبرین برابر وہان ۔ براہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ جان
تھی عیسارہ کی چار مین پنہ قبر ۔ دیا حق نے بے انتہا جنکو اجر
ہوا حکم خالق یہہ جبرئیل پر ۔ کہ یوسفؑ کو جا جلد دے یہہ خبر
کہ خالق نے بھیجا ہی تمپر سلام ۔ پھر اُس بعد تمکو دیا ہی پیام
کہ یعقوبؑ کی عمر آخر ہوئی ۔ تمہین چاہیئے صبر اور دلدہی
نکرنا فزع اور رہنو نا غمین ۔ کہا حق نے مین ہون مع الصابرین
لگا رونے یوسفؑ یہہ سنکر کلام ۔ پھر اُسنے مین ناقہ کا آیا پیام
فرشتے اُسے کھینچ لائے ادھر ۔ کہا اُسنے یوسفؑ سے با چشم تر

رب قد آتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث

فاطر السموات والارض انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی

دلی ہے میرا دین و دنیا مین تو | مسلمان مرون ہے یہی آرزو

و الحقنی بالصالحین

ملا مجھکو تو نیک بختون کے ساتھ | یہی مانگتا ہون اٹھا کر کے ہاتھ

مراد انکی تھی انبیا سے ملین | وے آبا اور اجداد مین جا رہین

جو یوسف نے کی موت کی آرزو | ہوئے آکے جبریل پھر روبرو

کہا حق نے بھیجا ہے تمکو سلام | کہا مانگے جسو ولد تیرے نام

ترے بیٹے پوتے ہون جب اسقدر | نہ تجھکو تو جبتک انہین پیٹ بھر

تیری موت ہرگز نہ آویگی جان | برس سات باقی ہین اب انکو ہان

غرض جب ہوئے سال سارے تمام | دیا مصر لوگونکو پھر یہہ اذن عام

کہ اسلام کو سارے کرلین قبول | رہون دل مین اپنے نہ تا مین ملول

پھر یوسف اور سب انکے خویش و تبار | کیا خارج مصر سب نے قرار

مسلمان ہوئے تھے جو چالیس ہزار | وے سب ساتھ یوسف کے تھے برقرار

مکان مصر سے تھا وہ دس کوس پر | جہان جا کے یوسف رہا بے خطر

ہوا حکم رب کا کہ یہان اک مکان | بنے اور بسے شہر دار الامان

رہے اسمین یوسف اور مومن بھی سب | حرم نام اسکا رکھا ہم نے اب

ہوا شہر تیار اسمین یہ جب | کہا سب نے پانی نہین اسمین شب

اٹھا ہاتھ یوسف نے پھر کی دعا | کہ یارب یہہ بر لا میرا مدعا

زلیخا سے تھے اُسکے گیارہ ولد
رہی اُسکی زوجہ وہی تا ابد

جب آیا وہ یوسف کا وقت وفات
فراہیم سے کی وصیت کی بات

کہا اُس سے اے میرے بیٹے عزیز
نہ کیجو مجھے دفن ابی با تمیز

کہ جبتک نہ آوے فلک سے ندا
نہ کیجو مجھے دفن بے حکم خدا

یہہ کہہ کرکے اُسنے جبھی تین دم
جہان سے ہوا ایک دم میں عدم

فراہیم نے ہاتف غیب کی
یہہ آواز کانون سے اپنے سُنی

کہ اب باپ کو غسل اور کفن دے
فرشتے جو جنت سے اونگے لے

کنارے پہ لیجا تو نہر کے
اُسے نہر جنت میں تو ڈالدے

فراہیم اُسنے میں دیکھے ہی کیا
طبق ایک یاقوت کا ہی دھرا

معطر وہ جنت کی خوشبو سے ہے
اور اک سندسی تختی ہو نبے

وہ اوپر طبق کے ہی جہتاب وار
چمکتی ہے وہ نور سے بے شمار

فراہیم نے غسل اُسکو دیا
کفن جنتی اُسکو پہنا دیا

پڑھی اُسنے اور مومنون نے نماز
لگئے نہر پہ لیکے با برگ و ساز

اور بعضے روایت میں آیا یون
سنو اُسکی تصریح تم سے کرون

سوئی نہر آیا وہ تابوت جب
ہوئی نہر شق بیچ سے سب کی سب

اور اُسمین ہوئی قبر سی اک نمود
نمود اُس سے تھی بوئی کافور و عود

کیا دفن اُس مسکن پاک مین
کہ جان آگئی قالب خاک مین

اللہ تعالےٰ کے حکم سے اور دفن کرنا اُس تابوت کو اُنکے باپ دادون کے مقبرہ وغیرہ

زمانہ مین موسیٰ کے تھی نیل مین
ہوا حکم موسیٰ کو تو جلد جا
اُسے دفن کر اُسکے آبا مین جا
بتا دے مجھے کون اب اسکی قبر
کہا اسکی ہوتی ہے مشکل خبر
اسیر ابن یعقوب کی بنت ہے
کہا اُس سے موسیٰ نے اُسنے کہا
تو جنت کا ضامن مرا ہو اگر
کہا اسکو موسیٰ نے آسان ہے
کہا میرا درجہ بھی ترا سا ہو
مگر جب کہ دے حکم مجھکو خدا
کہا حق نے موسیٰ سے دیکھے ہی کیا
ہمارا نہ کچھ اسمین ہو جائے کم

کسی کُنڈ مین یا کسی جھیل مین
وہان سے تو تابوت یوسف اُٹھا
کہا پھر یہہ موسیٰ نے رب العلا
کرون کسکے اوپر مین جاکر کے جبر
مگر ایک عورت ہی آگاہ تر
ہے نام اُسکا سارہ سُن اے نیک پے
کہ اک شرط پر اُسکو دون مین بتا
ابھی اسکو بتلاؤن باور تو کر
غفور الرحیم اسکو تو جان ہے
کہا ہی وہ قادر ہو جا ہو کہو
قبول اسکو جب مین کرون کن ملا
ترا سا ہی درجہ مین اُسکو دیا
اگر بخش دین اک گنہگار ہم

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ

نہیں لاتے ایمان اگر بشر
تو چاہیے ہی خلقت کے اسلام کو

رکھے گرچہ تو حرص اسلام پر
کرے ہی دل وجان سے اس کام کو

وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

نہ تو نے طلب ان سے اجرت کی کی
ترا وعظ و تعلیم و تلقین و پند
سُنے جو کوئی اور ہووے براہ
فقط تیرا خلقت پہ احسان ہے

ہوا انکو گران یہ نصیحت لگی
سراسر ہدایت ہی اور سود مند
وہی دوزخی ہے بلا اشتباہ
بتاتا انہیں راہ ایمان ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ

یہہ قرآن نہیں ایک مگر پند ہی
یہہ اسکے لئے جو خردمند ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا

بہت میری وحدت کی آیات ہیں
ہمیشہ کرتے ہیں انپر گذر

زمین میں ہیں اور فی السموات ہیں
نہیں دل میں کچھ انکے ہوتا اثر

وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ

اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

۱۷۱
ہیں طالب نہیں جو شرک کا جہان
یہی حکم ہے خالق ذو المنن
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا
یہہ کہہ اُسنے رستہ یہی میرا ہی
وہ اللہ ہے وحدہٗ لاشریک
نہیں حکم میں اُسکے کوئی دخیل
جو اِس پر چلے شرک سے ہی بری
یہی راہ ہی سارے رستوں سے ٹھیک
وہ ہے مالک الملک ربِّ جلیل
اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ
پکاروں ہوں راہِ خدا پر تمھیں
سنو گوش دل سے اُسے تم ذرا
بیاں ہے میرا مثل ماہِ منیر
بلاتا ہوں راہِ ہدیٰ پر تمھیں
بیاں میں نے جو کچھ کہ تم سے کہا
مگر چشم دل سے ہو تم بے بصیر
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ
میں اور میرے پیرو ہیں جتنے تمام
ہدایت خلایق کی ہی اُنکا کام
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
خدا ہر نقصان سے پاک ہے
منزہ مقدس مبرا ہی وہ
ہر اک عیب و بہتان سے پاک ہے
بری بات سب سے معرا ہی وہ
وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
خدا نے دیا اُنکو جواب
نبی ہم نے طرف کر کے اپنا خطاب
نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ
اَهْلِ الْقُرٰى

فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

نہو جن و انسا نکی صورت بر آر
نہ انسا نکا ہو ملک یار غار
ہے بالطبع ہر جنس کو میل جنس
اسیواسطے سب بنی ہینگے انس
بنی آدم اسواسطے ہین بنی
کہ دل مین لگے بات ہمجنس کی
فرشتے اگر ہوتے ہم پر رسول
نکرتا کوئی اُنکا کہنا قبول
بنی گو حقیقت مین ہینگے بشر
ملک سے ہین اوصاف مین خوبتر
زبس وہ خدا عالم الغیب ہے
نہین اس سے پوشیدہ ہے کوئی شے
کوئی بات حکمت سے باہر نہین
کوئی کام سے اُسکے باہر نہین

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

نہین کرتے کفار سیر جہان
کہ ہو حال پہلونکا اُن پر عیان
کہ کس طرح اُنپر ہوا ہے عذاب
کیا کس طرح ہم نے اُنکو خراب
سُنو اُنمین سے تم بھی بعضونکا حال
کہ کس طور وے سب ہوئے پایمال
ہو منکر ہوا سب جہان نور سے
تو کس طور سے ہم نے غوطے دئے
نہ باقی جہا نمین رہا کوئی بیخ
دیا ہم نے سب کو شکنجے مین کھینچ
بہت سرکشی کی جو فرعون نے
تو ہم نے ڈبویا سمع قوم اُسے
گیا جب کہ شداد حد سے گذر
نہ تاج اُسکے سر پر رہا اور نہ سر
تکبر کیا جب کہ نمرود نے
سزا پائی پشہ سے مردود نے

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

حَتّٰی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ کُذِبُوْا

ہوئے جب کہ مایوس سب نبی	جو کفار نے انکی تکذیب کی
ہوا جب رسولوں کے دل پر یقین	یہہ ایمان لاوینگے ہرگز نہین

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا

مدد ہم نے اپنے رسولوں کی کی	نچھوڑا کوئی ہم نے کافر شقی
ہوا جب کہ انپر ہمارا عذاب	ہوئے دونو عالم مین خوار و خراب

فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ

جسے چاہین ہم اسکو دیوین بچا	جسے چاہین اسکو کرین مبتلا
عذاب خدا سے بچے ہے وہی	نبی کی جو کرتا رہے پیروی

وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ

نہین کوئی ایسا کہ ٹالے بلا	بلا مین کرین جسکو ہم مبتلا
گنہگار کو ہم جو چاہین کرین	ہمارے غضب سے وہ ہر دم ڈرین

لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ

مَا کَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ

وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ

ہر اک چیز کا اسمیں ہیگا بیان — سب احکام دین اسمیں ہیگے عیان
جو کچھ دین و دنیا مین مطلوب ہے — وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے
مسایل جو کچھ دین و دنیا مین ہین — کھلے مجتہد غیرہ سب اسمین ہین
اسی سے کرے ہی ہر اک اجتہاد — مسایل کا قرآن سے ہی اعتماد

وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

سراسر ہدایت ہے اسمین بھری — یہہ قرآن رحمت ہے اللہ کی
یہہ رحمت ہی اُنپر جو ہین مومنین — مگر اس سے محروم ہین کافرین
یہہ تفسیر یوسف ہوئی سب تمام — کیا مین نے بھی الکو اب اختتام
نہ کچھ شاعری کا کیا مین خیال — کہا اسمین جو کچھ لکھا تھا وہ حال
الٰہی میرا رنج سب دور کر — مجھے نور سے اپنے معمور کر
سر دست مین نے لکھی سب کتاب — نہ کچھ فکر اور غور کا تھا حساب
خدا اور محمد صلعم کا لیتا ہون نام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

الحمد للہ کہ تفسیر سورۂ یوسف علیہ السلام تصنیف حکیم محمد اشرف صاحب متوطن قصبہ کاندہلہ متصل دہلی غرۂ ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۰ھ مین بتصحیح محی الدین صاحب ساکن جھسور کے اختتام کو پہنچی
راقم محمد کاظم عفی اللہ عنہ